

کو شش رہی ہے کہ قارئین کو جامیں کو جامی ادب کی نی سے نی، اچھوئی اور منفرد ہجتوں سے روشناس کراؤں اور انشا، اللہ آنہ بھی میری بھی کوشش رہے گی۔

*Scanned & PDF Copy
created by R.F.I*

عمران اپنے فلیٹ میں موجود تھا۔ اس کے باہتھے میں فتحمی کتاب قی۔ جب کہ سامنے میر کتابوں کا ایک دھرم ساز ہوا تھا۔ جملے ایک سلسلے سے ہونکے سیکرت سروس کے پاس کوئی کمی نہ تھا، اس نے عمران پر مطالعہ کا جنون سا سوار ہو گیا تھا وہ گزشتہ ایک ہفتھے سے مسلسل کتابیں پڑھنے میں ہی مصروف تھا۔ اب یہ اور بات ہے کہ اس بار سلیمان کی جان مسلسل چائے بنانا کر لانے سے اس نے نئی گئی قی کہ کوئی کاغذ سامان بیمار ہونے کی وجہ سے چھپی پر چلا گیا تھا اور اماں بی نے سلیمان کو کوئی میں بلوایا تھا کیونکہ تریا بھی اب کوئی میں خدا تعالیٰ تھی۔ خدادی کے بعد وہ اپنے شوہر کے ساتھ کچھ عرصے کے لئے غیر ملک چلی گئی اور اماں بی اکیلی بغیر کاغذ سامان کے نہ رہ سکی قیں۔ اس نے چائے اب عمران کو خود ہی بنانا پڑتی تھی اور اس نے اس کا عمل یہ تلا تھا کہ وہ ایک ہی بار کافی مقدار میں چائے بنانے کے

احمد پور شرقیہ سے محمد عرفان صاحب لکھتے ہیں۔ ”میں آپ کے نادلوں کا رہنہ قاری ہوں اور آپ کے تقبیاً تمام نادول میں نے بغور پڑھے ہیں۔ خاص طور پر آپ کا نادول ”صلالی دنیا“ تو مجھے بے حد پسند آیا ہے۔ کیونکہ وہ اہمی منفرد انداز کا نادول ہے۔ میری آپ سے ایک استدعا ہے کہ اب سیکرت سروس میں نئے ممبروں کے انسانے کی اشد پھرودت عوਸ کی جا رہی ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ اس طرف ضرور توجہ دیں گے۔“

مترحم محمد عرفان صاحب۔ خط لکھتے اور نادول پسند کرنے کا یہ حد ٹکری۔ جہاں بھی سیکرت سروس میں نئے اراکین کی شمولیت کا تعلق ہے۔ اتنا تو آپ جانتے ہیں کہ سیکرت سروس کوئی عام ادارہ نہیں ہے کہ اس میں انسانی سے کسی آدمی کو شریک کر لیا جائے۔ سیکرت سروس میں شمولیت کی خواہش رکھنے والوں کو واقعی تربیت کے ہفت خوانی مل کرنے پڑتے ہیں۔ اس نے آپ کی خواہش بجا ہیں سیکرت سروس کا اہمیتی کرامہ اپنی جگہ پر ہے۔ سبھر حال امید پر دنیا قائم ہے، ہو سکتا ہے کہ آپ کی خواہش جلد پوری ہو جائے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام منظہر کرمم امید ہے۔

9

کے ماہر مطلب ہے تاگ سپیشلٹ سے مشورہ کرتا پڑے گا۔ تم کتنی فیں لیتی ہو۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کیا مطلب میں ڈاکٹر تو نہیں ہوں۔ کیا ب تھہار ادمان بھی ساختہ ہی خراب ہو چکا ہے۔..... جو یا نے غصیلے لمحے میں کہا۔

اس میں دماغ کی غربی کا کیا تعلق ہے۔ زبان کی ماہر تو خواتین ہوتی ہیں اور تم بہر حال ایک خاتون تو ہو۔ اس نے تاگ سپیشلٹ ہوئیں مگر میں تو غریب آدمی ہوں۔ ایک چھوٹے سے فیٹ میں رہتا ہوں۔ میں تو عام ڈاکٹر کی فیں بھی ادا نہیں کر سکتا۔ سپیشلٹ کی فیں کیسے دے سکتا ہوں۔ اس نے مجہوری ہے۔ جنہیں میری باتیں تو سننی ہی پڑیں گی۔ پہاں ایک کام ہو سکتا ہے کہ تم بعد میں جا کر کسی کان سپیشلٹ سے مل لینا۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اگر غربت بہت زیادہ تاگ کر رہی ہے تو کچھ رقم بھجوادوں۔ میرے بنک اکاؤنٹ میں خاصی بڑی رقم جمع ہو چکی ہے اور میرے پاس اس کا کوئی مصرف ہی نہیں ہے۔..... جو یا کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

کتنی رقم ہو گی اندازا۔..... عمران نے جو نک کر پوچھا۔ "دس بارہ لاکھ تو جمع ہو ہی چکے ہوں گے۔..... جو یا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بس۔ اتنی ہی رقم۔ حیرت ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تھہارے چیف کی کنجی کا میں اکیلا ہی شکار نہیں ہوں۔ تم لوگ بھی ہو۔ وہ تو

8

فلائلک میں بھرپور اور پھر اطمینان سے بیٹھا بار بار پیتا رہتا تھا۔ وہ مطالعہ میں معروف تھا کہ نیلی فون کی ٹھنڈی بیج اٹھی۔ عمران نے کتاب سے نظریں ہٹانے بغیر رسیور اٹھایا۔

"میں علی عمران بول رہا ہوں۔..... عمران کا بھیجے بے حد سمجھیدہ تھا۔ کیونکہ اس کا ذہن کتاب میں ہی معروف تھا وہ اس وقت ایک اہتمائی اہم ساتھی مقالہ پڑھنے میں مگن تھا۔ "جو یا بول رہی ہوں۔..... دوسری طرف سے جو یا کی آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار چونک چڑا۔

تو یا۔ کیا مطلب اب بولنے والے تو یہ بھی مارکیٹ میں آگئے ہیں۔ حیرت ہے۔ پھر تو ہوٹل والوں کو بڑی پریشانی ہو گی۔ جہاں چو تھے آدمی نے تو یہ سے منہ صاف کیا۔ تو یہ بول پڑے گا کہ جاب اب میں گندہ ہو گیا ہوں اس نے اب پانچ بھیں کی گنجائش نہیں رہی۔ ورنہ اب تو وہ سینکڑوں گاہکوں کو ایک ہی بے زبان تو یہ سے بھکتا دیتے ہیں۔..... عمران کی زبان جو کہ شاید بچھے ایک بفتے سے خاموش تھی پوری رفتار سے روان ہو گئی تھی۔

تو یہ کو تھہاری زبان مل جائے تو شاید بھلا کاہک ہی بوکھلا کر بھاگ اٹھے۔ ایسا ہے۔ تم کسی ڈاکٹر سے واقعی علاج کرو تھہاری زبان کی حرکت ضرورت سے زیادہ ہو گئی ہے۔..... جو یا نے بھخلانے ہوئے بچے میں کہا۔

ادہ واقعی تھہار امشورہ بالکل درست ہے۔ واقعی مجھے کسی زبان

11

تحویل بہت رقم پتھری جاتی۔ قسم لے لو جو آج تک ایک پائی بھی
لی ہو۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے جو یا بے اختیار ہنس
پڑی۔

تم جسے غریب کو رقم دینا اسے صاف کرتا ہے۔ بہر حال تم نے
مجھے خواہ خواہ باتوں میں بھاواریاں میں نے تمہیں اس لئے فون کیا تھا کہ
میں طویل رخصت لے کر ہو ستر لینڈ جا رہی ہوں۔ باقی ساتھی تو
چونکہ سروس میں ہیں۔ اس لئے وہ تو چیف کے حکم کے پابند ہیں۔
لیکن تم تو آزاد ہو۔ اس لئے کیا تم میرے ساتھ چل سکتے ہو۔
جو یا کے لجھ میں بلکہ ساجنہ باتیں پن موجود تھا۔

کتنے مرے کے لئے جا رہی ہو۔ عمران نے حیران ہو کر
پوچھا۔

میرا خیال ہے ایک سال تو بھی کرہی واپس آؤں گی میں اچانک ہی
میرا دل ہو ستر لینڈ کے لئے بے چین ہو گیا ہے اور ویسے بھی مسلسل
کام کر کر کے میں اب اعصابی اور ذہنی طور پر تحکم گئی ہوں۔ جو یا
نے سخیدہ لجھ میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
ایک سال۔ کیا چہار چیف اتنی طویل رخصت جیسی دے دے
گا۔ عمران نے حریت بھرے لجھ میں کہا۔

10

مجھے کہتا ہے کہ سیکٹ سروس کے سمبران کو بڑی بھاری تھواہیں ملی
ہیں مگر۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

چیف کنھوس نہیں ہے۔ وہ واقعی بھاری تھواہیں رہتا ہے، لیکن
ہمارے سارے اغرا بجا چوںکہ سرکاری طور پر ادا ہو جاتے ہیں اس
لئے تھواہ کا ہمارے پاس کوئی مصرف ہی نہیں ہے۔ سہ تاچھے ہم سب
سمبران نے مل کر ایک ٹرست بنایا ہوا ہے۔ جس کا انچارج صدر ہے
ہم ہر ماہ اسے رقم دے دیتے ہیں اور وہ خود ہی ہم سب کی طرف سے
ہسپتاوں اور ایسے دوسرے اداروں میں عطیات جمع کر دیتا ہے۔ اس
کے باوجود بھی وہ بارہ لاکھ تو بہر حال پڑے ہیں جو گے اکاؤنٹ میں یہ
جو یا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار سکردا یا۔

اسے معلوم تھا کہ ایسا ٹرست قائم ہے اور خیراتی مقاصد میں بھاری
روقات سمبران کی طرف سے جمع کرائی جاتی ہیں لیکن چونکہ اس سے
آج تک کسی نے ذکر نہ کیا تھا اس لئے وہ بھی خاموش رہا تھا۔

کمال ہے۔ صدر نے آج تک بتایا ہی نہیں کہ وہ ساری ٹیم کی
تھواہیں اکیلے ٹھیم کر رہا ہے۔ میں بھی کوئی کس کے ہمراے پرخون
کی مقدار روز بروز بڑھتی کیوں جا رہی ہے۔ عمران نے جان بوجھ
کر کہا۔

کیا۔ کیا کہ رہے ہو۔ خیردار اب اگر کوئی بکواس کی۔ صدر ایسا
اوی نہیں ہے۔ سمجھے۔ جو یا نے اہمی غصیلے لجھ میں کہا۔

بالکل ایسا اوی ہے۔ ورنہ کم از کم مجھے جسے غریب اوی تک تو

"ایکسو" رابطہ قائم ہوتے ہی بلیک زردو کی آواز ستائی دی۔
ایکس تحری ازنے کے لئے پرتوں رہی ہے۔ بلیک زردو ہزار بار
میں نے تم سے کہا ہے کہ پرکڑو۔ لیکن تم ملتے ہی نہیں تھے۔
 عمران نے اپنی اصل آواز میں کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب عمران صاحب کیا یہ کوئی نیا مذاق ہے۔"
دوسری طرف سے بلیک زردو نے حریت بھرے لجے میں کہا اور عمران
نے اسے جو یا کافون آنے اور اس سے ہونے والی لگنگو تفصیل سے بتا
دی۔

"یہ جو یا کو نجانے پہنچے پہنچے کیا ہو جاتا ہے۔ نئی بات سوچ لیتی
ہے۔ بلیک زردو کے لجے میں ہٹکا ساغھہ تھا۔

"ہوم سکش کی بیماری خواتین میں کچھ زیادہ ہی ہوتی ہے اور
سوئزر لینڈ بہر حال اس کا ہوم تو کہلایا جاسکتا ہے۔ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو آپ کا کیا مطلب ہے اسے ایک سال کی رخصت دے دی
جائے۔ اتنی طویل رخصت۔ بلیک زردو نے حریت بھرے لجے
میں کہا۔

"اتنی طویل رخصت تو بہر حال نہیں دی جاسکتی۔ لیکن جو یا کی یہ
بات بھی درست ہے کہ اصل کام کرنے کی وجہ سے وہ ذہنی اور
اعصابی طور پر تھک گئی ہے۔ تم ایسا کرو کہ جو یا جب تم سے رخصت
ماگے تو تم اسے اس شرط پر رخصت دے دو کہ جب اس کی ضرورت

"گھوموں گی۔ پھر دوں گی۔ تفریح کروں گی۔ اپنی مرضی سے سوؤں
گی، اپنی مرضی سے انھوں گی۔ میں تو کہتی ہوں تم ساتھے چلے چلو۔ پھر
واقعی تفریح کا لطف آجائے گا۔ جو یا نے کہا۔

"لیکن مجھے بھی تمہارے چیف سے اجازت لیں پڑے گی۔ پھر
میرے ساتھ ساتھ سلیمان کا فرچہ۔ عمران نے کہا۔

"سلیمان کا فرچہ کیا مطلب۔ جو یا نے جو نک کر پوچھا۔
"ہاں سوئزر لینڈ میں غاہر ہے۔ موگ کی دال تو پکنی ہی نہ ہو گی
اور سلسل موگ کی دال کھا کھا کر اب سوائے موگ کی دال کے
اور کوئی چیز مجھے شہم ہی نہیں ہوتی۔ اس لئے اگر وس بارہ من موگ
کی دال مع آغا سلیمان پاشا کے ساتھ نہ لے گیا تو پھر سوئزر لینڈ کے
ہسپتاں لوں تک ہی میری تفریح محدود ہو کر رہ جائے گی۔ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ناسن خواہ خواہ بہاذمت کرو۔ سلویں نے فیصلہ کریا
ہے کہ تم میرے ساتھ جاؤ گے۔ میں۔ اس لئے تم تیاری کرو۔"
دوسری طرف سے جو یا نے تیار فیصلہ کن چھے میں کہا اور اس کے
ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گی۔ عمران نے جلدی سے کریڈل دبایا اور تیزی
سے بلیک زردو کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ وہ جلدی اس لئے
کہ بہا تھا کہ اسے معلوم تھا کہ جو یا بھی فوراً ہی بلیک زردو سے رابطہ
کرے گی اور وہ اس سے جعلے بلیک زردو سے بات کر لینا چاہتا تھا۔ اس
طرح جو یا کو جب ایک نون طے گی تو وہ پھر وقند دے کر بات کرے گی۔

15

نام کے ساتھ دوہرائتے رہتے ہیں سرسلطان نے مسکراتے
ہئے لجئے میں کہا۔

کمال ہے۔ اب میں کیا کہوں۔ تپ نہیں حکومت کی وزارت
خارجہ کیسے چل رہی ہوگی۔ کہ آپ القابات کو ڈگریاں کھجتے ہیں۔
اب بھالا میں اگر کہوں کہ آپ نے سرکی ڈگری کہاں سے لی ہے تو آپ
جسے یقیناً دوبارہ سکول میں داخل کر دیں گے عمران نے من
ہلاتے ہوئے کہا۔

تو یہ ڈگریاں نہیں ہیں القاب ہیں سرسلطان نے ہستے
ہئے کہا۔

جب بھاں کچھ القاب ایسے ہوتے ہیں جو حکومت عطا کرتی ہے۔
اہمیں نام سے ہٹلے بولا جاتا ہے جیسے سر۔ خان، ہبادر۔ نواب وغیرہ
وغیرہ اور کچھ القاب ایسے ہوتے ہیں جو غیر سرکاری طور پر لوگوں کو ملتے
ہیں۔ انہیں نام کے بعد بولا جاتا ہے۔ جیسے ایم۔ ایس۔ سی اور ڈی
ایس۔ سی وغیرہ عمران نے ایسے انداز میں بات کی جیسے کوئی
اساں کسی کندڑ ہن پچھے کو سمجھا رہا ہو۔

تو یہ القاب ہیں۔ کیا مطلب ہوا ان القابات کا سرسلطان
سلے بھی لائف لینے کے سے انداز میں کہا۔

مطلب تو میں نے آج تک کسی سے پوچھا جی نہیں آپ نے کبھی
سر۔ کا مطلب پوچھا ہے حکومت سے عمران نے مسکراتے
ہئے کہا۔

14

پڑے گی اسے کالی کر دیا جائے گا عمران نے کہا۔
تو کیا آپ بھی ساتھ جائیں گے بلیک زیر دنے کہا۔
نہیں میرے جانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کسی بھی وقت
بھاں کوئی کہیں شروع ہو سکتا ہے۔ اگر وہ میرے متعلق کوئی بات
کرے تو تم نے صرف استاہ کہنا ہے کہ کہیں آنا جانا میری اپنی مرخصی پر
مخصر ہے عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

نمیک ہے دوسری طرف سے بلیک زیر دنے جواب دیا
اور عمران نے او۔ کے کہ کر رسیور کھو دیا اور کتاب اٹھا کر اس نے
اس پر دوبارہ لفڑیں جمادیں۔ پھر جانے کشادقت گزار تھا کہ میلی فون
کی گھنٹی ایک بار پھر نج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔
وہ سمجھ گیا تھا کہ جو یا نے دوبارہ فون کیا ہو گا۔

یہی عمران ایم۔ ایس۔ سی۔ ڈی۔ ایس۔ سی (اکسن) خود
بند ہبھاں خود سپیکنگ عمران نے کہا۔

مجھے ہماری ڈگریاں جیک کرانی پڑیں گی۔ جس زور شور سے تم
اپنی ڈگریوں کا پردہ یگنڈہ کرتے ہو اس سے مجھے شک پڑتا ہے کہ کہیں
یہ جعلی ہوں دوسری طرف سے سرسلطان کی مسکراتی
ہوئی اواز سنائی دی۔

ڈگریاں۔ کن ڈگریوں کی بات کر رہے ہیں آپ عمران
نے جان بوجھ کر حریت بھرے لجئے میں کہا۔
سہی۔ ایم۔ ایس۔ سی۔ ڈی۔ ایس۔ سی جو تم باقاعدگی سے اپنے

ہش پڑے۔

”تمہارے ذیڈی کے لئے نہیں تمہارے لئے۔ سمجھے۔ مجھے بھاجبی کی صد کا علم ہے۔ اگر وہ اڑ گئیں تو تم چاہے لاکھ انداز کرو۔ تمہیں بہر حال شادی کرنی ہی پڑے گی۔ تو یہ عمران بتیے اگر تم اب شادی کریں تو تو اس میں کیا ہرج ہے۔ اب تمہاری ہن شریا بھی کوئی میں نہیں رہاتی اور بھاجبی کو اب واقعی ایک عدد ہو کی ضرورت تو ہے۔“

سرسلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اگر آپ بھی سفارش کر رہے ہیں تو خمیک ہے مجھے کیا اعتراض ہے سکتا ہے۔“..... عمران نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”تو پھر میں بھاجبی کو تمہاری رخصامندی کے بارے میں بتاؤں۔“..... سرسلطان نے سرت بھرے لجھ میں کہا۔

”بالکل بتاؤں۔ میں جھلاناں بی کے سامنے دم بار سکتا ہوں۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”اوه اوه۔ ویری گلا۔ تم نے واقعی اچھا فیصلہ کیا ہے۔“ دوسری طرف سے سرسلطان کی سرت بھری آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے بھی مسکراتے ہوئے رسیدور کہ دیا۔ اسے پہلے گیا تھا کہ اماں بی نے سرسلطان کو کہا ہو گا کہ وہ عمران سے بات کریں۔ کیونکہ اماں بی نے واقعی شریا کی شادی کے بعد عمران کی طاہدی پر اصرار شروع کر دیا تھا لیکن عمران ہر بار انہیں کسی نہ کسی الدا میں نال جاتا تھا اور پھر عمران نے ابھی رسیدور کھاہی تھا کہ میلی

”سر کا مطلب پوچھنے کا کیا ضرورت ہے۔ سر کا معنی ہے۔ جتاب۔“ سرسلطان نے جواب دیا۔

”خواہ کو خواہ جتاب مطلب ہو گیا۔ ایس۔ آئی۔ آر۔ کا مطلب علیحدہ ہو گا مثلاً ایس سے پہلی۔ آئی سے ان سین مطلب ہے جو ذہنی طور پر متوازن نہ ہو اور آر سے رینڈیٹس۔ یعنی رہائش گاہ اب آپ مطلب سمجھ گئے ہوں گے کہ آپ کو سر کا خطاب کیوں دیا گیا ہے۔ میں کیا کہ سکتا ہوں۔ حکومت کی مرضی۔“..... عمران نے کہا اور دوسری طرف سے سرسلطان نے اختیار قبضہ مار کر ہش پڑے۔

”تم سے خدا سمجھے۔ بات کو کہاں سے کہاں لے جاتے ہو۔“ بہر حال مطمئن رہو۔ تمہاری ڈگریاں چمک نہیں ہوں گی۔ تم بے شک ایک کی بجائے دو بار انہیں دوہرایا کرو۔ میں نے فون اس لئے کیا تھا کہ تمہاری اماں بی احتیالی سخنیوں سے تمہاری شادی کے بارے میں سوچ رہی ہیں۔ تمہارے ذیڈی نے سمجھے بتایا ہے کہ گو انہوں نے تمہاری اماں بی سے کہا ہے کہ تم لگے اور آوارہ ہو۔ اس لئے وہ کسی شریف آدمی کی لڑکی کی قسمت نہیں پہنچ سکتے۔ لیکن تمہاری اماں بی بفسد ہیں اور میں نے سنا ہے کہ انہوں نے کوئی لڑکی پسند بھی کر لی ہے۔ میں نے سوچا کہ تمہیں بتاؤں۔“..... سرسلطان نے مسکراتے ہوئے لجھ میں کہا۔

”لڑکی پسند کر لی ہے۔ مگر ذیڈی اس کو اس عمر میں۔۔۔ اب میں کیا کہوں۔“..... عمران نے کہا اور دوسری طرف سے سرسلطان ایک بار پھر

19

شد جانا تمہاری اپنی مرضی پر مختصر ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ تمہیں
درد کے گا۔ اس نے میں تم تیاری کرو۔ میں دو تین روز تک روادہ ہو
چانا چاہتی ہوں کچھ۔ جو یا نے تیز تیر لجھے میں کہا۔
کاش واقعی مرضی پر کچھ مختصر ہوتا۔ اگر واقعی ایسا ہوتا تو
یقین کرو میں کبھی تیار نہ ہوتا۔ لیکن اماں بی کو تم جانتی ہو۔ کیا کروں
اپوری ہے۔ عمران نے اسی طرح مقصود سے لجھے میں کہا۔
کیا۔ کیا کہ رہے ہو۔ اماں بی کا اس میں کیا ذکر آگیا۔ جو یا
نے حیران ہو کر کہا۔
تم جانتی تو ہو۔ پھر جان بوجھ کر کیوں ایسی باتیں کر رہی ہو۔
ڑیا کی جب سے شادی ہوتی ہے۔ اماں بی کا اصرار بڑھتا ہی جا رہا ہے
اب ہمارے میں کیا کر سکتا ہوں۔ عمران نے آخر کار بات کھول ہی
اہی اور دوسری طرف سے لفکت لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔
ایلہ، ایلہ جو یا۔ ہم تو یقین کرو میں۔ عمران نے تیز لجھے میں
کھا شروع کیا لیکن پھر دوسری طرف سے کریڈل رکھ دینے پر اس نے
اہی فقرہ، مکمل کیے بغیر سیور رکھ دیا۔ اس کے پھرے پر شرارت بھری
مسکراہٹ موجود تھی۔ لیکن اس نے کتاب نامخانی تھی۔ پسجد لہوں
اگر اس نے رسیور انخایا اور نہر ذاتی کرنے شروع کر دینے۔ کافی در
کاف ممکنی بھتی رہی۔ پھر دوسری طرف سے رسیور انخایا گیا۔
اویا اول رہی ہوں۔ جو یا کی رندھی ہوتی آواز سنائی دی۔
اس کا ایہہ بتا رہا تھا کہ وہ روتنی رہی ہے۔

18

فون کی گھنٹی ایک بار پھر نجعِ اٹھی۔
میں علی عمران۔ بول بہا ہوں۔ عمران نے اس پار صرف
اپنا نام لینے پر بھی اکتفا کیا تھا۔
تم تیار ہو گئے ہو یا نہیں۔ دوسری طرف سے جو یا کی
سرست بھری آواز سنائی دی اور عمران مجھ گیا کہ بلیک زرو نے اس کی
ہدایت کے مطابق جو یا کو رخصت دے دی، ہو گی۔
تم یقین کرو جو یا۔ میں مجبور اسیار ہوا ہوں۔ ورنہ تم جانتی ہو کہ
میں تو اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ عمران نے بڑے سکے
سے لجھے میں کہا۔
کیا مطلب یہ تم کس تیاری کی بات کر رہے ہو۔ جو یا نے
اہمیت حیرت بھرے لجھے میں کہا۔
تم یقین کرو جو یا۔ میں نے بے حد مجبور ہو کر ہاں کی ہے۔
عمران نے اسی لجھے میں کہا۔
ہاں کی ہے۔ کس بات کی ہاں کی ہے۔ جو یا کے لجھے میں
اور قیادہ حیرت نہیاں ہو چکی تھی۔
تیار ہونے کی۔ اب کیا کروں بعض اوقات آدمی واقعی مجبور ہو
جاتا ہے۔ عمران نے جواب دیا۔
کیا بکواس ہے۔ سنوچیف نے لجھے اجازت دے دی ہے۔ البتہ
اس نے ایک شرط نگاہی ہے کہ جب ضرورت پڑی لجھے کال کریا جائے
گا۔ میں نے تمہاری بات کی توجیف نے کہا کہ تم آزادی ہو۔ جانا یا

21

یہ امطلب ہے۔ اپ تو غلط نہیں کہہ سکتے۔ اس نے واقعی ایسا کہا ہو گا
م۔ م۔ میں غلط سمجھی ہوں سر۔ میں سمجھی وہ کہہ رہا ہے کہ وہ اپنی اماں
بی کے اصرار پر شادی کے لئے تیار ہو گیا ہے آئی۔ ایم۔ سوری۔ سر۔ وہ
وہ بھبھا ہے واپس آسکتا ہے۔ سر۔ میں بھلاسے ہباں کیسے روک
سکتی ہوں سر۔ جو یانے بڑی طرح بوكھلاتے ہوئے لجھے میں کہا۔
کیا تم نے سیکرت سروس کے درسرے سمبران کو بھی دعوت دی
۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

”درسرے سمبران۔ اودہ نہیں جتاب وہ تو ملازم ہیں۔“ جو یا
لے اور زیادہ بوكھلاتے ہوئے لجھے میں کہا۔

”سطویٰ الحال ہباں کوئی کام نہیں ہے،“ تم ایسا کرو کہ باقی
ہاتھیوں کو اپنی طرف سے دھوت دے دو اور میری طرف سے کہہ دینا
کہ میں نے اجازت دے دی ہے۔ جو سمبرز جہارے ساقہ جانا چاہیں۔
”۔۔۔۔۔“ تھک ٹھلے جائیں اور جہارے ساقہ جانے والے تمام سیکرت
سروس کے سمبران کے اخراجات سرکاری ہوں گے۔ البتہ عمران کو اپنا
ٹرپہ خود برداشت کرنا ہو گا۔ عمران نے زرم لجھے میں کہا اور اس
لے ساقہ ہی اس نے رسپور کھدیا۔ اس کے پھرے پر مسکراہت تھی
اہمی اس نے رسپور کھاہی تھا کہ یہی فون کی حصنتی نہ اٹھی۔ عمران
لے رسپور کھایا۔

”ہماری میں مطالعہ کرنا چاہتا ہوں اور سنائے۔ مطالعہ ہے حد مفید
ہے۔“ اس سے انسان کے ذہن کے دہ خانے بھی روشن ہو جاتے ہیں

۔۔۔۔۔ عمران نے مخصوص لجھے میں کہا۔

”میں سر۔۔۔۔۔ جو یانے اسی طرح سلٹ سے لجھے میں جواب دیا
جسے اب اسے کسی ایکسنوڈ غیرہ سے کوئی دیپی نہ رہی ہو اور وہ صرف
رسم نہ جاہر ہی ہو۔“

”عمران کو تم اپنے ساقہ کرنے کے لئے جاہر ہو۔“ عمران
نے مخصوص لجھے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”میں تو اسے ساقہ نہیں لے جاہری جتاب۔ جھٹے میں نے اسے کہا
تمحاکہ وہ ساقہ چلے۔ آپ نے بھی بات اس کی سرضی پر چھوڑ دی تھی۔
لیکن اب میں نے اسے فون کیا ہے تو اس نے بتایا ہے کہ وہ ساقہ
نہیں جا سکتا کیونکہ وہ اپنی اماں بی کے اصرار پر شادی کر رہا ہے۔“ جو یا
لے رندھے ہوئے لجھے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ بات کرتے
کرتے ہے اختیار روپ ہے۔“

”لیکن مجھے تو اس نے فون کر کے کہا ہے کہ تم نے اسے ساقہ
سوئزر لینڈ جانے کی دعوت دی ہے اور اس نے اپنی اماں بی سے بھی
اجازت لے لی ہے اور اب جانے کے لئے تیار ہے۔“ اس نے بتایا
ہے کہ تم نے اسے فون کیا تھا اور اس نے تمہیں بھی بتا دیا ہے کہ وہ
جانے کے لئے تیار ہے۔ کیا اس نے مجھ سے غلط بیانی کی ہے۔“
عمران نے لجھے میں موجود مخصوص سردہری میں مزید اضافہ کرتے
ہوئے کہا۔

”ن۔ ج۔ ب۔۔۔۔۔ کیا واقعی اس نے یہ کہا ہے۔ اودہ۔ اودہ سوری۔ م۔ م۔ م۔“

23

"سر سلطان - ہاں اماں بی۔ انہوں نے فون کیا تھا۔ لیکن اماں بی کام میں آپ کا بیٹا نہیں ہوں۔ عمران نے کہا۔
کیا۔ کیا کہ رہے ہو۔ پھر وہی اول فول کہیں تم پر کسی کا لے ایمان کا سایہ تو نہیں ہو گیا۔ اماں بی کی بڑی طرح غصہ اُتی اداز سنائی دی۔

"اماں بی سر سلطان نے مجھے کہا تھا کہ آپ نے میرے لئے کوئی لاکی پہنچ کر لی ہے۔ عمران نے کہا۔
ہاں انہوں نے صحیح کہا ہے۔ میں نے ایک اعلیٰ گھرانے کی لڑکی پہنچ کر لی ہے۔ چیف سکرٹری کی بھیجی ہے۔ شریا کی کمیلی بھی رہی ہے۔ دادا نام ہے اور کابے حد سعادت مند اور فرم اندردار بچی ہے۔
تم دیکھو گے تو میری پسند کی داد دو گے اور وہ لوگ بھی تم سے ملتا ہے۔ تم ایسا کرو آج شام کو ان کے گھر ہو آنا۔ اماں بی کے لئے میں سرت تھی۔

"وہ چیف سکرٹری اصف خان کی بھتیجی روماتھ اس کی بات کر رہی ہے۔ اماں آپ۔ وہ جو شریا کی کمیلی تھی۔ عمران نے کہا۔
ہاں ہاں۔ کیوں۔ تم نے کیوں پوچھا۔ کیا تم اسے جلتے ہو۔ اماں بی کے لئے میں ہلاکا سا خصہ تھا۔
اپنی طرح جانتا ہوں اماں بی۔ عمران نے مسکراتے اعلیٰ اواب دیا۔ سر دماد کا نام سن کر اس کے پر گہرے اطمینان کے تلاذات چھال گئے تھے۔

22

جو بند پڑے، ہوتے ہیں اور میرے تو تھیٹھا سارے ہی خانے تاریک پڑے ہوں گے۔ اگر تم فون نہ کرو تو زیادہ نہیں تو کم از کم ایک خانہ تو روشن ہو جائے گا اور اسی روشنی کی وجہ سے میں اپنی زندگی کا باقی راستہ بھی افتخار و خیران طے کر لوں گا۔ عمران نے رسیدور انھاتے ہی جسے سے مجھے میں لیکن بغیر قفل شاپ لگائے پوری روائی سے بولنا شروع کر دیا۔

"یہ تم کیا اول فول بک رہے ہو۔ کیا فلیٹ میں بخلی نہیں ہے جو ہماں اس قدر اندر صیرا ہے کہ تمہیں کچھ نظری نہیں آ رہا اور یہ خانے دغیرہ کیا ہوتے ہیں۔ دوسری طرف سے اماں بی کی حریت بھری اداز سنائی دی اور عمران نے اختیار چھل پڑا۔

"ادا اداہ اماں بی آپ۔ وہ دراصل میں سمجھا۔ بخلی گھروں کا فون ہے۔ بخلی کا سرکت شارت ہو گیا تھا۔ میں نے انہیں فون کیا تھا۔ اب سرکت صحیح ہو گیا ہے۔ آپ نے کیسے فون کیا اماں بی خیریت۔ عمران نے بڑی طرح بوكھلانے ہوئے مجھے میں کہا۔

"بھائی سلطان احمد نے ابھی فون کیا تھا۔ وہ کہ رہے ہیں کہ تم شادی پر تیار ہو گئے ہو۔ اماں بی نے کہا اور عمران نے بے اختیار ہاتھ سپر رکھ لیا۔ اس کا خیال تھا کہ سر سلطان مذاق کر رہے ہیں اور اس نے بھی مذاق مذاق میں رضا مندی قاہر کر دی تھی۔ لیکن اسے کیا معلوم تھا کہ یہ سب کچھ اس قدر سنجیوگی سے ہو رہا ہے کہ سر سلطان نے فوراً ہی اماں بی کو فون بھی کر دیا۔

25

"اماں بی قلمی دوستوں کی بات کر رہا ہوں۔" عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"قلمی دوست وہ کیا ہوتا ہے پھر ایک لڑکی کے مرد دوست ہو کرے سکتے ہیں۔" اماں بی کے غصے کا پارہ اور کچھ اپر کو چونہ گیا تھا۔

"اماں بی قلمی دوست اس کو کہتے ہیں کہ میں ہمایا بیٹھے اپنے قلم سے باہر کے کسی ملک کے آدمی یا محورت کو خط لکھوں اور وہ مجھے جواب میں خط لکھے۔ ایک دوسرے کو اپنی اپنی تصوریں بھیجن۔ اس طرح یہ دوستی بڑھ جاتی ہے اور رومانہ کو تو جنون ہے قلمی دوست بنانے کا پوری دنیا میں اس کے قلمی دوست موجود ہیں۔" عمران نے تفصیل بھجاتے ہوئے کہا۔

"لخت ہے ایسی لاڑکیوں پر جو اس طرح غیر مردوں کو دوست بناتی ہیں اور انہیں خط لکھتی ہیں۔ لا حول ولا قوۃ۔ کیا زمانہ آگیا ہے۔ شرم نہیں آتی انہیں۔ جوان جہان کنوادی لڑکی اور غیر مردوں کو خط لکھے اور دوستی کرے۔" عمران کی توقع کے میں مطابق اماں بی کا غصہ اب پورے عروج پر بھی چکا تھا۔

"آپ بے شک مسلمی بھائی سے تصدیق کر لیں بلکہ اگر آپ چاہیں تو بے شک جا کر رومانہ سے پوچھ لیں۔" عمران نے زریب مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں لخت بھیجتی ہوں ایسی لاڑکیوں پر سمجھے کیا ضرورت ہے۔ جا کر اس سے پوچھنے کی۔ اب تو میں اس کی شکل بھی نہیں دیکھوں گی۔"

24

"کیسے جانتے ہو اور کیوں جانتے ہو۔" اماں بی کے لمحے میں یقینت جلال سا اجرا آیا تھا۔

"اماں بی وہ ذیہی کے ہمدرکے سپر تنفست ہیں تاں فیاض۔ جن کی بیوی کا نام سلی ہے۔" عمران نے کہا۔

"ہاں ہاں سلی ہمت اچھی بچی ہے۔ سمجھے سے ملتی رہتی ہے۔ لیکن۔" اماں بی نے جواب دیا۔

"اماں بی۔ میں ایک روز فیاض سے ملنے اس کے گھر گیا تھا تو یہ رومانہ سلی بھائی کے پاس بیٹھی، ہوئی تھی۔ میرے دہاں جانے پر وہ چلی گئی۔ سلی بھائی نے مجھے بتایا کہ یہ چیف سیکرٹری آصف خان کی بھتیجی ہے۔ اس کا نام رومانہ ہے۔ شریا کی کلاس فیلو ہے اور بے حد پریشان ہے۔ میرے پوچھنے پر کہ اسے کیا پریشانی ہے تو سلی بھائی نے بتایا کہ رومانہ قلمی دوستی کی بے حد شوقیں ہے اور دنیا کے تمام ملکوں میں اس کے قلمی دوست موجود ہیں۔ وہ ان سے ملنے کے لئے غیر ممالک جانا چاہتی ہے۔ ایکریکیا۔ یورپ۔ ولیمزیں کارمن۔ ان تمام ملکوں میں لیکن چیف سیکرٹری آصف خان اسے جانے نہیں دیتے۔ اس لئے وہ پریشان تھی۔" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان کافر ملکوں میں دوست۔ کیا مطلب۔ کن دوستوں کی بات کر رہے ہو اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک جوان کنوادی لڑکی کے ان کافر ملکوں میں دوست ہوں اور وہ ان سے ملنے جائے۔ یہ کیا ہے رہے ہو۔" اماں بی کے لمحے میں غصہ بھی تھا اور یقین دلانے والی کیفیت بھی۔

27

ہی قلی دوستی کرتی ہو۔ لیکن اماں بی کے لئے تو اس تھا ہی کافی تھا کہ وہ دوستی کرتی ہے اسے معلوم تھا کہ اب اماں بی رومانہ کا نام تک نہ لیں گی۔ اس نے ایک بار پھر پڑھنے کے لئے کتاب انھائی ہی تھی کہ میں ان کی لفظی نہ انھی۔

"یا اللہ یا آج اس فون کو کیا ہو گیا ہے یا سارے شہر نے میرے فون کا نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا ہے۔"..... عمران نے بڑاتے اٹھے اور رسیور انھائیا۔

"مل عمران بول رہا ہوں"..... عمران نے بڑے سپاٹ سے لمحے میں کہا۔

"صلدر بول رہا ہوں عمران صاحب۔ کیا آپ واقعی ہمارے ساتھ اکٹھا رہیں ہے؟"..... صدر کی آواز سنائی دی۔

"ہمارے ساتھ کیا مطلب"..... عمران نے جو نک کر پوچھا۔

"مس جو یا نے پوری ٹیم کو سو نتھر لینڈ تفریغ پر لے جانے کی اگر دی ہے اور مس جو یا نے بتایا ہے کہ چیف نے بھی اجازت اتنا دی ہے۔ یہ سارے ممبر ہے حد خوش نہیں۔ مس جو یا نے بتایا کہ آپ بھی ہمارے ساتھ جانے کے لئے سیار ہو گئے ہیں۔ میں نے اسی سلسلہ فون کیا تھا کہ تجھے مس جو یا کی بات پر یقین نہ آ رہا تھا۔"

صدر نے اس لحاظ کرتے ہوئے کہا۔

"کیوں یقین نہ آ رہا تھا۔ کیا میں تفریغ نہیں کر سکتا۔ یا سو نتھر لینڈ کی بھی ارادت نہیں ہے۔"..... عمران نے من بناتے ہوئے کہا۔

26

بے حیا۔ بے غیرت۔ غیر مردوں کو خط لکھتی ہے۔ لا خول ولا قوہ۔ اماں بی کا بھر غصے کی شدت سے بری طرح کامب ہرا تھا۔

"پھر اماں بی میں جاؤں ان کے گھر۔ آپ کہہ رہی تھیں ناں وہاں جانے کا۔"..... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا تم وہاں جاؤ گے۔ تم اس بے حیا لڑکی سے ملو گے۔ وہ جو غیر مردوں کو خط لکھتی ہے۔ خردوار اگر تم نے ادھر کاری بھی کیا تو جو سیاں مار مار کر کھوپڑی تو زدوس ہی۔ تجھے۔"..... اماں بی نے اہمی جلال بھرے تجھے میں کہا۔

"بالکل نہیں جاؤں گا اماں بی۔ آپ کے حکم کی تعصیل تو مجھ پر فرض ہے۔"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جیتے رہو۔"..... اللہ جھیں ہر دشمن سے اور دشمن کے ہر دار سے بچائے۔ دوسری طرف سے اماں بی نے دعا دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لے کر رسیور رکھ دیا۔

"یا اللہ تو مشکل کھا ہے۔ تو نے میری یہ بہت بڑی مشکل حل کر دی ہے۔ ورنہ اماں بی توجہت لے کر میرے سر پر بخچ جائیں اور مجھے بھیور اورہاں جانا پڑتا۔"..... عمران نے بڑاتے ہوئے کہا۔ ویسے اس نے جھوٹ نہ بولا تھا۔ رومانہ سلی بھائی کے گھر آتی جاتی تھی اور اسے معلوم تھا کہ رومانہ کو قلی دوستی کا جتوں ہے مگر یہ دوستی صرف خلوط کی جزو تھی رہتی ہے اور ہو سکتا ہے کہ رومانہ صرف غیر ملکی عورتوں سے

اے اے یہ بات نہیں عمران صاحب میرا مطلب تھا کہ جہاں
تک میں آپ کی طبیعت کو سمجھتا ہوں آپ تفریخ برائے تفریخ کے قائل
ہی نہیں ہیں۔ آپ کی بڑی سے بڑی تفریخ بس باتیں کرنے تک محدود
ہے۔ صدر نے کہا۔

”بات تو تمہاری صحیح ہے۔ لیکن جب غرچہ سرکاری ہو تو پھر
تفریخ کر لینے میں کیا عرض ہے۔ مفت کی شراب تو..... آپ کیا کہوں
تم خود منشی عالم فاضل نا اپ چیز ہو۔“ عمران نے جواب دیا اور صدر
بے اختیار ہنس چلا۔

”ویری گذپھر تو لطف آجائے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ کے ساتھ
جو لطف تفریخ کا آئے گا وہ کسی اور کے ساتھ آہی نہیں سکتا۔“ صدر
نےہستے ہوئے کہا۔

”لیکن۔ لیکن۔ یہ تم کیا کہ رہے ہو۔ مجھے تواب خیال آیا ہے۔“
وہ دعوت تو مجھے جو بیانے دی تھی۔ اس نے کہا تھا کہ وہ رخصت پر
سو شر لیند جا رہی ہے۔ میں ساتھ چلوں تو میں نے حای بھر لی تھی اور
اب تم کہہ رہے ہو کہ تم بھی ساتھ جا رہے ہو بلکہ ساری ٹیم جا رہی ہے۔
”عمران نے اس طرح چونک کہ کہا جیسے اسے اب اس بات کا خیال
آیا ہے۔

”تیمور بھی ساتھ جا رہا ہے۔“ دوسری طرف سے ہستے ہوئے
کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے بھی مسکراتے
ہوئے دیور کھا اور ایک بار پھر کتاب انعامی۔

”جگہ جنگل میں سیدہ رنگ کی بڑی سی جیپ تیزی سے ٹیزھے میزھے
راہلوں پر پلتی ہوئی آگے بڑی چلی جا رہی تھی۔ جنگل خاصاً گھتنا اور
ادھار گزار تھا۔ لیکن جیپ کی ڈرائیورنگ سیست پر بیٹھا ہوا نوجوان
ٹالا۔ اس جنگل میں جیپ چلاتے کا عادی تھا۔ اس نے وہ انتہائی
الہماں بھرے انداز میں جیپ چلاتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ جیپ
لیکن اس وقت تین قوی ہیکل افراد سوار تھے جن میں سے ایک ڈرائیور
کے ساتھ والی سیست پر بیٹھا ہوا تھا جب کہ باقی دو عقیقی سینوں پر تھے۔
اڑاکھا اور یہ تین مقامی افراد تھے۔ لیکن وہ بہر حال شکاری نہ تھے
کہ اسلام کے جھوٹوں پر تحریک میں سوت تھے۔ وہ سب خاموش ہیٹھے
اٹائے تھے۔

”اگری کتنا سفر باتی ہے۔“..... بیکنٹ ڈرائیورنگ سیست کی سائنس پر
کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے بھی مسکراتے
ہوئے دیور کھا اور ایک بار پھر کتاب انعامی۔

لے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے دونوں ہاتھ بھی سپر رکھ لئے اس کی پیروی یا قیمتیوں نے بھی کی اور پھر وہ اسی حالت میں دس بارہ لامبی آگے بڑھے ہوں گے کہ اچانک اوسرا اور جھاڑیوں کے پیچے سے پہ افراد ہاتھوں میں مشین گھنس لئے تھوڑا ہو گئے اور ڈرائیور اور اس کے ساتھی سب رک گئے۔ ان کے ہمراں پر تشویش کے آثار پھیل گئے۔

مگر نہ کریں یہ لپٹنے ہی لوگ ہیں۔ ڈرائیور نے کہا اور ان سب کے ہمراہ دوبارہ نارمل ہو گئے۔ چند لمحوں بعد ان کی احتیاطی مہرہ اور انداز میں تکاثی لی گئی اور پھر انہیں ہاتھ پیچے کرنے کا کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی وہ مسکن افراد تیری سے واپس جھاڑیوں کے پیچے غائب رہ گئے۔

آئیں۔ ڈرائیور نے سکراتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً نصف لمحہ مزید پیول پٹنے کے بعد ڈرائیور ایک درخت کے قریب رک گیا۔ اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا بٹن مٹالا اور اسے درخت کے سطح پر کے قریب لگایا۔ دوسرے لمحے اس کے منہ سے تھیں۔ لگنے کی احتیاطی تیر آواز نکلی اور ماحول میں گوشی چلی گئی اور ابھی اس کی گونج ختم ہی ہوتی تھی کہ دور سے ویسی ہی آواز سنائی دی اور ڈرائیور کے سامنے ہوئے پھرے پر بے اختیار اطمینان بھرے تاثرات پھیل گئے۔ آئیں راستہ صاف ہے۔ ڈرائیور نے کہا اور وہ چاروں ایک بار پھر آگے بڑھنے لگے۔ تھوڑی دور جانے کے بعد ڈرائیور رک گیا۔

اب آپ سب صاحبان اپنے دونوں ہاتھ سپر رکھ لیں۔ ڈرائیور

بس اب ہم پہنچنے ہی والے ہیں۔ ڈرائیور نے جواب دیا اور پھر تقریباً دس منٹ تک مزید جیپ چلانے کے بعد اس نے ایک بڑے درخت کے ساتھ لے جا کر جیپ روک دی۔

اب سہاں سے پیدل آگے جانا پڑے گا۔ ڈرائیور نے کہا اور اچھل کر جیپ سے نیچے اتر گیا۔ اس کے ساتھ ہی جیپ میں موجود باقی افراد بھی نیچے اتر آئے۔

کیا یہ جیپ ہمیں رہے گی۔ اسی آدمی نے پوچھا۔

بھی ہاں سہاں کس نے آتا ہے۔ ڈرائیور نے سکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر وہ سب اس ڈرائیور کی رہنمائی میں جھاڑیوں سے بچتے ہوئے آجے بڑھتے چلے گئے سہاں جنگلِ واقعی اس قدر گھٹتا اور دشوار گزار ہو گیا تھا کہ جیپ کے گورنے کا تو سوال ہی پیدا شد ہوتا تھا بلکہ اکیلا آدمی بھی بڑی مشکل سے آگے بڑھ سکتا تھا۔ تقریباً نصف گھنٹے کے سلسلہ سفر کے بعد وہ ڈرائیور رک گیا اور اس نے اپنے دائیں ہاتھ کی دو انگلیاں منہ میں ڈالیں اور دوسرے لمحے اس کے منہ سے تھیں۔ لگنے کی احتیاطی تیر آواز نکلی اور ماحول میں گوشی چلی گئی اور ابھی اس کی گونج ختم ہی ہوتی تھی کہ دور سے ویسی ہی آواز سنائی دی اور ڈرائیور کے سامنے ہوئے پھرے پر بے اختیار اطمینان بھرے تاثرات پھیل گئے۔

آئیں راستہ صاف ہے۔ ڈرائیور نے کہا اور وہ چاروں ایک بار پھر آگے بڑھنے لگے۔ تھوڑی دور جانے کے بعد ڈرائیور رک گیا۔

32

33

"اپن کرنل آپ خود سچیں کہ لئے ہے کام کا صرف پچاس لاکھ
اکڑا لیں گے اس سے ایک پیسے بھی کم نہیں ہوگا اور وہ بھی
کیل اور پتھری..... ارشد نے قدرے سپاٹ لنجے میں کہا۔
اس کا مطلب ہے کہ ملاقات پے سورہی سطھیں، تم آپ کو ایک
دین گے لیکن آدمی رقم پتھری اور آدمی بحدیں..... کرنل
لے کہا۔

"ٹھیک ہے کرنل۔ یہ ہمارا ہملا تعارف ہے۔ اس لئے ہمیں
لے کر ہے۔ اپنک ڈپنی انجنیر محبوب نے کہا۔

"اپ یہ..... ارشد نے قدرے غصیلے لنجے میں کہا۔
"معامل ایک ہی کام تک تو محدود نہیں رہے گا ارشد۔ بعد میں ہی ۰
لے کہا۔

"ا۔ کے نھیک ہے کرنل۔ ارشد نے بے اختیار ایک
خوبی سالن لیتے ہوئے کہا۔

"ا۔ کے تو پھر معاملہ ہو گیا۔ قادر آپ کو پچاس لاکھ روپے
اندازے گا۔ آپ کتنا وقت لین گے۔ کرنل نے سکراتے
لے کہا۔

"ا۔ سے زیادہ ایک ہفتہ۔ ارشد نے جواب دیا۔
ایک ہفتہ۔ اتنا بے عرصہ اور نہیں گھنٹوں کی بات کریں۔"
ا۔ لے الائیں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہ ایک خاصے بڑے کمرے میں موجود تھے۔
بس میں باقاعدہ کر سیاں موجود تھیں۔
"تشریف رکھیں کرنل ایس ابھی تشریف لے آئیں گے۔" ڈرائیور
نے کہا اور وہ تینوں خاموشی سے کر سیوں پر بیٹھ گئے۔ چند لمحوں بعد
ایک سائیڈ کی دیوار درمیان سے پھینی اور دلبے قد اور بھاری جسم کے
افراد جن کے جسم پر بھی تحری میں سوت تھے۔ اندر داخل ہوئے۔
ڈرائیور کے انھ کھوئے ہوئے ہی وہ تینوں بھی انھ کھوئے ہوئے۔
"کرنل ایس اور سمجھو دی۔" ڈرائیور نے آنے والوں کا تعارف
ان تینوں سے کرتے ہوئے کہا۔

"اور کرنل صاحب۔ یہ ارشد میں چیف انجنیر اور یہ محبوب ہیں۔
ڈپنی چیف اور یہ عاشق ہیں اس سٹٹ چیف۔" ڈرائیور نے اپنے
ساقچ آنے والے تینوں افراد کا تعارف کرتے ہوئے کہا اور کرنل نے
آگے بڑھ کر بڑے گر جو شانہ انداز میں ان تینوں سے مصافحہ کیا اور پھر
وہ سب کر سیوں پر بیٹھ گئے۔

"آپ کو قادر نے بrif تو کرو یا ہو گا۔" کرنل نے ارشد سے
بات کرتے ہوئے ڈرائیور کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔
"جی ہاں اور ہم تیار ہیں۔ لیکن قادر نے جو معاوضہ بتایا ہے وہ کم
ہے۔" ارشد نے ہونٹ بھختے ہوئے کہا۔

"سوری سپچاس لاکھ سے زیادہ معاوضہ نہیں دیا جاسکتا۔ یہ ہٹلے ہی
بہت زیادہ ہے۔" کرنل نے سپاٹ لنجے میں جواب دیتے ہوئے

ہاری باری مصافح کیا اور پھر وہ واپس اسی خلاکی طرف مڑ گیا۔ اس گئے سالا آنے والا۔ مجرجوں اس ساری کارروائی کے دوران خاموش رہا تھا اب اسی خاموشی سے اس کے پیچے مڑ کر چلا گیا۔

ایہ جتاب اور میری طرف سے مبارک با و قبول کیجئے کہ آپ کو اسلامی فلیٹ معاوضہ مل گیا ہے۔ قادر نے مسکراتے ہوئے کہا اور انہیں لے کر واپس اسی راستے کی طرف بڑھ گیا جہاں سے وہ آئے

تو جب درمیان میں بول پڑا ورنہ میں کرنل سے دو کروڑ منوا کریں احسا۔ آج کی ملاقات میں یہ کام نہ ہوتا تو آئندہ ملاقات میں ہو گا۔ ارشد نے کہا۔

خاب۔ جب صاحب نے اپنی بھی اور آپ دونوں کی بھی زندگی چالی ہے۔ اگر ملاقات بے سورہت تو آپ کا کیا خیال تھا کہ آپ زندہ الہی ٹھی ہاتے۔ قادر نے یہ کلت سخیدہ لمحے میں کہا تو ارشد اور اسی کے ساتھی بے اختیار ہونک پڑے۔

تو۔ تو کی مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو۔ ارشد نے اہتمامی حریت میں کہا اور قادر مسکرا دیا۔

خاب ایہ کام مذاق نہیں ہوتے۔ آپ کی لاشیں بھی غائب کر لیں گے اور آپ بھی جب تک آپ کام مکمل نہیں کر لیں گے لاکھوں کروڑوں الکھیں آپ کی گلگرانی کرتی رہیں گی اور اگر آپ نے کسی کے ہاتھ ان کھولی یا کام نہ کیا تو پھر بھی نتیجہ سہی نہ کئے گا۔ قادر نے

مجہوری ہے کرنل۔ روپورٹ کو مکمل ہونے میں تین چار دن لگیں گے۔ بہر حال آپ کا کام ہو جائے گا۔ یہ بات حتیٰ تھیں۔ ارشد نے کہا۔

لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ آپ کی روپورٹ کو چیک کیا جائے؟ کرنل نے کہا۔ اسی نے تو د کروڈ مانگ رہے تھے سینکلنگ اتحادی کو بھی حصہ دیتا تھا۔ ارشد نے کہا۔

تو کیا چیز میں آپ کے ہاتھ میں ہے۔ کرنل نے چونک کہ کہا۔

دولت کے بری لگتی ہے۔ کرنل۔ ارشد نے جواب دیا۔ اوس کے اگر یہ بات ہے تو میں آپ کو دس لاکھ مزید دے سکتا ہوں۔ معاملہ حتیٰ طور پر شتم ہو جاتا چاہئے۔ کرنل نے کہا۔ بالکل ہو جائے گا۔ آپ قطعی بے فکر رہیں۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے۔ ارشد نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

او۔ کے قادر تم انہیں پہنچپن لاکھ روپے دو گے اور جب کام ہماری مرضی کے مطابق ہو جائے تو باقی ادائیگی بھی کر دی جائے گی۔ اب اجازت۔ کرنل نے قادر سے کہا اور پھر ارشد اور اس کے ساتھیوں کی طرف مخاطب ہو کر اس نے اجازت طلب کی اور کرسی سے انکھ کھرا ہوا۔

ٹھیک ہے جتاب۔ ارشد نے کہا اور کرنل نے ان سب

کہا اور ارشد اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر خوف کے سامنے پھیلتے
چلے گئے۔

"اوہ اوہ یہ بات ہے ارشد نے ہونے پڑیتے ہوئے کہا۔
بھی پاس ہی بات ہے۔ اس لئے میرا تھیصانہ مشورہ ہے کہ آپ
کوئی کوتایی نہ کریں اور اگر آپ نے یہ کام درست طور پر کر لیا تو آئندہ
بھی آپ کو کام ملتا رہے گا اور معاوضہ بھی دو گناہے گا۔ کیونکہ چہر آپ
با عتماد ہو جائیں گے قادر نے جواب دیا اور ارشد اور اس کے
ساتھیوں نے اثبات میں سر بلادیئے۔

ٹانگ نے کار زر و کلب کے احاطے میں رہ کی اور پھر نیچے اتر کر دوہ
اطمینان سے چلتا ہوا کینٹے کے میں گیٹ کی طرف جانے کی بجائے اس
کی شمالی سمت واقع سیڑھیوں کی طرف بڑھا چلا گیا۔ سیڑھیوں کے آغاز
والک نوجوان ریلنگ سے پشت نگائے اطمینان بھرے انداز میں کھدا
ٹکریڈ پہنچنے میں معروف تھا۔ ٹانگ نے سیڑھیوں کی طرف آتے دیکھ
کر ہوا ٹکر کر سیدھا ہو گیا اور پھر حصے ہی ٹانگ قریب ہو چکا اس نے
اسے مودباد انداز میں ٹانگ کو سلام کیا۔

"کیا حال ہے رو رو۔ نھیک گزر رہی ہے ناں ٹانگ نے
سلام کا اب دینے ہونے مسکرا کر کہا۔
اس جواب گزر رہی ہے نوجوان نے دھیرے سے
مسکرا کر اپنے جواب دیا۔
"حالی ہے اور ٹانگ نے کہا۔

39

چلا گیا۔ دفتر کار دروازہ بند تھا۔ اس نے پیشل دبایا اور دروازہ کھولنے کی کوشش کی لیکن دروازہ اندر سے بند تھا۔

”کون ہے۔۔۔ اندر سے جانی کی بیخُٹی ہوئی آواز سنائی دی۔۔۔
ناٹنگر ہوں۔۔۔ تم کب سے بزدل ہو گئے ہو کہ اب دروازے بند کرے بیٹھنے لگے ہو۔۔۔ ناٹنگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ ایک منٹ۔۔۔ جانی کی آواز سنائی دی اور پھر حد لمبی بعد دروازہ کھل گیا اور جانی دروازے پر نظر آیا۔۔۔

”کیا نیچے رو لو موجود نہیں ہے۔۔۔ جانی کے لمحے میں ہلکی سی ناخوشنگواری تھی۔۔۔

”رو بو نیچے۔۔۔ پتہ نہیں۔۔۔ ناٹنگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور امیناں سے اندر داخل ہو گیا۔۔۔ ایک طرف صوف پر ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ اس کے جسم پر سیلیخ کا باس تھا اور جہرے سے اتنی وہ کسی ٹھکنے کا بڑا افسوسی لگ رہا تھا۔۔۔

”اچھا جانی میں چلتا ہوں۔۔۔ کافی وقت ہو گیا ہے۔۔۔ اس نوجوان نے صوف سے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

”ٹھیک ہے صاحب۔۔۔ جانی نے جواب دیا اور وہ نوجوان غور سے ناٹنگر کو دیکھتا ہوا تیری سے کھلے دروازے سے باہر نکل گیا۔۔۔

”کیا بات ہے۔۔۔ خفیہ مذکورات ہو رہے ہیں۔۔۔ ناٹنگر نے امیناں بھرے انداز میں ایک کری پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

”نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں۔۔۔ کسی ٹھکنے میں افسر ہے اور ہمہاں

38

”جی جتاب۔۔۔ رو بو نے قدرے بیچاتے ہوئے کہا اور سیدھیوں کی طرف بڑھتا ہوا ناٹنگر بے اختیار رک گیا۔۔۔

”مگر کیا۔۔۔ ناٹنگر کے لمحے میں لاشعوری طور پر سرد مہری سی اجر آئی تھی۔۔۔

”کوئی پارٹی ہے باس کے پاس اور اس نے حکم دیا تھا کہ جب تک پارٹی پلیٹ جائے میں کسی کو اوپر نہ آئے دوں۔۔۔ اسی لئے تو میں ہمہاں کھدا ہوں۔۔۔ مگر آپ۔۔۔ آپ کو تو میں روک نہیں سکتا۔۔۔ لیکن۔۔۔ رو بو نے کہا اور ناٹنگر مسکرا دیا۔۔۔

”لکھنے افراد میں۔۔۔ ناٹنگر نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

”ایک ہی آدمی ہے۔۔۔ مقامی ہے۔۔۔ اکثر بس کے پاس آتا جاتا رہتا ہے۔۔۔ کسی لمحے میں بلا افسر ہے۔۔۔ رو بو نے جواب میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔۔۔

”او۔۔۔ کے تم فکر نہ کرو میں جانی کو سنبھال لوں گا۔۔۔ ویسے بھی تم سکرے لینے چلے گئے تھے۔۔۔ ناٹنگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیری سے سیدھیاں چڑھتے ہوئے اپر برآمدے میں بیٹھ گیا۔۔۔ برآمدے کے اختتام پر جانی کا دفتر تھا۔۔۔ جانی اس کا خاصاً بے تکلف دوست تھا اور چونکہ اس کا دھنہ صرف کلب کی حد تک ہی محدود تھا اس نے ناٹنگر اور اس کے درمیان کبھی کوئی چیقلش پیدا نہ ہوئی تھی۔۔۔ کلب میں خفیہ طور پر جو اوتا تھا اور شراب وغیرہ سپالی کی جانی تھی اور ناٹنگر کے نزدیک یہ سہول کی بات تھی۔۔۔ وہ تیر تقدم اٹھا تا دفتر کی طرف بڑھتا

41

"تھا تو مذاق ہو گیا۔ میرے دس لاکھ روپے ذوب گئے۔ اب تھے اپنی دوبارہ آتا بھی ہے یا نہیں۔" جانی نے کہا تو نائیگر بے الحیرہ تک کر سیدھا ہو گیا۔
اس لاکھ روپے۔ کیا کوئی بڑا کام تھا۔ نائیگر نے حرمت اپنے لئے میں کہا۔
کام تو چھوٹا سا تھا۔ لیکن معاوذه خاصا بڑا تھا۔ معاملات ملے ہوں رہے تھے کہ تم اچانک ملک پڑے اور وہ انہ کر چلا گیا۔ جانی کہا۔
اسی لئے دروازہ کھلا اور روپو اندر داخل ہوا۔

"میں باس۔" روپو نے قدارے کیے ہوئے لجے میں کہا۔
اب میں نے تمہاری ڈیوٹی نیچے نکالی تھی۔ تم نے نائیگر کو کیوں لے کر رکلا۔" جانی نے اہمی کرخت لجے میں کہا۔
"م۔ م۔ سگریٹ لینے گیا تھا باس۔ جب میں واپس آہتا تھا تو میں لے لائیں گے صاحب کو اور برآمدے میں جاتے ہوئے دیکھا۔ روپو لے کے اونے لجے میں کہا۔

"اوس تو تم سگریٹ لینے چلے گئے تھے۔ کیوں۔" جانی نے اسی سے انہ کر فسے سے بل کھاتے ہوئے لجے میں کہا اور دوسرے لگا کرہ تھپری زور دار آواز اور روپو کے حلق سے لٹکنے والی یخن سے گونج الٹا۔ جانی نے واقعی پوری قوت سے روپو کے چہرے پر تمہارا تھا کہ اداہ اچھل کر دو قدم دور فرش پر جا گرا تھا۔

40

اپنی آمد کو اپنے لئے کر شان سمجھتا ہے۔ اس نے مجبوراً مجھے دروازہ بند کرنا پڑا اور روپو کو نیچے کھدا کرتا پڑا۔ بہر حال کیسے آنا ہوا۔" جانی نے کرسی پر بیٹھنے ہوئے کہا لیکن اس کا لجر بتاہتا تھا کہ وہ نائیگر کی اس طرح اچانک آمد پر خاصا برم ہے۔
ویکھو جانی تم دوست ہو۔ اس نے دستی کی وجہ سے میں تمہارا بھلا بھر برداشت کر گیا ہوں۔ لیکن تم نے دوسری بار بھی اسی طرح برم لجھے میں بات کی ہے اور یہ بات میرے لئے ناقابل برداشت ہے۔
نائیگر کو بھی اس کے لجھ پر غصہ آگیا تھا۔
ٹھیک ہے تم دوست ہو۔ لیکن آدمی کی کچھ پر ایسی باتیں بھی ہوتی ہیں۔ تم اس طرح چلے آئے ہو کہ جسے کسی کی پرانیویسی کی تمہاری نزویک کوئی اہمیت ہی نہ ہو۔" جانی کے لجھے میں غصہ تھا وہ اب کھل گیا تھا۔

"ہونہ تو تم اب پر ایسی باتیں بھی کرنے لگ گئے ہو۔ مطلب ہے کہ بالغ ہو گئے ہو۔ کون تھا یہ اور کیا باتیں کر رہا تھا۔" نائیگر نے بے اختیار مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اس سے مطلب یہ میرے ذاتی معاملات ہیں۔" جانی نے اور زیادہ اکھڑے ہوئے لجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میرے کنارے پر لگا ہوا بن دیا۔
"او۔ کے چھو غصہ تھوک دو۔ آئندہ محتاط رہوں گا۔" نائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

43

"جسے پختہ ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے روپا اور لالیا۔

"وہ نہ تو تم اب اونچا از نے لگ گئے ہو۔..... نائیگر نے اس ساتھ ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھا اور اس کے ساتھ ہی جانی بڑی طرح مختاہ ہوا کسی گینڈ کی طرح لا کر ساتھ والی روپا ازے جا نکلایا۔ روپا اور اس کے ساتھ سے نکل کر دور جا گا تھا۔ روپا سے نکلا کر تیجے گرنے کے بعد وہ چند لمحے ترپا اور پھر ساکت ہو گیا۔

"تم آدمی خواہ تو وہ لٹھ پا۔..... نائیگر نے من بناتے ہوئے کہا۔ وہ حملہ کرنے کے بعد قلا بازی کھا کر سیدھا کھرا ہو چکا تھا۔ پھر اسے بڑھ کر اس نے جانی کو اٹھایا اور لا کر ایک صوف پر پھینک دیا۔ اسے معلوم تھا کہ جانی شراب پینے کا عادی ہے اور خاص طور پر ایک لفوس شراب اس کی کمزوری ہے۔ جو مارکیٹ میں تقریباً نایاب تھی۔ لیکن جانی اسے حاصل کرنے کے بعد اپنی میزی دراز میں چھا کر رکھا گا تھا۔ اس نے میزی دراز کھولی تاکہ وہ بوتل نکال کر اسے جانی کو پلاں کے بوتل واقعی دراز میں موجود تھی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ایک کارڈ بھی پڑا ہوا تھا اور اس کا رد کو دیکھتے ہی نائیگر بے اختیار چونکہ چڑا۔ کارڈ ایک سرکاری ٹھکنے کا تھا۔ لیکن اس میں انوکھی بات یہ تھی کہ کارڈ پر درج نام کے تیچے دو نام اور لکھتے گئے تھے اور ان سب ناموں پر سرخ لہاڑی سے باقاعدہ کر اس نکالنے کئے تھے۔ نائیگر نے کارڈ انھا کر غور

42

"سکریٹ لینے چلے گئے تھے کیوں۔..... جانی نے فصے کی شدت سے پختہ ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی آگے بڑھ کر اس نے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے روپو کی پھیلوں میں زور دار لات ماری اور کمرہ ایک بار پھر روپو کی جنخ سے گونج انھا۔

"بس اب مزید اسے کچھ نہ کہنا۔..... نائیگر نے اٹھ کر تیزی سے جانی کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"تم خاموش رہو۔ میں اسے بتاتا ہوں کہ یہ کیوں سکریٹ لینے چلا گی تھا۔..... جانی نے فصے کی شدت سے پختہ ہوئے کہا۔ مگر دوسرے لمحے وہ بھی بڑی طرح مختاہ ہوا اچھل کر دور جا گرا۔ نائیگر کا بازوں پر لفکت گھوماتھا اور جانی باہر ہو دھماری جسم رکھنے کے اچھل کر دور جا گرا تھا۔

"چلروپو باہر جاؤ۔..... نائیگر نے روپو سے کہا اور پھر وہ جانی کی طرف متوجہ ہو گیا۔ جو اب گال پر بھاٹھ رکھے اٹھ کر کھوا ہو رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں جیسے الاؤ سے جل اٹھتے تھے۔

"تم۔ تم نے مجھ پر بھاٹھ انھا یا ہے۔..... جانی نے زہری لیٹجے میں کہا اور روپو اس دوران تیزی سے باہر چلا گیا تھا۔

"چیلے تم یہ بتاؤ کہ یہ آدمی کون تھا اور کس کام کے لئے آیا تھا۔ نائیگر نے اس سے بھی زیادہ غصیلے لمحے میں کہا۔

"تھبہارا مطلب۔..... جاؤ دفع ہو جاؤ یہاں سے اور آئندہ اگر تم میرے کلب میں نظر آئے تو بومیاں لزا دوں گا۔..... جانی نے لفکت

سے دیکھا۔ کارڈ کسی ارشد حسین نامی چیف انجینئر کا تھا جو پاکیشیا کے اہتمائی اہم معدنی پر اجیکٹ پر کام کرتا تھا۔ اس پر اجیکٹ کا کوڈ نام شاپ تھا۔ یہ کارڈ میکسٹ ہی نائگر کے ذہن میں بے اختیار اخبار کی وہ خبر آگئی جس میں شاپ پر اجیکٹ کے تین انجینئر ایک روز ایکسپلور کا شکار ہو گئے تھے اور ان تینوں انجینئر زکی موت پر اخبارات میں کافی عرصے تک خبریں آتی رہی تھیں کہ ان کی موت سے پاکیشیا کو معدنی مہارت میں کافی پرانقصان انحصارنا پڑا ہے۔ یہ خبر تقریباً ایک ماہ پرانی تھی اور چونکہ روز ایکسپلور تھا۔ اس نے سوائے افسوس کے اور کچھ نائگر نے بھی محسوس نہ کیا تھا لیکن اب اس کا رفرر دو اور نام اور ان پر سرخ سیاہی سے لگے ہوئے کہ اس نے اس کے ذہن میں حکوم سے پیدا کر دیئے تھے اور پھر اس کا رڈ کی جانی جیسے عام سے بدحاش کی دراز میں موجود ہی یہ سب کچھ واقعی عجیب ساتھا۔ پھر کسی عکس کے بڑے افسر کا اس طرح جانی سے آکر خفیہ طور پر ملنا۔ دس لاکھ روپے کی رقم۔ یہ سب کچھ کسی فلم کی طرح اس کے ذہن میں گھوم گیا۔ اس نے کارڈ پر موجود نام ایک بار پھر پڑھے اور اس کے بعد اس نے کارڈ تو جیب میں رکھا اور شراب کی بوتل انداز کر دی اس صوفی کی طرف بڑھ گیا جس پر جانی ابھی تک بے ہوش پڑا۔ وہ احمسا نائگر نے قریب جا کر بوتل کھول کر ایک طرف رکھی اور پھر دونوں ہاتھوں سے اس نے جانی کامن اور ناک بند کر دیا۔ پھر لمحوں بعد ہی جانی کے جسم میں حرکت کے آثار ہنودار ہونے لگے تو اس نے ہاتھ ہٹانے اور فرش پر رکھی ہوئی شراب کی اس سے جاتے ہوئے کہا۔

کھلی بوتل انھماں سے ہمدرد لمحوں بعد جانی نے کر لیتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور پھر وہ ایک جھنکے سے انھوں کو بینچے گیا۔ تکلیف کی شدت سے اس کا ہمراہ خاصی حد تک بگزا ہوا النظر آرہا تھا۔

”یہ لوپی پسندیدہ شراب ہے۔..... نائگر نے سکراتے ہوئے شراب کی بوتل اس کی طرف بڑھا لی اور جانی نے اس طرح اس کے ہاتھ سے شراب کی بوتل مخصوصی سے کسی بچے کو پا جانک اس کا پسندیدہ کھلونا مل گیا، ہو اور دوسرے لئے وہ ندیدوں کی طرح غنا غافت شراب پیتا چلا گیا۔ اس نے بوتل اس وقت تک ہوئوں سے علیحدہ نہ کی جب تک بوتل میں موجود شراب کا آخری قطرہ تک اس کے ہاتھ میں نہ اتر گیا۔ بوتل میں موجود شراب کا آخری قطرہ تک اس کے ہاتھ میں نہ اتر لالی۔ بوتل ساختہ ہی صوفے پر رکھ دی اور پھر آستین سے اپنا من پوچھنا شروع کر دیا۔ نائگر اس دوران ایک کرسی گھسیت کر اس کے سامنے ایسا چکا تھا۔ جانی کا بگزا ہوا ہمراہ اب کافی حد تک بحال ہو چکا تھا۔

”م۔ م معافی چاہتا ہوں نائگر۔ میں خواہ خواہ تم سے اللہ پڑا۔۔۔ جانی نے مخدوڑت بھرے بچھے میں کہا۔

”اپنا ہی نقصان کیا ہے تم نے میرا کیا بگذا ہے۔۔۔ بہر حال اب تم ہے تفصیل سے بتاؤ کہ یہ آدمی کون تھا۔ کسی عکس کا افسر تھا اور کیوں لہارے پاس آیا تھا۔..... نائگر نے سنجیدہ بچھے میں کہا۔

”میں نے کہا ہے کہ یہ میرے پرائیوٹ معاملات میں۔۔۔ جانی نے اس سے جاتے ہوئے کہا۔

47

..... سے گور کر گردن تک آگیا تھا۔ اس کا جسم تکفیں کی شدت
کا سب رہا تھا۔ نائیگر کے اس حملے نے اس کی قوت اور ادی توڑ دی
لی۔ اب وہ نائیگر سے خوفزدہ نظر آ رہا تھا۔

..... اوری تفصیل سے بتا۔ نائیگر کا بچہ اسی طرح سرد تھا۔
اب کہ میا دوں گا۔ مجھے پینڈنچ کرنے دو۔ سیر اور دہ سب کچھ بتا
اکا اکا کام بھی تمہیں دے دوں گا۔ دس لاکھ بھی دے دوں گا۔
مال لے گواٹے ہوئے لجے میں کہا تو نائیگر نے بوتل ہٹائی اور انہے
کہا اکا اکا گیا۔

..... کرو پینڈنچ۔ نائیگر نے بوتل ایک طرف پھینکتے ہوئے
..... ساری اس نے جیب سے مشین پہنچ نکال لیا۔
..... نئے ہاتھ رومن جانا پڑے گا۔ جانی نے کہا ہے ہوئے

..... الحمیع ساتھ چلو جلدی کرو دردہ ایسے کئی زخم ڈال دوں گا۔
..... لے کہا اور جانی سر بلاتا ہوا اٹھا اور پھر لڑکھواتے ہوئے
..... فلاہ باقہ روم کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ نائیگر اس
چاقوؤں جیسے ہو گئے تھے۔ نائیگر نے نوٹی ہوئی بوتل کے یہ حصے جالی
کی گردن پر رکھ دیئے۔

46
..... دیکھو جانی۔ اب مجھے تمہارے اس پرائیویٹ محالے میں دلپی
پیدا ہو گئی ہے۔ اس نے اب یہ تمہارا پرائیویٹ معاملہ نہیں رہا اور
اب تمہیں تفصیل بتانی پڑے گی۔ سیدھی طرح نہیں بتاؤ گے تو پھر
مجھے انگلی شیوی کرنی پڑے گی۔ نائیگر کا بچہ ہے سے کہیں زیادہ
سنبھیہ ہو گیا تھا۔

..... جہیں کیا دلپی پیدا ہو گئی ہے۔ یعنی خواہ تموہ۔ تمہارا میرے
دھندوں سے کیا تعلق۔ جانی نے قدرے غصیلے لجے میں کہا اور
نائیگر نے اس کے ساتھ پڑی ہوئی شراب کی خالی بوتل اٹھائی اور
دوسرے لمحے کمرہ جانی کے حلقت سے نکلنے والی چین سے گونج اٹھا۔ نائیگر
نے بوتل اٹھا کر اس کے سر پر پوری قوت سے مار دی تھی۔ جانی چین مار
کر اونٹھے منہ نیچے زمین پر گزگیا۔ اس کے سر سے خون بنتے لگا تھا۔
نائیگر نے اسے گردن سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے اٹھا کر صوفے پر ٹھا
دیا۔ بوتل نوٹ گئی تھی یعنی اس کی گردن ابھی تک نائیگر کے ہاتھ
میں تھی اور بوتل نوٹے کی وجہ سے اس کے ٹوٹے ہوئے حصے تم
چاقوؤں جیسے ہو گئے تھے۔ نائیگر نے نوٹی ہوئی بوتل کے یہ حصے جالی
..... اب بو لورڈ شرگ کاٹ دوں گا۔ نائیگر کا بچہ یکفت ہے
حد سرد ہو گیا تھا۔

..... بب بتاتا ہوں خدا کے نئے اسے ہٹا لو۔ بتاتا ہوں۔ جالی
نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے سر سے خون بہ کر اس کے

49

لات گھوی اور کہہ کر بناک چینوں سے گونج انحصار۔

"بولا..... نائیگر نے ایک اور لات جھاتے ہوئے کہا۔

"بب، بب بہتا ہوں بہتا ہوں..... جانی نے تھپے ہوئے کہا اور نائیگر نے جھک کر اسے گردن سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے انھا کر کری پر بخدا دیا۔

"اب بولا..... نائیگر نے مشین پسل اس کی کنپی سے نگتے ائے سرد لیچ میں کہا۔

"اس آدمی کا نام قادر ہے۔ یہ جھک معدنیات میں بہت جدا افسر ہے۔ یہ اپنا داقف ہے۔ وہ مجھ سے ایک آدمی کو فرش کرنے کی بات ہلت کرنے آیا تھا۔ تمہیں معلوم نہیں ہے میں خاص پارٹیوں کے لئے پیشہ ور قاتلوں سے کام کر آتا رہتا ہوں۔ میں نے اس سے بس الگ مانگے تھے وہ دس لاکھ دینے پر رضا مند تھا۔ ابھی بات چیت جاری ہی کر تم آگئے اور بات ختم ہو گئی۔ میں جانی نے دک دک کر کہا۔

"کس آدمی کو ختم کر انما تھا اس نے..... نائیگر نے پوچھا۔

"ایک شوگرانی ہے۔ اس کا نام لو جھک ہے۔ وہ آفسیز کالوں میں رہا ہے۔ جانی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس انداز میں قتل کر انما چاہتا تھا۔ نائیگر نے پوچھا۔

"روڈ ایکسیٹ میں یہ سب سے محفوظ طریقہ ہے۔ اس کی گاڑی

کوئی برا شنکر پوری وقت سے نکلا جاتا اور معاملہ ختم۔ شنکر ڈائیور

لی اہد میں نہ صانت، ہو جاتی اور پھر مقدمہ بھی برخواست ہو جاتا۔ لاکھ

میڈیکل بکس نکال کر باہر رکھا اور اسے کھول کر اس میں سے ایک مرہم کی نیوب۔ کپاس اور پیٹنچ نکال لی۔ نائیگر خاموش کھوادے دیکھتا ہے۔ جانی نے سر کے زخم پر مرہم لگا کر کپاس رکھی اور پھر بڑے باہر انداز میں اس نے پیٹنچ کر لی۔

تم نے اس طرح پیٹنچ کرنا کہا سے سیکھی ہے۔ نائیگر نے اس کے فارغ ہونے کے بعد پوچھا۔

"میں ایک ذاکر کا ملازم رہا ہوں۔ وہیں سے میں نے یہ سب کچھ سیکھا تھا۔..... جانی نے جواب دیا اور نائیگر نے اخبات میں سر ملا دیا دوبارہ دفتر میں بیچ کر جانی نے ریک سے شراب کی ایک بوتل اٹھانی اسے کھول کر اس نے آوھی سے زیادہ بولٹ پیش کے بعد اسے بند کر کے ایک طرف رکھ دیا۔

"میرا خیال ہے۔ اب تمہارے ہوش حواس درست ہو گئے ہوں گے۔ اس نے اب تم مجھے تفصیل بتانا شروع کر دو۔ لیکن ایک بات کا خیال رکھنا۔ اب اگر تم نے کوئی یست وخل کی یا کسی قسم کی جگہ بازی کرنے کی کوشش کی تو پھر قبر میں پڑے نظر آؤ گے۔ نائیگر نے کہا۔

"آخر تم کیوں خواہ اس بات کے بیچھے پڑ گئے ہو۔ میں نے تم سے محافی مانگ لی ہے۔ میرا خیال ہے۔ اتنا کافی ہے۔..... جانی نے کہا لیکن اس سے جیلے کے اس کا فقرہ ختم ہوتا۔ نائیگر کا بازو گھوما اور جانی ایک بار پھر جھٹا ہوا چھل کر کری سے بیچے فرش پر جا گرا۔ نائیگر کی

51

کہنا تھا کہ وہ تین آدمی تھے جب کہ یہ ایک آدمی ہے۔..... جانی آخر کار
کھل گیا۔

” یہ قادر کہاں رہتا ہیں۔..... نائیگر نے پوچھا۔

” آفیسرز کا لوئی میں کوئی نمبر ایک سو ایک سی بلاک تم بے شک
یہ نیا کام خود لے لو۔ میری طرف سے اجازت ہے۔..... جانی نے کہا۔

” نہیں تھے اس کی محدودت نہیں ہے۔ اس کافون نمبر کیا ہے۔

” نائیگر نے پوچھا اور جانی نے فون نمبر بتایا۔

” اسے فون کرو اور اسے بتاؤ کہ تم دس لاکھ روپے میں راضی ہو۔

” نائیگر نے کہا۔

” وہ اس وقت نہیں طے گا۔ وہ رات گئے واپس کوئی ہوچتا ہے۔

” اکیلا آدمی ہے۔ غیر شادی شدہ۔ کلبون وغیرہ میں گھومتا پھرتا رہتا ہے۔
جانی نے جواب دیا۔

” اور۔ کے چونکہ تم نے تین افراد کو قتل کرنے کا اعتراف کیا ہے۔

” اس لئے چہاری سزا موت ہے۔..... نائیگر نے انتہائی سرد لمحے میں کہا
اور اس سے پہلے کہ جانی کچھ کہتا۔ نائیگر نے نرگیز دبادیا اور جانی کی
کھوپڑی کی حصوں میں تفصیل ہو گئی اور اس کا جسم ایک لمحے کے لئے
بری طرح لرزایا پھر ساکت ہوا کر صوفے پر گر گیا۔ نائیگر انہا اور
دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی در بحدود جب سریعیاں اتر ہاتھا تو

اس نے روپو کو سریعیوں کے تیچے کھرا دیکھا۔

” میں نے چہار انتقام لے لیا ہے روپو۔ جانی کی لاش اور پڑی

50

دو لاکھ روپے فرق ہو جاتے ہیں باقی بھی جاتے ہیں۔..... جانی نے

جواب دیا۔

” شاہاب منصوبہ پر کام کرنے والے تین انجینئروں کو بھی تم نے
اسی طرح بلاک کرایا تھا۔..... نائیگر نے سرد لمحے میں کہا تو جانی ہے
اختیار اچھل پڑا۔

” کیا کہہ رہے ہو۔ جمیں۔ میرا مطلب ہے کہ یہ کیا
کہہ رہے ہو کون انجینئر۔..... جانی نے بری طرح یو کھلانے ہوئے

لمحے میں کہا۔

” سنو جانی یہ تینوں انجینئر ایک کار میں سوار تھے اور مجھے یاد ہے کہ
کار اور آنکھیں نیٹکر کا خوفناک ایکسیٹ نہ ہوا تھا اور تینوں انجینئر موقع پر
یہی مر گئے تھے۔ جہاری دراز میں ایک کار ڈھونڈو ہے۔ جس پر ان
تینوں انجینئروں کے نام لکھے ہوئے ہیں اور ان پر سرخ رنگ سے
کراس لگانے گئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ کام بھی تم نے سرانجام
دیا تھا۔ مجھے اس سے مطلب نہیں کہ تم نے اس کے لئے کتنی رقم لی
تھی اور نہ میں اس رقم سے کوئی حصہ مانگوں گا اور نہ مجھے ان انجینئروں
کی موت سے کوئی رنجی ہے۔ تم صرف یہ بتا دو کہ یہ کام بھی تم نے
 قادر کے کہنے پر کیا تھا۔..... نائیگر نے سرد لمحے میں کہا اور جانی نے
اثبات میں سر بلادیا۔

” ہاں اور اس کام کے میں نے بیس لاکھ روپے لئے تھے۔ اسی نے تو
میں لوچنگ کو فرش کرنے کے بھی بیس لاکھ ماہنگ رہا تھا لیکن قادر کا

تھی فیصلہ کرتا چاہتا تھا کہ اسے عمران بھک ہو چاہئے یا نہیں۔ تھوڑی دیر بعد وہ آفیسرز کا لوٹی پہنچ گیا اور پھر آفیسرز کا لوٹی کے سی بلاک میں کوئی شخصیت نہیں تھی ایک سو ایک کو مکاش کرنا اس کے لئے مشکل ثابت نہ ہوا کوئی کمی کا گیٹ بند تھا۔ نائیگر نے کار کو کمی کے گیٹ کے سامنے روکی اور پہنچ ہر کروہ پھانک کی طرف ہڑھ گیا۔ اس نے ایڈیاں انھا کر پھانک سے اندر جھانکا تو پورچ میں اسے نیلے رنگ کی کار کھوئی نظر آگئی اور کار دیکھتے ہی وہ سمجھ گیا کہ قادر اندر ہی ہے۔ اس نے کال بیل کا بش دیا۔ تھوڑی دیر بعد پھونٹ پھانک کھلا اور ایک نوجوان باہر آگئا۔ اس کے جسم پر ملازموں جیسا باس تھا لیکن اس نوجوان کا تذوقامت اور اس کا انداز دیکھ کر نائیگر بے اختیار ہونک پڑا۔ وہ کسی طرح بھی ملازم دلگھا تھا۔ ویسے بھی اس کی آنکھوں میں موجود چمک بتا رہی تھی کہ وہ خاص اسی اوری ہے۔

”جی فرمائی۔“ اس ملازم نے غور سے نائیگر کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ”صاحب سے کہو زر و کلب کے جانی نے مجھے بھیجا ہے بات چیت کے لئے۔ میر اتمام ہاشم ہے۔“ نائیگر نے کہا۔

”زر و کلب اور اچھا میں پھانک کھونا ہوں۔“ ملازم نے ایسے لمحے میں کہا جیسے وہ زر و کلب اور جانی دونوں سے اچھی طرح واقف ہو اور نائیگر سر پلاتا ہوا اپس کار میں بیٹھ گیا۔ بعد نہ کوئی بعد پھانک کھل گیا اور نائیگر کار اندر لے گیا۔ اس نے پورچ میں موجود نیلے رنگ کی کار کے ساتھ کار روکی اور پھر پہنچ ہر آیا۔ سہ جلد کوئی بعد ملازم پھانک بند

ہوئی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ تم مت بند رکھو گے۔ درد تھا راجبی۔ ہی حشر ہو سکتا ہے۔ نائیگر نے سرد بیچ میں کہا اور لالش کاسن کر رہا تو کامن کھلے کا کھلا رہا گیا لیکن نائیگر تیری سے آگے بڑھ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ رو بوب اپنی زبان بند رکھے گا اور ویسے بھی روز میں دنیا میں ایسے واقعات ہوتے رہتے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ کار میں سوار تیری سے آفیسرز کا لوٹی کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ جانی کے پاس تو وہ ویسے ہی گپ ٹپ کے لئے آیا تھا۔ لیکن اس انتشاف نے کہ ان تین انجینئروں کی موت قدرتی نہیں تھی بلکہ انہیں باقاعدہ منصوبہ بندی سے قتل کرایا گی تھا۔ اسے ہفت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا تھا۔ شاہاب منصوبے کے بارے میں اس نے اخبارات میں کافی کچھ بڑھا تھا۔ ایک خصوصی منصوبہ تھا۔ پاکیشیا کے ایک غیر آباد بہاؤی علاقے میں اس منصوبے کے تحت بے پناہ معدنی و سائل ملنے کا امکان تھا جس میں اہمیتی قیمتی دھاتوں کے ساتھ ساتھ ماہرین کا یہ خیال تھا کہ یہاں سے سونے کی کامیں بھی برآمد ہوں گی۔ شاہاب دہان کی ایک بہاؤی کا مقامی نام تھا۔ شاہید یہ لفظ شاہاب سے متعلق تھا۔ جس کا معنی چھیلنا اور روشن ہوتا ہے اور اس منصوبے سے حکومت کو بے پناہ اسیدیں تھیں اور وہ تینوں انجینئر شاہاب منصوبے پر ہی کام کر رہے تھے۔ پھر اس قادر کا تعلق بھی مکمل معدنیات سے تھا۔ اسی نے نائیگر کو شاہاب منصوبے کے خلاف کسی اگر ہی سازش کا شک پڑ رہا تھا اور وہ قادر سے ملنے اور اس سے معلومات حاصل کرنے کے بعد اس بارے میں کوئی

کیا ہوا ماقچو کون آیا ہے۔ تم کیوں پتھے ہو۔ راہداری کے
الدردنی سے سے کسی کی جھٹکی ہوئی آواز سنائی دی اور نائیگر سرہاتا ہوا
اگے بڑھ کر اس جگہ رک گیا تھاں راہداری برآمدے سے اگر ملی تھی۔
لوگوں کی تیز آواز برآمدے کی طرف آتی سنائی دے رہی تھی اور بعد
کوئی بعد وہی آدمی ہے نائیگر نے جانی کے پاس دیکھا تھا برآمدے میں
کلودار ہوا۔ مگر اسی لمحے نائیگر کا بازو گھوما اور درسرے لمحے وہ آدمی جھٹکا
اٹا چھل کر نیچے گراہی تھا کہ نائیگر نے لات گھمنا تی اور اس آدمی کا بھی
ماپو جسما حشر ہوا۔ گو ماچھو اور قادروں توں جسمانی طور پر خاصے مضمبوط
للہار ہے تھے لیکن چونکہ ان کے خواب و خیال میں بھی نہ تھا کہ ان پر
اس طرح بھی حمل کیا جائے سکتا ہے۔ اس لئے وہ مار کھا گئے تھے۔ ورنہ
نائیگر کو بھی احساس تھا کہ وہ سمجھل جاتے تو ان سے خاصی لمبی
ہڑپ ہو سکتی تھی۔ ان دونوں کے بے ہوش ہوتے ہی نائیگر تیزی
سے راہداری میں ٹڑا اور اسے بڑھ گیا۔ اس نے اس کو تھی کا چکر لگانے
میں زیادہ درستہ نکلی۔ کوئی میں واقعی ان دونوں کے علاوہ اور کوئی
آدمی موجود نہ تھا۔ سورہ سے نائیگر کو نامعلوم کی رسی کا ایک جاسا بندل
ہیں مل گیا تھا سچانچ اس نے واپس اگر باری باری ان دونوں کو اٹھا
کر سنتیک روم میں لا کر کر سیوں پر بخایا اور پھر رسی کی مدد سے انہیں
اچھی طرح باندھ دیا۔ ان کی حالت بتا رہی تھی کہ انہیں دو تین
گھنٹوں سے بہتے ہوش نہیں آسکتا اور سیوں سے باندھنے کے بعد اب
نائیگر کو یہ فکر نہ ہری تھی کہ وہ کب ہوش میں آتے ہیں۔ اس نے بہتے

کر کے تیز تیز قدم اٹھاتا وابس آگیا۔
”او۔ ملازم نے بڑے تھیر آسی لمحے میں کہا اور نائیگر بے
اختیار سکردا یا چونکہ اس نے اپنے آپ کو جانی کا آدمی کہا ہے اور جانی
ایک عام سا بد محساش ہے۔ اس لئے ملازم اس سے اس اندراز میں بات
کر رہا ہے۔

”جہاں برآمدے میں بیٹھوں صاحب کو اطلاع کرتا ہوں۔ ملازم
نے کہا اور راہداری کی طرف مرنے لگا۔

”ایک منٹ۔ نائیگر نے کہا تو ملازم تیزی سے ٹڑا۔

”کیا بات ہے۔ ملازم نے تیز لمحے میں کہا۔

”جمہار نام کیا ہے۔ نائیگر نے پوچھا۔

”میرا نام ماچھو ہے۔ ملازم نے من بننا کر جواب دیتے ہوئے
کہا۔

”کیا تم جہاں اکیلے ملازم ہو۔ نائیگر نے کہا۔

”ہاں۔ کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ ماجھو نے اسی طرح
تیز لمحے میں کہا مگر درسرے لمحے وہ جھٹکا ہوا فضائیں اچھلا اور ایک
دھماکے سے فرش پر جا گر اس نائیگر کی ہڑی ہوئی انگلی کا ہب پوری وقت
سے اس کی کنسپی پر ڈا تھا سچانچے گر کر ماچھو کا جسم کسی سانپ کی طرح
سمٹنے ہی لگا تھا کہ نائیگر کی لات گھومی اور کنسپی پر پڑنے والی اس کے
بوٹ کی ضرب نے ماچھو کے ہاتھ پر سیدھے کر دیتے۔ وہ بے ہوش ہو
چکا تھا۔

57

"اک اک کون ہو تم اور یہ کیا سی یہ تم نے مجھے کیوں باندھ رکھا
ہے۔ ماچھو بھی..... قادر نے بڑی طرح ہٹلاتے ہوئے کہا۔
"تم نے مجھے چھاتا نہیں ہے مسٹر قادر سہ جانی کے دفتر میں تم سے
ملاقات تو ہوئی تھی۔"..... نائیگر نے سپاٹ لجھے میں کہا۔
"اوادہ مگر۔ مگر تم۔ تم کون ہو اور یہ سب کچھ کیا ہے۔"..... قادر
نے بڑی طرح ہٹلاتے ہوئے کہا۔

"جانی نے مجھے سب کچھ بتا دیا ہے تم نے جانی کی مدد سے شاہاب کے
تین انجیزیوں کو قتل کر دیا اور اب تم اس کی مدد سے ایک خوگرانی
لوہ جنگ کو قتل کرنا چاہتے ہو۔"..... نائیگر نے سرو لجھے میں کہا۔
"نہیں نہیں یہ غلط ہے۔ میرا کسی قتل سے کوئی تعلق نہیں ہے۔
میں تو حکومت کا ایک ذمہ دار افسر ہوں۔ میں تو دبال صرف غیر ملکی
ثراب کے لئے جاتا ہوں۔"..... قادر نے تیز تیز لجھے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ایسا ہی ہو گا۔"..... نائیگر نے اسی طرح سپاٹ لجھے
میں جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو گھوما جس میں اس نے
خیز پکڑ کر تھا اور اس کے ساتھ ہی کرہ قادر کی ہونا۔ کچھ سچے گونج
انھا۔ نائیگر کے خیز کا پھل آؤٹھے سے زیادہ قادر کے بازو میں گاہک ہو
چکا تھا۔ نائیگر نے اہم اسی سروہمراہ انداز میں خیز کو واپس کھینچا اور
دوسرے لمحے اس نے خیز اس کی ران میں مار دیا اور قادر کے حلق سے
مسلسل چیخیں لٹکنے لگیں اور پھر اس کی گردن ڈھلک گئی۔ نائیگر نے
ہرے اطمینان بھرتے انداز میں خیز کو قادر کے بیاس سے صاف کیا اور

56

کو فتحی کی بھروسہ رکھا تھا۔ اس نے ایک کمرے کو دفتر
کے انداز میں سجا ہوا دیکھا تھا اور وہ اس دفتر کی تفصیلی تلاشی لینا چاہتا
تھا اور پھر تھوڑی درجہ دو اس دفتر کی بڑی سیز کی ایک دراز کے اندر
ایک خفیہ دراز تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ اس میں پحد تھہ شدہ
کاغذات موجود تھے۔ نائیگر نے وہ کاغذات کھول کر پڑھنا شروع کر
دیئے۔ کاغذات پر صرف ایک ایک دو دو سطحی تائب شدہ تھیں اور
نیچے ایں کا لفظ لکھا ہوا تھا۔ تحریر صرف عام سی ہدایات پر مبنی تھی۔ کام
ہو گیا ہے کام نہیں ہوا۔ جلدی کام پورا کر دیا اسی قسم کی ہدایات تھیں
یہیں جس انداز میں ان کاغذات کو خفیہ رکھا گیا تھا۔ اس سے اندازہ
ہوتا تھا کہ یہ بے حد اہم ہیں یعنی بظاہر ان میں ایسی کوئی بات نظر نہ
آئی تھی۔ نائیگر نے کاغذ تھہ کر کے انہیں جیب میں رکھا اور واپس اس
کر کے میں آگیا۔ جہاں قادر اور ماچھو سیوں سے بندھے ہوئے تھے وہ
وہ نوں ابھی بھک بے ہوش تھے۔ نائیگر نے آگے بڑھ کر قادر کا منہ اور
ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ جد لھوں بند ہی قادر کے جسم میں
مکت کے تاثرات بخودار ہونے شروع ہو گئے اور نائیگر نے ہاتھ
ہٹانے اور ایک کرسی کھینچ کر وہ قادر کے سامنے بیٹھ گیا۔ اس نے
کوت کی اندر ونی جیب سے ایک تیز دھار خیز بٹال کر ہاتھ میں پکڑا۔
اسی لمحے قادر نے کرلتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ پھر جیسے ہی اس کی
آنکھوں میں شور کی چمک ابھری وہ سامنے بیٹھنے ہوئے نائیگر کو دیکھ کر
بے اختیار ہونک پڑا۔

اپنے پاس لا کر روپے لئے پھر جانی سے بات ہوئی۔ میں نے بیس
الگاٹے دیتے۔ اس نے روزا یکسینٹ کا بندوں است کر دیا۔ میں مجھے
اکاہی معلوم ہے۔ قادر نے ہلپتی ہوئے بچے میں کہا۔

اب شرگرانی کو قتل کرنے کا کس نے کہا ہے تمہیں۔ نائیگر
سلسلہ اکاہت۔ صیختے ہوئے پوچھا۔

ان میں سے ایک نے فون پر بات کی۔ تیس لاکھ میں سو دا ہوا۔
میں ہمال کے پاس گیا تھا۔ وہ بیس لاکھ مانگ رہا تھا۔ میں اسے دس
لاکھ دا پاہا تھا۔ پھر تم آگئے اور میں اٹھ کر داپس آگیا۔ قادر
سلسلہ اب دیا۔ اب وہ کافی حد تک سنبھل چکا تھا۔

ان کا پتہ بتاؤ۔ نائیگر نے کہا۔

جیسے ان کے پتے کا علم نہیں ہے۔ وہ پہلے بھوے کلب میں ملتے
ہے۔ اب ان کا فون آیا تھا اور بیس۔ قادر نے جواب دیتے
کہا۔

ان کے نام کیا تھے۔ نائیگر نے ہونٹ پڑ جاتے ہوئے پوچھا۔
زیر ڈا در جیکب نام بتائے تھے انہوں نے۔ قادر نے جواب دیتے
کہا۔

اک اون ہے۔ اچانک نائیگر نے پوچھا تو قادر بے اختیار
کہا۔

ایس۔ کیا مطلب کون ایس۔ میں تو کسی ایس کو نہیں جانتا۔
اپنے آپ کو سنبھلنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

انٹ کر دہ طبق باقہ روم کی طرف بڑھ گیا۔ جد ٹھوں بعد وہ واپس آیا تو
اس کے ہاتھ میں پانی سے بھرا ہوا جگ تھا۔ اس نے ٹھوں پر پانی ڈالنا
شروع کر دیا۔ جہاں سے خون فوارے کی طرح ابل بھا تھا۔ لیکن
مسلسل پانی پڑنے کی وجہ سے خون نکلنے کی رفتار آہست آہست کم ہوتی
چلی گئی۔ ایک جگ ختم ہو جانے کے بعد وہ دوسرا جگ بھر لایا اور جب
خون رستا پانکل بند ہو گی تو اس نے باقی پانی قادر کے ہمراہ پر پھینک
دیا اور قادر ایک بار پھر جھٹا ہوا ہوش میں آگیا۔

تم۔ تم۔ کیا کر رہے ہو۔۔۔ کیا کر رہے ہو۔۔۔ قادر نے
ٹھکیف کی شدت سے بری طرح ابرہاد مر سپتھے ہوئے کہا۔

بولا کیوں قتل کرایا تھا تم نے انہیں بولو۔ پوری تفصیل بتاؤ
ورنہ ایک ایک عضو کاٹ ڈالوں گا۔۔۔ نائیگر نے غصبنماں لمحے
میں کہا۔

۔۔۔ م۔ مم مجھے رقم دی گئی تھی۔ غیر ملکیوں نے رقم دی تھی۔۔۔ قادر
نے اپنک اپنک کہا۔
کون غیر ملکی تفصیل بتاؤ۔۔۔ نائیگر نے ہونٹ پڑ جاتے ہوئے
کہا۔

وہ دو آدمی تھے۔ ان کا تعلق گریٹ لینڈ سے تھا۔ وہ مجھے کب میں
ملے تھے۔ ان سے دوستی ہو گئی۔ انہوں نے کہا کہ وہ کسی پیشہ در قاتل
سے ملا چاہئے ہیں۔ مجھے لائی نے گھر ریا۔ میں نے ان سے کھل کر بات
کی۔ انہوں نے تینوں انجیزروں کو قتل کرنے کی بات کی۔ میں نے

پہلا یہ بتا رہا تھا کہ معاملات اس سے زیادہ اہم ہیں جتنا دو سمجھ رہا تھا اور
وقتی اس کی غفلت سے یہ اہم ترین کلیو ختم ہو گیا تھا۔ نائیگر نے بے
اختیار ہونت مجھے لئے۔ وہ جلدی خاموشی سے مردہ قادر کو دیکھا رہا
ہے اس نے ایک طویل سانس یا اور کرسی سے اٹھا ہی تھا کہ اس کی
لہریں ماچھوپر پڑیں اور اس کے ذہن میں یقین ایک خیال آیا کہ ماچھو
اہمیت ملازم اسے پر اسرار لگ رہا تھا اس نے ہو سکتا ہے کہ یہ بھی اسی
لینک کا ہی آدمی ہو اور ملازم کے روپ میں ہمارا ہے۔ جتنا پھر وہ
اٹھا کہ ماچھوکی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ایک ہاتھ سے اس کا جبرا مجھ پنا
اور پھر دوسرے ہاتھ کی انگلیاں اس کے منہ میں ڈال کر اس نے اس
کے دانت پھیک کرنے شروع کر دیئے۔ قادر کی موت نے اسے محاط کر
دیا تھا۔ یہیں چینگ کے بعد اسے اٹھیاں ہو گیا کہ کم از کم ماچھو کے
کسی دانت میں کوئی زہریلا کسی پول موجود نہیں ہے۔ جتنا پھر اس نے
اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ سجد لمحوں بعد ماچھو
کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے اور نائیگر
نے ہاتھ ہٹانے اور کری گھسیت کر دے ماچھو کے سامنے بیٹھ گیا۔
توڑی دیر بعد ماچھو کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ اس کے
ساتھ ہی اس کے منہ سے کراہ نکل گئی۔

ادھر گردن گھماڑا اور اپنے باس کی پوزیشن دیکھ لو۔ نائیگر
نے سرد لمحے میں کہا اور ماچھو کی گردن ایک جھٹکے سے سائیڈ پر مڑی اور
ووسرے لمحے اس نے بے اختیار اچھلنے کی کوشش کی یہیں بندھا ہونے

۔ جہارا مطلب ہے دوبارہ خبرِ دنی شروع کر دوں۔ جہاری میز کی
خفیہ دراز میں جو کاغذات پڑے تھے وہ اس وقت میری جیب میں آئیں۔
کچھے۔ آخری وارنگ دے رہا ہوں کہ سب کچھے جمع بہتا دو۔ نائیگر کا
ججہ اہمیتی سردا تھا۔
۔ مم۔ مم۔ میں کچھے نہیں جانتا۔ مجھے نہیں معلوم کہ کون ایں ہے۔
 قادر نے جواب اور اس کے ساتھ ہی اس کے حلن سے ایک
کربنک چیخ نکلی۔ نائیگر نے اہمیتی بیدر دی سے خبر کا وار کر کے اس
کی دوسری ران پر زخم ڈال دیا تھا۔
۔ یو لو ورنہ ایک ایک رنگ کاٹ دوں گا بولو۔ نائیگر نے
اہمیتی غصیلے لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا خبر ایک بار پھر
 قادر کی ران میں صس گیا۔

۔ تم کچھے حاصل نہ کر سکو گے۔ کچھے نہیں۔ کچھے نہیں۔ اچانک
 قادر نے اپنائی کرسی کی پشت سے مارتے ہوئے ذوبتے ہوئے لمحے میں
کہا اور نائیگر اس کے منہ سے نکلنے والے ملیے رنگ کے جھاگ کو دیکھ
کر بے اختیار چونک پڑا۔ قادر کا جسم سجد لمحوں کے لئے تباہ اور ساک
ہو گیا۔ وہ ختم ہو چکا تھا۔ نائیگر سجد لمحوں تک حریت سے قادر کو دیکھ
رہا۔ منہ سے نکلنے والے اس نیلے جھاگ کو دیکھ کر اتنی بات تو وہ
گی تھا کہ قادر نے کوئی زہریلا کسی پول چبا کر خود کشی کر لی ہے۔ میں
اے دراصل اب اپنے آپ پر غصہ آ رہا تھا کہ اس نے اس سارے ق
کو خاص اہمیت کیوں نہیں دی۔ کسی شخص کا اس طرح خود کشی

"میں نانگر ہوں۔ عمران صاحب سے بات کرواؤ۔۔۔۔۔ نانگر نے
لپڑیجھے میں کہا۔
وہ تو ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ دوسری طرف سے سلیمان
لے کہا اور نانگر بے اختیار پونک پڑا۔
کب گئے ہیں۔ نانگر نے ہونٹ جاتے ہوئے کہا۔
ابھی تھوڑی در بھٹے۔ سلیمان نے جواب دیا تو نانگر نے جلدی
سے کریڈل دیا دیا اور اب اس نے ایکسو کے مخصوص نمبر ڈائل کرنے
کروع کر دیئے۔
ایکسو۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایکسو کی مخصوص آواز سنائی
ای۔

"نانگر بول رہا ہوں جتاب میں نے عمران صاحب کے لیٹ پر
فون کیا تھا۔ لیکن سلیمان نے بتایا ہے کہ وہ تھوڑی در بھٹے ملک نے
باہر چلے گئے ہیں۔ میں نے ایک اہم کیس فریں کیا ہے۔ میں اس
سلے میں ان سے بات کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔ نانگر نے اہتمام منور باد
لچھے میں کہا۔
اہم کیس۔۔۔ تفصیل بتاؤ۔۔۔ دوسری طرف سے ایکسو نے اسی
طرح سرد لچھے میں پوچھا تو نانگر نے جانی کے پاس جانے سے لے کر
سلیمان افسیر زکالو فی میں ہونے والے اب تک کے تمام واقعات اور
لٹکٹھو تفصیل سے دوہرا دی۔
"مردان ابھی ملک سے باہر نہیں گیا۔ اس کی فلاں رات کو جانی

کی وجہ سے ظاہر ہے وہ صرف کمسا کر رہا گیا۔
یہ سیے رام۔ مم۔ میرا مطلب ہے قادر صاحب کو کیا ہو گیا
ہے۔۔۔۔۔ ماچھو کے مند سے بے اختیار لکھا اور نانگر لفظ رام سن کر
بے اختیار اچھل پڑا۔
"رام تو اس کا نام رام تھا اور یہ کافر سنائی ہے۔۔۔۔۔ نانگر نے
اہتمامی حریت بھرے لچھے میں کہا۔ اس کے ذہن کے کسی گوشے میں
بھی یہ تصور نہ تھا کہ قادر کافر سنائی بھی ہو سکتا ہے۔
تم کون ہو اور تم نے صاحب کو کیوں مارا ہے۔۔۔۔۔ اچانک
ماچھو کی تیز آواز سنائی دی۔
"ہونہ سے تو تم بھی کافر سنائی ہو۔۔۔۔۔ لچھے بھٹلے ہی تمہارے نام پر ملک
گھورا تھا۔ بہر حال اب تم بتاؤ گے کہ تم اور رام دونوں سہماں کیا کیا
کرتے رہے ہو۔۔۔۔۔ نانگر نے بد لے ہوئے لچھے میں کہا۔
"تم کیا کہہ رہے ہو۔۔۔ ہم تو پاکیشیانی ہیں۔۔۔ ہم تو۔۔۔۔۔ ماچھو نے
تیز لچھے میں کہا لیکن نانگر اٹھا اور ایک طرف رکھے ہوئے میلی فون کی
طرف بڑھ گیا۔ کافرستان کا نام ساختے آنے کے بعد وہ اب فوری طور پر
عمران کو اس سارے واقع سے آگاہ کرنا چاہتا تھا۔ کیونکہ اب اس کے
ذہن کے مطابق صورت حال زیادہ گھبیر ہو چکی تھی۔ اس نے رسید
اثخایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
"سلیمان بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی سلیمان کی
آواز سنائی دی۔

"دو سال ہو گئے ہیں" ماچھونے جواب دیا۔
کہاں کے رہنے والے ہو۔ اپنا چھلاپتے بتاؤ۔ ایک بات کا خیال
رکھا جو پتہ تم بتاؤ گے اس کی میں ہمایاں سے فون کر کے تصدیق کرا
سمایاں ہوں اس نے کوئی غلط پتہ بتانے کی کوشش نہ کرتا۔ نائیگر نے
تھیجے میں کہا۔ لیکن پھر اس سے بھلے کہ ماچھو کوئی جواب دیتا ملی فون
کی صحنی نج اٹھی اور نائیگر کری سے اٹھ کر فون کی طرف بڑھ گیا۔
"میں نائیگر نے رسیور انداز کر محتاط تھیجے میں کہا۔

"نائیگر کیا بات ہے۔ تم نے جیف سے کسی سازش کی بات کی
ہے۔" دوسرا طرف سے عمران کی آواز سنائی دی۔
"میں پاس" نائیگر نے کہا اور ایک بار پھر اس نے ایکسو کو
ہاتا۔ ہوتی تفصیل دوہراؤ۔

"تم اس ملازم کو راتا ہادس لے آؤ۔ میں دیں چین جاؤں گا۔ ہستیاط
لے آتا۔" عمران نے کہا۔

"میں پاس" نائیگر نے کہا اور دوسرا طرف سے رابطہ ختم
ہوتے ہی نائیگر نے ایک طویل سائز لے کر رسیور کھا اور مزکر
ایک بار پھر ماچھو کی طرف بڑھ گیا۔ قریب جا کر اس نے مڑی ہوتی انگلی
کے ہک سے اس کی کٹپی پر ضرب لگائی اور ماچھو کے ہلتے والی
چین سے کرہ گونخ انداز۔ نائیگر کا ہاتھ دوسرا بار بھلی کی سی تیزی سے گھوما
اور اس بار ماچھو کی گردن چین مارنے کے ساتھ ہی ڈھلک گئی۔ نائیگر
نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ دیا تاکہ معلوم کر سکے کہ دو دفعی بے ہوش

ہے۔ میں اسے نریں کر کے جہارے پاس بھجوتا ہوں۔ تم کس نمبر
سے بول رہے ہو۔" دوسرا طرف سے کہا گیا اور نائیگر نے فون پر
درج نمبر دوہراؤ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ نائیگر نے
رسیور کھا اور پھر واپس ماچھو کی طرف مڑ گیا۔
"ہاں تو اب تم بتاؤ گے سب کچھ ورنہ یاد رکھو تمہارا حضرا جھٹا
عمرت ناک ہو گا" نائیگر نے اس کے سامنے کری پر پیش
ہوئے کہا۔

"کیسی تفصیل۔ تم قاتل ہو۔ غلطے ہو۔" اکہ ہو۔ کیا ہو کیوں
تم نے صاحب کو قتل کیا ہے۔" ماچھونے کہا اور پھر اس سے بھلے کہ
اس کا فقرہ مکمل ہو۔ نائیگر کا ہاتھ گھوما اور تھپر کی آواز کے ساتھ ہی ماچھو
کے ہلتے سے بے اختیار چھکنکل گئی۔

"میں کچھ نہیں جانتا۔ میں تو ملازم ہوں۔ ایک عام سالمزم تم
محبے کیوں مار رہے ہو۔" ماچھونے اس بارہ بڑے منت بھرے لجھ میں
کہا۔

"تھیں سب کچھ بتانا پڑے گا۔ سب کچھ مجھے۔ اس سازش کی
پوری تفصیل۔" نائیگر نے غصے سے چھٹے ہوئے کہا۔

"لک کیسی سازش۔ میں تو کسی سازش کے بارے میں کچھ نہیں
جانتا۔" ماچھونے بھی چھٹے ہوئے جواب دیا۔

"تم کب سے ملازم ہو ہمایاں" نائیگر نے ہوت چباتے
ہوئے پوچھا۔

جو یا کافلیٹ اس وقت سکرٹ سروس کے میران سے براہ راست
نلاں رات گئے جانی تھی۔ لیکن جو یا نے ان سب کو اپنے فلیٹ میں
دوپہر کے کھانے کی دعوت دے رکھی تھی سچونکہ وہ سب ایک لعاظ
سے جو یا کی دعوت پر سو تینر لینڈ جا رہے تھے اس نے جو یا کی حیثیت
میران کی طرح تھی۔ میران بھی وہیں موجود تھا۔

”میری بھی میں نہیں آرہا کہ آفرچیف نے ساری ٹیم کو قفرخ پر
بانے کی اجازت کیے دی دے ہے۔ کچھ ساتھیوں کو ہمارا ہناچاہے
تحتاکہ کسی بھی ایر جنسی کی صورت میں وہ فوری طور پر کام کر سکیں“
مندر نے کہا۔

”میرا تو خیال ہے تمہارا چیف اب تم سے خود چھکارا چاہتا ہے۔
مجھے یقین ہے کہ تمہاری عدم موجودگی میں نی پا کیشیا سکرٹ سروس
بھرتی ہو چکی ہو گی۔..... میران نے من بناتے ہوئے کہا۔

ہو چکا ہے یا الیے ہی بہاد کر رہا ہے۔ لیکن سینے پر باقہ رکھتے ہی اسے
معلوم ہو گیا کہ ماچھوا تھی ہے ہوش ہے اور کم از کم ایک گھنٹے تک
خود بخود ہوش میں د آسکے گا تو اس نے اطمینان سے اس کے جسم سے
بند می ہوئی رسیاں کھونا شروع کر دیں۔

68

کیا۔ کیا کہر ہے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ جو میانے بے اختیار آنکھیں نکلتے ہوئے کہا۔

کیوں نہیں، ہو سکتا۔ آج اخبار میں اشتہار آجائے کہ پاکیشیا سیکرت سروس کے لئے بھرتی جاری ہے۔ کل چہاں ایک لاکھ نوجوان پاکھوں میں بڑی بڑی ڈگریاں اٹھائے کمرے نظر آ رہے ہوں گے۔ ہمارے ملک میں نہ نیلگی کی ہے اور نہ بے روزگاروں کی۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

عمران صاحب یہ کوئی عام سادغزرو نہیں ہے کہ اس طرح لوگ بھرتی کرنے جائیں گے۔ چہاں نے سکراتے ہوئے کہا۔

تو کیا پاکیشیا سیکرت سروس والوں کے سینگ ہوتے ہیں۔ عمران نے منہ بنتاتے ہوئے کہا۔

سینگ تو نہیں ہوتے نہیں۔ چہاں نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

سینگ نہیں ہوتے۔ مطلب ہے غائب ہو جاتے ہیں سر سے۔ ادھ خدا یا تیر اشکر ہے تو نے کم از کم مجھے تو سیکرت سروس کا محبر بننے سے بچایا ہے۔ عمران نے بے اختیار اس کی بات کلتے ہوئے کہا۔

کیا کیا مطلب۔ چہاں نے حران ہو کر کہا۔

تم خود ہی تو کہر رہے ہو کہ پاکیشیا سیکرت سروس میں وہی شامل ہو سکتا ہے جس کے سینگ اس کے سر سے غائب ہو جائیں اور ایک ہی جانور ایسا ہے جس کے سر سے سینگ غائب ہونے کا محاورہ مشہور

69

ہے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کہہ بے اختیار قفقزوں سے گونج اٹھا۔

آپ کا مطلب ہے کہ سیکرت سروس گذھوں پر مشتمل ہے۔ صدر نے بنتے ہوئے کہا۔

اور اے میں نے کب کہا ہے۔ تم خود ہی کہہ رہے ہو اور ظاہر ہے تم جھوٹ کیوں بولنے لگے۔ عمران نے کہا اور ایک بار پھر کہہ قفقزوں سے گونج اٹھا۔

جمیں سیکرت سروس کی توہین کی اجازت نہیں دی جاسکتی مجھے۔ اچانک خاموش ہیچھے تنویر نے پھر کر کہا۔

لاحوال ولاقوہ۔ میں نے کب توہین کی ہے۔ میں تو گذھوں کا بازا معترض ہوں۔ بڑی محنتی۔ جفا کش۔ خاموش اور ڈنڈے کھانے والی محظوظ ہوتی ہے۔ بڑے بڑے ڈیم۔ پل عمارتیں سب کچھ ان کی محنت سے ہی وجود میں آتے ہیں۔ جیسیں وہ تاریخی واقعہ تو یاد ہو گا کہ قدیم دور میں ایک بہت بڑا پل بنایا گیا تو اس کا افتتاح اس وقت کے بادشاہ سلامت نے کیا اور کہتے پر لکھا گیا کہ یہ عظیم پل فلاں بادشاہ نے بنایا ہے۔ ایک قلاسز پہاں سے گمرا۔ اس نے یہ کتبہ دیکھا تو اس نے کوئلے سے نیچے لکھ دیا کہ یہ پل دس ہزار گذھوں کی محنت کے نتیجے میں وجود میں آیا ہے۔ عمران کی زبان چل پڑی۔

ویکھو عمران میں اس وقت کسی قسم کی بد مرگی نہیں چاہتی۔ اس نے تم زبان بند رکھو۔ جو میانے بھٹکائے ہوئے لجے میں کہا۔

لے سکتے ہوئے کہا۔
” عمران نائیگر نے کسی بڑی کافر ساتھی سازش کا سارا غلط کیا ہے۔ تم اس سے خوبیات کرو اور اگر کوئی اہم مسئلہ ہے تو پھر تمہیں اس پر کام کر لے گا۔ دوسری طرف سے ایکسوٹنے مرد لجے میں کہا۔
کافر ساتھی سازش۔ ادا۔ کس نمبر پر ہے وہ۔ عمران نے یہ لفظ سمجھا، ہوتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے ایک نمبر بتایا گیا۔
” صحیح ہے۔ میں بات کرتا ہوں۔ عمران نے کہا اور دوسری طرف سے رسیور کھو دیا گیا۔
” اس کا مطلب ہے کہ ہماری تفریخ ختم۔ مجھے یقین ہے کہ یہ عمران کی اپنی سازش، ہوئی۔ تصور نے منہ باتھے ہوئے کہا لیکن عمران نے اس کی بات سنی ان سی کرتے ہوئے کریڈیل دبایا اور پھر ایکسوٹ کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیے۔
” میں۔ دوسری طرف سے آواز سنائی دی اور عمران ہچان گیا کہ جو لئے والا نائیگر ہے۔

” نائیگر کیا بات ہے۔ تم نے چیف سے کسی سازش کی بات کی ہے۔ عمران نے احتیاطی سمجھیدے لجے میں پوچھا اور پھر دوسری طرف سے نائیگر نے جو تفصیل بتایی وہ صرف عمران بلکہ لاڈر کی وجہ سے پوری سیکرٹ سروس نے کی اور ان سب کے ہمراوس پر گہری سمجھیگی کے نتائج پہلیتے چلے گئے۔

” تم اس ملازم کو رانا ہاؤس سے آؤ میں دیں جنک جاؤں گا۔ عمران

” زبان کیسے بند ہو سکتی ہے۔ من تو بند ہو سکتا ہے۔ آنکھیں بند ہو سکتی ہیں۔ کان بند ہو سکتے ہیں لیکن زبان کیسے بند ہو سکتی ہے۔ میری بھی میں تو آج تک بھی بات نہیں آسکی۔ عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا۔

” تمہاری کھوپڑی میں عقل نام کی کوئی چیز ہو تو تمہیں بھی بھی آئے۔ بس ایک زبان ہے۔ دوسری چیز رہتی ہے۔ تصور نے کہا۔
” اچھا تو تم عقل کو چیز مجھے ہو اور اسی لئے مارکیٹ میں اسے تلاش کرتے پھر تے رہتے ہو کہ شاید کسی دکان سے تولہ دو تو لے مل جائے۔ عمران نے ترکی پر ترکی جواب دیتے ہوئے کہا اور کہہ قہقہوں سے گوش اٹھا اور پھر اس سے ہٹلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔
اچانک میلی فون کی گھنٹی نجاح اٹھی اور وہ سب بے اختیار جو نکل پڑے۔
” یاد خر۔ جو بیانے بے اختیار کہا اور پھر باقاعدہ کراکر اس نے رسیور اٹھایا۔

” جو بیان ہوں۔ جو بیانے ڈرتے ڈرتے کہا۔
” ایکسوٹ۔ عمران ہے ہماں۔ دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔

” میں سر۔ جو بیانے ہوئے جاتے ہوئے کہا۔
” اے رسیور دو۔ ایکسوٹ نے کہا اور جو بیانے رسیور ساختہ بیٹھے ہوئے عمران کی طرف بڑھا دیا۔
” نان سب سیکرٹ سروس علی عمران بول رہا ہوں۔ عمران

ہے اور اس پر اخراجات اس قدر آسکتے ہیں کہ اس سے پاکیشیا کو کوئی مطابق حاصل ہونے کی بجائے اتنا بہت بڑے نقصان اور خسارے سے دچاہدہ ہونا پڑے گا اور، شوگران نے بھی اسی روپورٹ کے بعد پاکیشیا کے ہمراہ کام کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اس کے بعد ثاقب کے انجنیئروں کا روڈائیسیلٹ میں ختم ہو جانا بھی اس نے اخبار میں پڑھا تھا۔ لیکن اب نائیگر کی یہ روپورٹ کہ ان انجنیئروں کو باقاعدہ منصوبہ بنندی کے لئے ہلاک کیا گیا ہے اور کوئی شوگرانی ماہر خفیہ طور پر پاکیشیا آیا ہوا ہے اور اب یہ جانی وغیرہ اسے قتل کرنے کے درپے ہیں اور قادر کا اصل نام رام ہے۔ یہ سب کچھ اس قدر حیرت انگیز تھا کہ حقیقتاً اس کا اُن زلزلے کی زد میں آگیا تھا۔ اسے ان سارے واقعات سے پاکیشیا کے خلاف کسی گہری سازش کی بوآری تھی اور وہ سوچ رہا تھا کہ نائیگر کو ایک اتفاق کی وجہ سے اس سازش کا عالم ہو گیا ہے ورنہ تو جو لوگ بھی اس سازش کے پس پر رہا کام کر رہے ہیں وہ ایک لحاظ سے اپنی بھیانک سازش میں کامیاب بھی ہو چکے ہیں۔ راتاہاؤں کے گیٹ میں داخل ہوتے ہی اس نے سامنے پورچ میں کھڑی نائیگر کی کار دیکھ لی اور وہ کھو گیا کہ نائیگر بدایت کے مطابق قاتور کے ملازمات ماقبو کوئے آیا ہے پھر اس نے جیسے ہی کار روکی۔ برآمدے سے نائیگر اتر کر اس کے قریب آگیا۔ اس نے بڑے مودباداً اندراز میں سلام کیا۔

جیسیں اس قادر کا خیال رکھنا چاہئے تھا۔ وہ بے حد اہم ہرہ تھا۔ عمران نے سلام کا جواب دیتے ہوئے قدرے خشنگیں لیتے ہیں کہا۔

نے کہا اور سور کھ دیا۔ یہ تم نائیگر کو سکھا کر آئے تھے۔ تشور نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

جو یا میں راتاہاؤں جا رہا ہوں۔ اگر تو یہ کوئی بڑی سازش ہوئی تو پھر میں تم لوگوں کے ساتھ جا سکوں گا کیونکہ پاکیشیا کی سلامتی اور اس کے مفادات مجھے سب سے زیادہ عینی ہیں۔ لیکن چونکہ تمہارے چیف نے جھیں نہیں روکا۔ اس نے تم سب ساتھی نور پر چلے جانا۔ میں اس سازش کا خاتر کر کے تم سے آملوں گا۔ عمران نے تشور کی بات سنی ان سکی کرتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

تمہارا مطلب ہے یہیں پاکیشیا کا مفاد عینی نہیں ہے کیوں۔

تشور نے کاف کھانے والے لمحے میں کہا۔

تمہاری ڈریاں تمہارے چیف کے ہاتھوں میں ہیں۔ جب کہ میں ان بھجنخنوں سے آزاد ہوں۔ خدا حافظ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار راتاہاؤں کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ نائیگر نے جو کچھ بتایا تھا۔ اس نے واقعی اس کے ذہن میں ایک زلزلہ سا پا کر دیا تھا۔ ثاقب کے بارے میں اخبارات میں وہ پڑھ چکا تھا کہ اس عظیم منصوبے کو ماہرین کی روپورٹ کے مطابق ہمیشہ کے لئے ترک کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ تجزیاتی روپرتوں کے مطابق وہاں سے ملنے والی انتہائی قیمتی معدنیات کی صرف اپر والی ہے سمجھیک ہے۔ باقی سب ناقص

75

"جہارا نام ماچھو ہے اور تم صد بیات کے آفسیر قادر کے ذاتی طازم
..... عمران نے اہتائی سنجیدہ لمحے میں کہا۔
..... ہاں۔ مگر تم کون ہو اور میں کہاں ہوں ماچھو نے اہتائی
حریت بھرے لمحے میں کہا۔
..... قادر کا اصل نام رام تھا اور جہارا اصل نام کیا ہے عمران
نے اس کی بات کا جواب دینے کی وجہ سے اسی طرح سنجیدہ لمحے میں کہا۔
..... میرا نام ماچھو ہے آخر تم لوگ کیا چلتے ہو۔ کون ہو تم
لوگ۔ چلتے تم نے صاحب کو قتل کر دیا اور اب مجھے نجاتے کہاں لے
آئے ہو۔ اس بار ماچھو نے اہتائی سنجیدہ ہونے لمحے میں کہا لیکن
وہ سرے لمحے اس کے حق سے بیکفت تیرخ نہلی۔ عمران کا خیبر والا ہاتھ
کر میں آیا تھا اور ماچھو کا ایک تھنا آدمی سے زیادہ کٹ گیا تھا اور
پڑا بھی اس کی وجہ کی بازگشت ختم ہوئی تھی کہ عمران نے اس کا
وہ سر انھنہا بھی کاٹ دالا اور ماچھو کے حق سے پے در پے کئی جھیں نکل
گئیں۔ عمران کے بھرے پر گھری سنجیدگی طاری تھی۔ اس نے خون
اوہ خیبر ایک طرف پھینکا اور وہ سرے لمحے اس نے چھتے ہوئے ماچھو کی
پیشانی پر مڑی ہوئی انکلی کا ٹپک مارا اور ماچھو کا پورا جسم اس طرح
رنے لگا جیسے اسے لرزے کا بخار ہو گیا ہو۔ اس کی اوواز پھٹ گئی تھی
"بولو کیا نام ہے جہارا۔ اصل نام بتاؤ۔ عمران نے غراتے
اٹے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پیشانی پر دوسرا ضرب لگادی۔
..... بب بب بھولورام۔ بھولورام۔ میرا نام بھولورام ہے۔ سماچھو

74

..... بیاس میرے قصور میں بھی نہ تھا کہ یہ آدمی اتنی بڑی حرکت
کرے گا۔ میں تو اسے عام سامنزم بھجو کر پوچھ گے کہ ربہ تھا۔ نائیگر
نے شرمندہ سے لمحے میں جواب دیا اور عمران اشبات میں سرہلاتا ہوا
آگے بڑھ گیا۔ تھاں پر بعد وہ اس کمرے میں جمع گیا جہاں ماچھو ایک
کرسی پر اڑا ہو اپنے ہوش پیٹھا ہوا تھا۔ عمران اس کے قریب
جا کر رک گیا اور اسے غور سے دیکھا رہا۔
..... میک اپ میں تو نہیں ہے عمران نے کہا۔
..... میں۔ بیاس میں نے بھی چیک کیا ہے۔ یہ میک اپ میں نہیں
ہے۔ نائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
..... او۔ کے اسے ہوش میں لے آؤ۔ عمران نے ایک کرسی
گھسیٹ کر اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا اور نائیگر نے آگے بڑھ کر
دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ پہنچ لگوں بعد جب
ماچھو کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے تو نائیگر بیچے ہٹ
گیا۔

..... جہارے پاس خیبر ہو گا وہ مجھے دے دی۔ آدمی مجھے خاصا جاندا رہ
لگ رہا ہے عمران نے نائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور نائیگر
نے کوت کی اندر ولی طرف بنی ہوئی ایک مخصوص جیب سے خیبر نکال
کر عمران کے ہاتھ میں دے دیا۔ پہنچ لگوں بعد ماچھو نے آنکھیں کھوں
دیں اور اس کے ساتھ ہی اس سکامنہ سے کراہ نکل گئی۔ وہ اہتائی
حریت بھری ٹلوں سے لپٹنے سامنے بیٹھتے ہوئے عمران کو دیکھ رہا تھا۔

77

"لیکی ہانی ہے۔ مم۔ مم مجھے پانی پاؤ میں مر جاؤں نگا۔ پانی پاؤ
ماچھو نے ذوبتے ہوئے بچے میں ہوا۔
بائی لے آؤتا ہیگا۔ عمران نے ساتھ کھڑے نانگ سے کہا

اور لگر تیری سے مذکور کمرے سے باہر نکل گیا۔ بعد لمحوں بعد واپس
اس کے باقاعدے میں پانی سے بھری بوتل موجود تھی۔ اس نے بوتل
اپنے کے منہ سے نگادی اور ماچھو نے غناخت پانی پینتا شروع کر دیا۔
کالی ملدار میں پانی جب اس کے حق سے نیچے اتر گیا تو نانگ نے بوتل
کالی اور باتی پانی اس کے پیہرے پر ڈال دیا۔ ماچھو کا تکلیف کی شدت
کا کام اور ہبھر کافی حد تک بحال ہو گیا تھا۔

"اوپوری تفصیل بتاؤ۔"..... عمران نے خٹک بچے میں ہوا۔

جسے زیادہ تفصیل کا علم نہیں ہے۔ کیونکہ میں چھوٹے درجے کا
اکی اوس۔ بہر حال بچے استاذ علم ہے کہ حکومت کافرستان نے پاکیشیا
کی عدالت حاصل کرنے کے باقاعدہ ایک پلانٹک چیار کی اور
اس پلانٹک کا انچارج کرنی ہوتا ہے۔ مجرم رام محل کو پاکیشیا بھیجا
گیا اور میں اس کے ساتھ آیا۔ لیکن مجرم رام محل کیا کرتا رہا۔ بچھے اس کا

اہمیتی سرد بچے میں ہوا۔

"مم۔ مم۔ مجھے ہلاک مت کرو میں سب کچھ بتاؤ ہوں۔"

کہا کہ ان کی کوششوں کی وجہ سے کافرستان کو بے پناہ فائدہ

کرو کہ تم مجھے قانون کے حوالے کر دو گے۔"..... ماچھو نے لرزہ

ہوا۔ دویے گزشت ایک بستے سے وہ بے حد پریشان تھے۔ میرے

بچھے انہوں نے بتایا تھا کہ انہوں نے اب تک جو کچھ کیا ہے۔ اے

لسان، بچانے کے لئے شوگران سے کوئی باہر ہیاں آیا ہوا ہے۔ بس

76

کے منہ سے جیسے افلاط خود پھسل کر باہر آگئے۔ تکلیف کی شدت
سے اس کا پیہرہ بڑی طرح سخن ہو گیا تھا۔ پیہرہ اور پورا جسم پیسنے میں
شراب پر نظر آ رہا تھا اور اس کی آنکھوں میں دہشت کی پرچھائیاں لرزہ رہی
تھیں۔

" قادر کا پورا نام کیا تھا اور اس کا تعلق کافرستان کی کس بخشی سے
تھا۔"..... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

" اس کا نام رام محل تھا۔ وہ ملڑی اشیلی جنس کی پیشہ 6 بخشی ا
انتہت تھا۔ اصل قادر کو ختم کر دیا گیا تھا۔ اس کی جگہ رام محل نے ک
تھی۔ وہ مجرم تھا۔ میں سارے جنت ہوں۔"..... آخر کار ماچھو بول پڑا۔

" اس بار جو ضرب لگی وہ تمہاری ایک ایک رگ توڑے میں کچھ
اگر تم جس سب کچھ بتاؤ تو میرا دعہ کہ تمہیں قانون کے حوالے
دیا جائے گا اور ہو سکتا ہے کہ قیدیوں کے تبادلے کے سلسلے میں
زندہ سلامت واپس لپٹنے ملک پہنچ جاؤ دوڑ سازش کا سراغ ہم خود
لیں گے لیکن جہاری لاش کو گزر کے کیڑے کھائیں گے۔"..... عمران سا
انتہائی سرد بچے میں ہوا۔

"مم۔ مم۔ مجھے ہلاک مت کرو میں سب کچھ بتاؤ ہوں۔"

کرو کہ تم مجھے قانون کے حوالے کر دو گے۔"..... ماچھو نے لرزہ

ہوا۔ دویے گزشت ایک بستے سے وہ بے حد پریشان تھے۔ میرے

بچھے انہوں نے بتایا تھا کہ انہوں نے اب تک جو کچھ کیا ہے۔ اے

لسان، بچانے کے لئے شوگران سے کوئی باہر ہیاں آیا ہوا ہے۔ بس

نہیں ہوں۔"..... عمران نے اور زیادہ سرد بچے میں ہوا۔

79

"ظاہر ہے ورنے چاندنی کا ہی سلسلہ ہو گا۔" عمران نے سکراتے اور کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہمراے پر موجود اہتمالی گھری کلیدی کی تہہ جسے کھسکتی چلی گئی۔

"ورنے چاندنی کا سلسلہ۔ کیا مطلب۔" بلیک زردوٹے ہاں کر کر پوچھا۔

"اگر تم خاتون ہوتیں تو کم از کم مطلب تو نہ پوچھتیں جیسیں خود ہی معلوم ہوتا کہ سونا اور چاندنی کیا اہمیت رکھتے ہیں۔" عمران لے سکراتے ہوئے کہا اور بلیک زردوٹی بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران نے رسیدور اٹھایا اور تیری سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر لیا۔

"پی۔ اے نو سیکنڈ ٹری خارجہ۔" دوسری طرف سے سر سلطان کے پی۔ اے کی آواز سنائی دی۔

"سیکنڈ ٹری وزارت خارجہ عالی جتاب عمت تاب سر سلطان صاحب امام اقبالہ بارگاہ خاص میں تشریف رکھتے ہیں۔" عمران نے ہرے معصوم سے لجے میں کہا۔

"اوہ عمران صاحب آپ۔" بالکل جتاب وہ تشریف رکھتے ہیں ہنس کر کہا۔

"تو ان کے دربار میں بھی حضرت فتح نجی مدان۔ بندہ نادان کی فریاد پہنچا دو دباری صاحب۔" عمران نے کہا اور پی۔ اے ایک بار پھر

78

اس سے زیادہ تجھے معلوم نہیں ہے۔ ماچھو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"رام محل کلمہاں رابطہ کس سے تھا۔" عمران نے پوچھا۔
زبرد کلب کا جانی اس کا خاص آدمی تھا اور اس کے علاوہ تجھے کے ایک ریکارڈ سپر نیٹ ورک افضل سے اس کی گھری دستی تھی۔ وہ کوئی پر بھی آتا جاتا رہتا تھا۔ ماچھو نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران کری سے اٹھ کھدا ہوا۔

"ٹھیک ہے۔" نائیگر تم جاؤ۔ میں اب یاتی کام کروں گا۔ اُر تھہاری مژرورت پڑی تو میں جیسیں کال کروں گا۔ عمران لے کرے سے باہر آنے کے بعد نائیگر سے کہا اور نائیگر سلام کر کے تیری سے پورچ کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے جوزف اور جوانا کو ماچھو کا خیال رکھنے کی ہدایت دی اور تھوڑی در بحد اس کی کار راتا ہاؤس سے نکل کر وانش منزل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"عمران صاحب اس سازش کا پتہ چلا۔" آپریشن روم میں عمران کے داخل ہوتے ہی بلیک زردوٹے احتراماً اٹھ کر کفرے ہوئے ہوئے کہا۔

"محدثیات کے سلسلے کا کوئی چکر ہے۔" ابھی تفصیلات کا عالم نہیں ہے۔ عمران نے اپنی مخصوص کری بریتھتے ہوئے کہا۔
"محدثیات کے سلسلے میں اوہ کس قسم کی محدثیات۔" بلیک زردوٹے ہو مت بھینجتے ہوئے کہا۔

ان کے لئے تو اسی کافی تھا کہ جوان ہجان لڑکی ہو اور ساری دنیا میں
اس کے دوست ہوں خاص طور پر ایسے ممالک کے دوست جنہیں اماں
لی کاروں کے ملک کہتی ہیں۔ بس بات ثبت عمران نے کہا اور
سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

میں بھی گیا۔ یہ ساری حماری کا رستا نہ ہو گی۔ بہر حال بھابی ہیں
اگلی ایسی اس لئے ان سے کچھ کہنا ہی فضول ہے۔ پھر اب مجھے فون
کہوں کیا ہے۔ میں تو تھا تھا۔ تم شادی کی تاریخ بتاؤ گے۔ سر
سلطان نے کہا۔

شادی کی تاریخ تو مجھے معلوم ہے۔ میں نے تاریخ کے اس
ضھوسی مضمون میں ڈاکٹریٹ کرنے کی کوشش کی تھی یعنی یہن بورڈ
لے اس لئے مجھے ڈاکٹریٹ کی ڈاگری دینے سے انکار کر دیا کہ میں نے
کو تو شادی کی ہی نہیں اور صرف اپنے ذمہ دی کی شادی پر ہی اکتفا کیے
اے ہوں۔ میں نے انہیں بہت سمجھایا کہ شادی کی تاریخ پر زیر رج
کانے کے لئے شادی کرنا ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ شادی کے بعد تو
البرحق کا باب ہی بعد ہو جاتا ہے۔ لیکن اب میں کیا کروں وہ مانے ہی
لہیں عمران نے کہا اور سر سلطان بے اختیار قمپہ مار کر ہنس
پائے۔

میں حمدہ شادی کی بات کر رہا تھا۔ مضمون تاریخ کی بات
لہیں کر رہا تھا سر سلطان نے ہنسنے ہوئے کہا۔

اپ بورڈ سے سفارش کر کے مجھے شادی کی تاریخ پر ڈاکٹریٹ کی

تمپہ مار کر ہنس پڑا۔
بھیخ گئی جتاب پی۔ اے نے ہنسنے ہوئے کہا اور چند لمحوں
بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔
سلطان بول رہا ہوں سر سلطان کے لجے میں ہلکی سی
مسکراہت موجود تھی۔

بیندہ سلطان عالی مقام کے حضور سات سلام پیش کرتا ہے۔
عمران نے کہا اور دوسری طرف سے سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے
تو بات ملے ہو گئی۔ اس لئے لئے خوش لگ رہے ہو سر
سلطان نے ہنسنے ہوئے کہا۔

سر اخدا خوش تو میں خوش، لیکن جتاب وہ بات تو ثبت ہو گئی
اس لئے تو میں آپ کی خدمت میں سات سلام پیش کر رہا ہوں۔
عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔
ثبت ہو گئی۔ کیا مطلب۔ بھابی تو میرے فون پر بے حد خوش نظر
رہی تھیں۔ ان کا بیچہ بتا رہا تھا کہ وہ تمہیں دو ہما بنانے کے لئے انتہائی
بے چین ہو رہی ہیں سر سلطان کے لجے میں حریت تھی۔

ہر ماں اپنے لاٹے بیٹیے کے سر بر سر اسجانے کے لئے بے چین
ہوتی ہے تاکہ بعد میں بے چارہ لاڈلا بیٹیا ماں اور بیوی کے دوپاؤں کے
در میان ساری عرض پتارہ جائے یعنی کسی نے اماں بی کو بتاؤ یا ہے کہ
وہ محترمہ قلمی دوستی کی خوبیں ہیں اور ساری دنیا میں ان کے دوست
موجود ہیں۔ اب اماں بی کو کون سمجھائے کہ قلمی دوستی کیا ہوتی ہے۔

لے کہا۔

کیا۔ کیا کہ رہے ہو پاکیشیا کے خلاف گھری سازشیں اور وہ کامیاب بھی ہو چکی ہیں کیا مطلب۔ سرسلطان نے بڑی طرح ہدایت ہوئے کہا۔

سہماں کوئی پرا جیکٹ ہے جسے ثاقب پرا جیکٹ کہا جاتا ہے۔ معدنیات کے سلسلے کا پرا جیکٹ ہے۔ اپ کو اس بارے میں کچھ علم ہے۔ عمران نے بھی سخن دیجئے میں کہا۔
ثاقب پرا جیکٹ سہماں کیوں نہیں۔ لیکن اس پرا جیکٹ کو تو ختم کر دیا گیا ہے۔ سرسلطان نے جواب دیا۔
”کیوں ختم کیا گیا ہے۔“..... عمران نے پوچھا۔

”کیوں ختم کیا گیا ہے۔“..... ظاہر ہے۔ کسی فنِ وجہ سے ہی ختم کیا گیا ہو گا لیکن یہ کیوں پوچھ رہے ہو۔ سرسلطان نے حریت بھرے ہجے میں کہا اور عمران ناٹکگی کی انکوائری سے لے کر ماچھو سے اپنی اہل والی لکھنکو کے خاص خاص ٹھنڈتے بنا دیئے۔

”اوہ اوری بینے اگر واقعی ایسا ہے تو پھر قیضا یا پاکیشیا کے خلاف کسی گھری اور بھیانک سازش کی نشاندہی ہے۔ ایسی سازش جو کامیاب بھی ہو چکی ہے۔ لیکن اب تم کیا چاہتے ہو۔ اس سلسلے میں کیا کرنا چاہتے۔“..... سرسلطان نے اہمی ترین بھرے ہجے میں کہا۔

”مجھے وہ روپوت فوری طور پر چاہتے۔ جس کی بنیاد پر یہ پرا جیکٹ

ختم کیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس پرا جیکٹ کے بارے میں

ڈگری لے دیں میں اپنی شادی کی تاریخ آپ کو بتاؤں گا۔..... عمران نے کہا اور سرسلطان ایک بار پھر بھس پڑے۔
”مجھے کہتا ہے۔ جمیں پستول کی نال پر دہماں جانا چاہئے گا۔“..... تم اس طرح تو پروں پر پافی ہی نہ پڑنے دو گے۔ سرسلطان نے کہا اور عمران بے اختیار بھس دیا۔

”یعنی شادی بالخبر پھر تو میں دنیا کے تمام دہلوں میں سب سے مظلوم بن جاؤں گا اور ورنہ ریکارڈ میں مرا نام اہمی مظلوم دہماکے زمرے میں لکھا جائے گا۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
”کیوں۔ مظلوم کیوں۔“..... سرسلطان نے حریت بھرے ہجے میں کہا۔

”ایک ہی تو دن ہوتا ہے۔ جب مرد خوشی خوشی دہما بنتا ہے۔ اس کے بعد تو یہے چارے کے نصیب میں خوشی نام کی کوئی چیز ہی باقی نہیں رہ جاتی۔ اپ شادی بالخبر کر کے مجھے اس دن کی خوشی سے بھی محروم کرنا چاہتے ہیں۔“..... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور سرسلطان ایک بار پھر بے اختیار قہقہہ مار کر بھس پڑے۔
”میں نے بے حد ضروری کام کرنے ہیں اس نے اگر تم فون کرنے کا مقصد بتا د تو جویں مہربانی ہو گی۔“..... سرسلطان نے ہستے ہوئے کہا۔

”سہماں پاکیشیا کے خلاف اہمی گھری سازشیں کامیاب ہو چکی ہیں اور آپ ضروری کام نہ نہانے میں لگے ہوئے ہیں۔“..... اچانک عمران

اللصیات حاصل کرنی ہیں۔..... عمران نے کہا۔
”لیں سر میں ابھی کام شروع کر دیا ہوں۔..... دوسری طرف سے
لالان نے اسی طرح مودبادہ لجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران
نے بغیر کچھ کے رسید رکھ دیا۔ ابھی اسے رسید رکھ چند ہی لمحے
گردے، بوسنے کے کیلی فون کی گھنٹی جع انجی اور عمران نے ہاتھ بڑھا
کر رسید اٹھایا۔

”ایکشو۔..... عمران نے خصوص لجے میں کہا۔

”جو لیا بول رہی ہوں سر۔..... دوسری طرف سے جو لیا کی آواز
سنائی دی اور عمران بے اختیار پونک پڑا۔
”لیں۔..... عمران کا لہجہ سرد تھا۔

”جاح عمران کے ساتھی نائگر نے کسی سازش کا سراغ لگایا ہے
اور عمران اس سلسلے میں مصروف ہو گیا ہے۔ پوری ٹیم کا آج تفریخ
کے لئے سو نمبر لینڈرو انگی کا پروگرام تھا۔ لیکن عمران کے جانے کے بعد
اہم سب نے یہ قیصہ کیا ہے کہ جب تک اس سازش کے سلسلے میں
کام مکمل نہیں ہو جاتا، ہم تفریخ کے لئے نہیں جائیں گے۔ اس نے
ہتھ بہم نے اپنی رو انگی خوش کر دی ہے اور ہم آپ کے احکامات کے
منظراں میں۔..... جو لیا نے کہا اور عمران کے بوس پر بے اختیار
سکراہست پھیل گئی۔

”ابھی اس سازش کے ابتدائی خدمت خال سامنے آئے ہیں۔..... عمران
میری ہدایت پر اس پر کام شروع کر چکا ہے۔ اس کے باوجود اگر تم

تمام تفصیلات بھی چاہئیں۔ اس کے علاوہ آپ سفارت خانہ شوگران
سے رابطہ کر کے ان سے معلوم کریں کہ وہ شوگرانی ماہر ہے یہ لوگ
قتل کرنا پڑتے تھے۔ کون ہے۔ کس کی ایسا پر اسے بھیجا گیا ہے۔ اس
کی حیثیت کیا ہے اور وہ اس وقت کہاں موجود ہے۔..... عمران نے
تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں یہ سب معلومات فوراً حاصل کر کے تھیں
بھجوتا ہوں۔..... سر سلطان نے کہا اور عمران نے خدا حافظ کہہ کر
رسید رکھ دیا۔

”یہ تواحقی اہمی خوفناک سازش ہے۔..... بلکی زمرہ نے کہا
اور عمران نے اشتباہ میں سرہلایا اور ایک بار پھر رسید اٹھا کر اس نے
ٹیکری سے نبرڈاں کرنے شروع کر دیے۔

”ناژران پسینگ۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے
کافرستان میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے فارن الجنت ناژران کی آواز
سنائی دی۔

”ایکشو۔..... عمران نے خصوص لجے میں کہا۔
”میں سر۔..... ناژران کا لہجہ یقین اہمی مودبادہ ہو گیا۔
”کافرستان کی ملڑی اشیلی جس میں ایک پیشہ بھنسی ہے۔
جس میں کوئی کر نل سہوترا کام کرتا ہے۔ اس بھنسی نے پاکیشیا کے
خلاف خپیہ طور پر کام کیا ہے اور یہ کام پاکیشیا کے اہم محلی پر اجیکٹ
ٹھاکب کے سلسلے میں کیا گیا ہے۔ تم نے اس بارے میں فوری طور پر

87

ہات کو ظاہر کر رہی تھی کہ اسے جو لیا اور دوسرا ساتھیوں کے اس فیصلے پر دلی خوشی، ہوئی ہے۔

اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کے انثار کے بعد میلی فون کی گھنٹی نج اٹھی اور عمران نے ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔ اس کی عادت تھی کہ جب وہ دافش منزل میں موجود ہوتا تھا تو وہ تمام کالیں خود سنتا تھا اور بلیک زیر و کو بھی چونکہ اس بات کا علم تھا اس نے عمران کی موجودگی میں وہ رسیور کی طرف اس وقت ٹک باتھ بڑھاتا تھا جب تک کہ عمران اسے اس کے متعلق واضح طور پر اشارہ نہ کرتا۔ ایکسو۔ عمران نے رسیور اٹھاتے ہی کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ عمران موجود ہے۔ بہاں" دوسری طرف سے سلطان کی آواز سنائی دی۔

بنفس نفسی موجود ہے جتاب حکم فرمائیے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے اپنی اصل آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

..... عمران بینیے جہادی اس سازش والی پورت نے حکومت کو ہلاکر رکھ دیا ہے۔ میں نے تمہارے فون کے بعد صدر مملکت سے خصوصی لائی پر بات کی ہے اور انہیں ساری تفصیلات بتائی ہیں۔ انہوں نے فوری طور پر سیکرٹری وزارت معنوں کو حکم دیا ہے کہ وہ ٹاکاب پراجیک کے سلسلے میں ساری تفصیلات کی فائل فرواؤ بھجے ٹک بہنچا دیں اور ساتھ ہی انہوں نے سیکرٹری کو یہ بھی ہدایت کر دی ہے کہ جتاب انکسویاں کے نمائندے اگر ان سے رابطہ کریں تو انہیں اس

86

تفزع کے لئے جانا چاہتے ہو تو میری طرف سے اجازت ہے۔ عمران نے خصوصی لمحے میں کہا۔

آپ کی ہبہ بانی ہے جب تکن ہمارے خصیر ہمیں اس بات کی اجازت نہیں دے رہے کہ ہم کسی سازش کے سامنے آنے کے باوجود تفزع کے لئے روانہ ہو جائیں پا کیشیا کا مفاد ہمیں اپنی جانوں سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ جو لیے جذباتی لمحے میں کہا۔

یہ جہادی اپنی مرضی پر مختصر ہے۔ بہر حال مجھے جہارے اس جذبے نے مبتذل کیا ہے۔ عمران نے کہا۔

مشکریہ جتاب ہم نے بہر حال سارا پروگرام منشو شکر دیا ہے۔ میں نے سچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں۔ جو لیے کہا۔

"اوہ کے۔ عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کھو دیا۔

آپ کے نائیگر نے بڑے غلط وقت پر سازش کا سارا غنگیا ہے۔ بلیک زیر دنے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا تو خیال تھا کہ میں نائیگر۔ جو زف اور جوانا کے ساتھ مل کر اس سازش کا خاتمہ کر دوں گا۔ تکن چاہر ہے۔ جو لیا اور دوسرا ساتھیوں کا جذبہ جب الٹنی انہیں ایسے موقع پر کیے تفزع کی اجازت دے سکتا تھا۔ مجھے یقین تھا کہ جو لیا اور دوسرا ساتھی ایسے موقع پر یہی فیصلہ کریں گے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیر دنے اخبارات میں سر ہلا دیا۔ عمران کے چہرے پر موجود صرف اس

سلیمان بول رہا ہوں رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف
سلیمان کی آواز سنائی دی۔
عمران بول رہا ہوں۔ ابھی سر سلطان کی طرف سے کوئی آدمی
کہ دے جائے گا۔ اسے فوراً اداش منزل ہے پنچارہ تا۔ عمران نے
لے لیا۔

بی صاحب دوسری طرف سے سلیمان نے مودباد لجھے
لیا جواب دیا اور عمران نے ایک بار پھر کریڈل دیا اور تبرڈائل
کے شروع کر دیئے۔

بیا سپینگ - رابطہ قائم ہوتے ہی جو یا کی آواز سنائی دی۔
ایمیٹو۔ عمران نے مخصوص لجھے میں جواب دیا۔

صفدر اور کیپن شکل کو ہو عمل شیرین بھجوادو۔ وہاں ایک
کراں ماہر صد نیات مسٹر لوچنگ کرہ نہر آنھ پوچھی منزل پر قیام
ہیں۔ ان دونوں نے ان کی حفاظت کی غرض سے نگرانی کرنی ہے۔
عمران نے مخصوص لجھے میں کہا۔

میں سر دوسری طرف سے جو یا نے جواب دیا اور عمران
لے لیے کچھ کہے رسیور کہ دیا۔

گیان کی جان کو خوری خطرہ لاحق ہے۔ سبلیک زیر دنے کہا۔
ہاں۔ اس رام لعل کا کوئی آدمی یقیناً شوگرانی سفارت خانے میں
کہا۔ جس کی وجہ سے اس لوچنگ کی آمد کا علم ہوا ہو گا اور اب

سلسلے میں ان سے پورا پورا تعاون کرنا ہو گا۔ صدر صاحب نے ذاتی
طور پر بھی جاہب ایکسو سے درخواست کی ہے کہ اگر ثاقب پر اجیکٹ
واقعی کسی سازش کا نشانہ بنتا ہے تو اس سازش کو جلد سے جلد ناکام بنا
دیا جانے کیونکہ ثاقب پر اجیکٹ پر پاکیشیا کے معاشی مستقبل کا
انحصار تھا جو اس کے ختم ہو جانے پر مایوسی کا شکار ہو چکا ہے۔ فاکل
میرے پاس بہنچی ہے۔ میں وہ تمہارے فیٹ پر بھجوارتا ہوں۔ تم
سلیمان کو فون کرو۔ جہاں تک اس شوگرانی ماہر کا تعلق ہے اس
کے بارے میں تفصیلات حاصل کر لی گئی ہے۔ اس شوگرانی ماہر کا نام
لوچنگ ہے اور وہ حکومت شوگران کی طرف سے ثاقب پر اجیکٹ پر
کچھ عرصہ کام بھی کرتے رہے ہیں۔ اسی دوران وہ شدید بیمار ہو گئے تھے
اس نے انہیں واپس شوگران بلوایا گیا تھا۔ پھر ثاقب پر اجیکٹ ختم
کر دیا گیا۔ جتاب لوچنگ اب صحت یاب ہوئے ہیں تو انہیں اس
پر اجیکٹ کے بارے میں تفصیلات کا علم ہوا ہے۔ وہ اپنے طور پر
پاکیشیا تھے جس کا اس سلسلے میں اپنی پوری تسلی کر سکیں۔ وہ اس
وقت ہو عمل شیرین میں نہبہ رے ہوئے ہیں۔ کرہ نہر آنھ پوچھی منزل
تم اگر چاہو تو ان سے مل لو۔ شوگران کے محترم سفیر صاحب کے
حوالے سے سر سلطان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
ٹھنک ہے۔ آپ وہ فائل فوراً بھجوادیں۔ خدا حافظ عمران
نے سنبھال لجھے میں کہا اور کریڈل دبا کر اس نے تبرڈائل کرنے شروع
کر دیئے۔

سر سلطان نے بھی سفارت خانے سے معلومات حاصل کی ہیں۔ اس
لئے ہو ستا ہے کہ وہی آدمی اس بارے میں ہوشیار ہو کر یہاں موجود
کسی دوسرے کافرستانی امکنث کو اس کی اطلاع کر دے۔ میں دراصل
اس فائل کے تفصیلی مطالعہ کے بعد لوچنگ سے ملتا چاہتا ہوں تاکہ
اس سے بات چیت کا کوئی فائدہ بھی ہو سکے۔ تب تک اس کی نگرانی
ضروری ہے..... عمران نے کہا اور بلیک زر دنے اخبارات میں سرہا
دیا۔

ایک ہرے سے کمرے کے درمیان جویں بیضوی میز کے گرد اس
الف صرف دو افراد یعنی ہوئے تھے۔ دونوں کے جسموں پر فوجی
اوہلام تھی۔ یہاں کاندھوں پر کوئی شار و غیرہ نہ تھا۔ دونوں نوجوان
اور ان کے پھردوں پر سختی کے تاثرات نمایاں تھے۔ ان میں سے
ایک کے بال گہرے سرخ رنگ کے تھے جبکہ دوسرے کے آدھے سے
ایسا ہال سطید تھے۔ وہ دونوں خاموش یعنی ہونے تھے۔ ان دونوں
کے سامنے سرخ رنگ کے کور والی ایک فائل رکھی ہوئی تھی۔ جس پر
ایک سکرت کے الفاظ نمایاں طور پر لکھے ہوئے تھے۔ چند لمحوں بعد
ایک کے ایک کونے میں موجود بند دروازہ کھلا اور ایک اور حیر عمر
پشت اندر داخل ہوئی۔ یہ کافرستان کے صدر تھے۔ ان کے اندر
کھل لئے تھے اسی میز کے گرد یعنی ہوئے دونوں فوجی ایک جھٹکے سے اٹھ
لے، ہو گئے اور پھر صدر کے قریب ہمچنے پر ان دونوں نے فوجی

بھی ہاں اب صرف دو آدمی وپاں کام کر رہے ہیں۔ میجر رام لحل اور سارہست بھولو رام۔ میجر رام لحل پاکیشیا کے علکے معدنیات میں ایک بڑا افسر ہے۔ اس کا نام وہاں قادر ہے۔ جب سارہست بھولو رام اس کا ذاتی ملازم بتا ہوا ہے۔ اس کا نام باچھو ہے۔ لیکن اب وہاں ان کے رہنے کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہے۔ کیونکہ ان کی وجہاں بے حد طور اور اس کے اور دلیے بھی اس سارے مشن کی کامیابی کا کریمیٹ میجر رام لحل کو حاصل ہے۔ عملی طور پر تمام کام انہوں نے کیا ہے۔ کرغل ۹۶۳ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

پاکیشیا کی کسی بعجنی اور خاص طور پر پاکیشیا سیکرت سروس کو
اس کا علم تو نہیں ہوا۔ صدر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد
اجمال۔

کیے۔ تفصیل بتائیں۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

مرثاک پر اجیکٹ کے ابتدائی سروئے کے بعد اس کا تفصیلی
راہے کیا جا رہا تھا۔ اس سروے میں شوگر انی ماہر بن بھی پاکیشیا کے
اہم کے ساتھ شامل تھے۔ پاکیشیا کی طرف سے تین افزاد اس
راہے سے متعلق تھے۔ تینوں ماہر بن کو میجر دام لحل کے ذریعے
کی قیمت کے عوض خریدیا گیا۔ میں نے خود خفیہ طور پر ان سے

انداز میں سلیوٹ کیا۔
بیٹھ جائیں صدر نے احتیاٰ باوقار لجے میں کہا اور خود بھی
میر کی ایک سائیڈ پر موجود اونچی نشست کی کرسی پر بیٹھ گئے۔ دونوں
اقراؤ خاموشی سے اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔
کرمل سہوترا آپ روپورٹ دین صدر نے سرخ بالوں
والے سے مخاطب ہو کر کہا۔
لیں سر کرمل سہوترانے احتیاٰ مود باند لجے میں کہا ادا
لبے سامنے رکھی ہوئی فاعل کھول کر اس نے ایک کاغذ کھلا اور اسے
پڑھنا شروع کر دیا۔ وہ آہستہ آہستہ اسے پڑھ رہا تھا۔ صدر اور دوسروں
فوجی خاموش بیٹھے سن رہے تھے۔ جب تک کرمل سہوترانے پورا کا
نہیں پڑھ دیا۔ کسی نے کوئی سوال نہ کیا تھا۔
اللہ سپیشل ۶ جنسی نے اپنا کام اتنا

نہیں پڑھ دیا۔ کسی نے لوٹی سوال دیا تھا۔
آپ کی رپورٹ کے مطابق سپیشل اجنسی نے اپنا کام اتنا
کامیابی سے کامل کر دیا ہے اور آپ کی اجنسی کی حدود یہ مشن مکمل

بے صدر نے کہا۔
”یہ سر شفاقت پر اجیکٹ حکومت پا مکیشیا نے مکمل طور پر ختم کر دیا ہے۔ حکومت شوگران نے بھی اس روپورٹ سے اتفاق کیا ہے اس طرح سپیشل ویجنی نے اپنا مشن مکمل کر دیا ہے۔“ سہوتراں
بے صدر نے بڑے کہا۔

١٥

ٹھاٹ پر اجیکٹ تو ان کے لئے اہم تھا۔ صدر نے چڑھ لئے
لاماؤش رہنے کے بعد کہا۔

”نہیں سراس کی توقع ہمیں بھی تھی۔ اس نے سپیشل ۶ جنسی نے
اس ہلہو پر بھی پوری پوری نظر رکھی تھی۔ یہ رپورٹ شوگران کی اعلیٰ
تحقیقاتی کمیٹی کے سامنے پیش ہوئی۔ مگر سپیشل ۶ جنسی نے اس تین
وکی کمیٹی کو اس بات پر مجبور کر دیا کہ وہ اسے درست قرار دے دیں۔
اس کے علاوہ یہ رپورٹ دیسٹرین کار من اور ایکریکیا بھی تحقیقات کے
لئے بھروسی گئی۔ سہیاں بھی سپیشل ۶ جنسی نے خصوصی کارروائی کی اور
دونوں جگہوں سے رپورٹ درست قرار دے کر واپس بھجوادی گئی اور
ہر دیے بھی اس رپورٹ کو اس طرح تیار کیا گیا تھا کہ مدد نیات کا
ہے سے بڑا مہر بھی اس کو درست قرار دینے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اس
لئے اب حکومت پاکیشیا کی اس بارے میں مزید سچ ہی ختم ہو گئی
ہے۔ ایک لحاظ سے انہوں نے اس پر اجیکٹ کو ہمیشہ کے لئے دفن کر
لیا ہے۔ کرنل سہوت رانے کہا۔

”اوے کے واقعی سپیشل ۶ جنسی کا مشن مکمل ہو چکا ہے۔ اب اپنے
اوی بھی واپس ملکوں میں اور ساتھ ہی پورا سیٹ اپ بھی ختم کر دیں۔
بھگ گئے ہیں تاں آپ۔ صدر نے کہا۔
”میں سر۔۔۔ کرنل سہوت رانے ہو اب دیتے ہوئے کہا۔
”کرنل رامخور اب آپ رپورٹ دیں۔۔۔ صدر نے اب دوسرے
اوی سے مخاطب ہو کر کہا۔

ملاقات کی تھی اور یہ ملے پایا تھا کہ وہ تھی رپورٹ کو اس ساتھی اندرا
میں مرتبا کریں گے کہ جس سے حکومت پاکیشیا اس پر اجیکٹ کو فرم
کرنے کا یقینی فیصلہ کر لے۔ اس کے ساتھ ساتھ شوگران کی طرف
سے آنے والے دو ماہرین کے خلاف۔ میر رام محل نے ایسا بلیک
میٹنگ شاف حاصل کر دیا کہ وہ دونوں بھی اس رپورٹ کو ہماری
مرضی کے مطابق تیار کرنے پر مجبور ہو گئے۔ رپورٹ تیار ہونے کے
بعد جب حکومت شوگران اور حکومت پاکیشیا نے اس رپورٹ سے
مطابق نامہ اجیکٹ کو غیر فائدہ مند قرار دے کر ختم کر دیا اور اس
کا باقاعدہ نوٹیفیکیشن بھی ہو گیا تو میر رام محل نے دوسری طرف
کاپور روائی کی۔ تینوں پاکیشیائی ماہرین کو ایک روڈ ایکسپریس میں
پکار دیا گیا۔ اس ایکسپریس کی باقاعدہ سرکاری طور پر تحقیقات
ہلاک کر دیا گیا۔ اس ایکسپریس کے فانی بند کر دی گئی۔ اس کے
ہوئی اور آخر کار سے حدائق قرار دے کر فانی بند کر دی گئی۔ اس کے
بعد میر رام محل نے شوگران میں موجود ان دو ماہرین کو اس طرح
خوٹ کر دیا کہ تحقیقاتی رپورٹ سرکاری طور پر یہ آئی کہ = ”دونوں
ایک عورت کی خاطر بھکڑ پڑے اور دونوں نے ایک دوسرے کو ٹھہر
کر دیا۔ اس طرح یہ فانی بھی بند کر دی گئی اور اس کے ساتھ سا
اس رپورٹ میں تجدیلی کرنے والے تمام ماہرین کا خاتمہ ہو گی۔
سپیشل ۶ جنسی کا مشن مکمل ہو گیا۔۔۔ کرنل سہوت رانے تھے
بنتے ہوئے کہا۔
”گذیں کیا حکومت پاکیشیا نے اس رپورٹ پر ہی اتفاق کر دیا۔

97

اپوں نے ہی بنائی ہے۔ وہاں صاف ہونے کے بعد یور نیم کی مقدار
بے حد کم ہو جائے گی۔ جسے مخصوص ڈیوب میں بند کر کے قریب ملک
آوان میں سمجھ کر دیا جائے گا اور پھر آوان سے اسے کافرستان لایا
جائے گا۔ کرنل راخمو نے جواب دیا۔

ٹھیک ہے۔ ڈاکٹر گیانی سنگھنے ہی حکومت کو شاہاب پر اجیکٹ
کا ہائی جیک کرنے کا منصوبہ پیش کیا تھا اور یہ انہی کا ہی منصوبہ ہے
اس پر سپیشل ٹینسی اور آپ کی بلیک ٹینسی نے کام کیا ہے یعنی
اس سارے منصوبے کی خواہت کرنے کی اقدامات کیے گئے ہیں۔
صدر نے کہا اور کرنل راخمو نے تفصیل بتانی شروع کر دی۔

گلزاری گلزاری۔ آپ حضرات نے جو کچھ کیا ہے۔ یہ کافرستان کے
لئے بہت بڑا کارنامہ ہے اور اس کی تکمیل کے بعد اس کے لئے کام
کرنے والے سب اہم افراد کو اعزازات دیتے جائیں گے۔ جاگیریں دی
جائیں گی۔ آپ لوگ جس پلان کو مکمل کر رہے ہیں یہ کافرستان کے
دفاع اور ترقی کرنے کی اہمیت اہم ہے۔ موجودہ دور میں اہمیت اعلیٰ قسم
کی یور نیم تقریباً تایاب ہے اور اس کے بغیر شہی اسٹنی میدان میں پیش
رفت ہو سکتی ہے اور نہ ملک کو ترقی دی جاسکتی ہے۔ کافرستان کو
پاکیشیا کی نسبت اہمیت دیج ملک ہے۔ یعنی بد قسمی سے پورے
کافرستان میں کہیں بھی اعلیٰ قسم کی یور نیم کے وقار نہیں مل سکے۔
جب کہ پاکیشیا کے شاہاب علاقے میں اہمیت اعلیٰ قسم کی یور نیم کا بہت
بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ اگر یہ ذخیرہ پاکیشیا کو مل جاتا تو پھر پاکیشیا کا دفاع

96

میں سر۔ اس آدمی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
فائل کھولی اور اس میں موجود ایک کاغذ کا قال کر اس نے پڑھنا شروع کر
دیا۔ صدر اور کرنل سوترا دنوں خاموش بیٹھے اس کی رپورٹ سننے

رہے۔ آپ کی رپورٹ بتا رہی ہے کہ آپ نے شاہاب پر اجیکٹ کے
قریب ایک چھٹی می بستی بنالی ہے اور اب وہاں سے شاہاب پر اجیکٹ
کی معدنیاتی سطح تک سرنگ بنا لی جا رہی ہے۔ صدر نے حریت
بھرے لے چکے میں کہا۔

میں سراس سرنگ پر کام شروع ہو چکا ہے سہونک سرنگ خپی
خور پر بنالی جا رہی ہے۔ اس نے تمام کام اہمیتی احتیاط سے کیا جا رہا
ہے۔ سرنگ ایک بفتے کے اندر مکمل ہو جائے گی اور اس کے مکمل
ہوتے ہی شاہاب پر اجیکٹ سے غیر صاف شدہ یور نیم تکلنے کا کام شروع
کر دیا جائے گا۔ کرنل راخمو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

گلزاری اس غیر صاف شدہ یور نیم کو کافرستان ہبچانے کے
لئے بندوبست کیا گیا ہے۔ صدر نے کہا۔
جہاب یہ غیر صاف شدہ یور نیم وہاں سے گورنے والے عام
زر کوں کے ذریعے قریبی شہر کھانو ہبچا دی جائے گی۔ جہاں اسے صاف
کرنے کے لئے ایک زر زمین مخصوص ساتھی لیبارٹری جیار کر لی گی
ہے۔ وہاں خپی طور پر مشینزی بھی بنتی چکی ہے اور معروف معدنیاتی
ساتھی اسی ڈاکٹر گیانی سنگھ بھی وہاں بنتی چکے ہیں۔ = لیبارٹری بھی

عمران داشت مزيل میں اپنی مخصوص کری پر یعنی مسلمانے رکھی، ہوئی
لہجہ فائل کے مطالعہ میں گزشتہ دعمنوں سے معروف تھا اور پھر اس
نے آخری کافذ بھی پڑھ کر فائل میں واپس رکھ دیا اور اس کے ساتھ ہی
اس نے ایک طیل سانس لیا۔ یعنی اس کے ساتھ ہی اس کے پھرے
پر تذبذب اور پریشانی کے مطبلے تاثرات نہدار ہو گئے۔
”کافی محنت کرنی پڑی ہے آپ کو چائے بنالاؤ۔“ بلیک
زیر و نے کہا۔

”ہاں“ عمران نے حضر سما جواب دیا اور بلیک زیر و کری
سے انٹھ کر کپن کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے کری کی نشست سے سرٹکا
کر آنکھیں بند کر لیں۔ اس کی پیشانی پر عمنوں کا حال ساچھیل گیا تھا۔
”چائے یہ چائے“ بلیک زیر و کی آواز سنائی دی اور عمران نے
آنکھیں سخول دیں۔

ناقاابل تغیر ہو جائے گا اور اس کی ترقی بے مثال ہو جائے گی۔ اس لئے
یہ قیصہ کیا گیا تھا کہ اس ذخیرے کو نہ صرف پاکیشیا کے ہاتھ نہیں لگتا
چاہئے۔ بلکہ اس سے مفاہ کافرستان کو اخانتا چاہئے۔ پیشہ ۶ بجتی اور
بلیک ۶ بجتی کا قیام اسی نے عمل میں لایا گیا تھا اور مجھے خوشی ہے کہ
آپ دونوں نے اس پر اس خوبی سے کام کیا ہے کہ اب یہ دولت یقیناً
کافرستان کے ہاتھ آجائے گی اور کافرستان اس سے پورا پورا فائدہ
اخانتے گا۔ ہمیں صرف خطرہ پاکیشیا سیکرت سروس سے تھا۔ یعنی اتنا
کچھ ہو جانے کے باوجود ابھی تک پاکیشیا سیکرت سروس کو اگر اس کا
علم نہیں ہو سکا تو مجھے یقین ہے کہ آئندہ بھی نہ ہو سکے گا اور یہی ہماری
بہت بڑی کامیابی ہے صدر نے مرت بھرے لئے میں کہا اور
کری سے انٹھ کھوئے ہوئے۔ یہ اس بات کا اشارہ تھا کہ یہ خفیہ
سینکڑ بخواست ہو گئی ہے۔ کرتل سہوترا اور کرتل رانخور بھی انٹھ
کھوئے ہوئے اور دونوں نے صدر کو فوجی سلیٹ کئے۔ صدر نے سلام
کا ہواب دیا اور مڑ کر اسی دروازے کی طرف بڑھ گئے جس دروازے
سے وہ آئے تھے۔

101

"موت۔ یہ سب کچھ کیا ہے۔" بلیک زردنے حریت بھرے لجے
میں کہا۔

"شاہاب پراجیکٹ جس علاطے میں ہے۔ اس علاطے سے طوفان
سرحدیں آرائیں اور ہماروں ساتھ کی ہیں۔ دنوں ہمارے بارہ اسلامی
حمالک ہیں۔ کافر ساتھیوں کوئی کارروائی کی صورت بھی نہیں کر
سکتا اور ویسے بھی۔ جب شاہاب پراجیکٹ سے ملنے والے یور نیم کی کوائی
اہمیتی ناقص ہے تو کافر ساتھ اس سے کیا فائدہ امتحان کرتا ہے۔" عمران
نے کہا۔

"وہ ناہر مدد نیات لوچنگ صاحب کو آف کوئی بات تو اس پرورث
میں ایسی محسوس ہوئی ہو گی جس کی وجہ سے وہ سماں آئے ہوں گے۔"
بلیک زردنے کہا اور عمران پونک چلا۔

"اے ہاں میں تو انہیں بھول ہی گیا تھا۔ واقعی اب ان سے ملا
ہے حد ضروری ہو گیا ہے۔" عمران کرسی سے اٹھ کردا ہوا اور
قوری در بعد اس کی کاروانش منزل سے نکل کر تیری سے ہوٹل
شیرمن کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ہوٹل شیرمن چک کر عمران نے
ہوٹل کی دیکھ و عریف پارکنگ میں کار روکی اور پھر میں پارکنگ کی
طرف چل چلا۔

"مران صاحب آپ۔" اچانک برآمدے سے کیپشن ٹھکل کی
اوائی سنا تی دی اور عمران تیری سے مرا۔ کیپشن ٹھکل اس کی طرف بڑھا
چلا اور ہاتھا۔

100

"کیا بات ہے۔" آپ فائل پڑھ کر پریشان ہو گئے ہیں۔ کیا
کوئی خاص اطمینان ہے۔" بلیک زردنے قدرے پریشان سے لجے
میں کہا۔

"اس فائل کے پڑھنے سے محالات بے حد ہو گئے ہیں۔ اگر ماچھو
سے میری ذاتی طور پر ملاقات نہ ہوتی تو شاید میں اس قدر نہ لختا۔ فائل
کے مطابق شاہاب پراجیکٹ واقعی بے فائدہ پراجیکٹ ہے۔ اس کی
رپورٹ اہمیتی ماہر انداز میں حیاد کی گئی ہے اور شوگران حکومت
کے اعلیٰ ترین مدد نیاتی ماہر نے کمی کیمی نے بھی اس پر تفصیلی
خوب کر کے اپنی رپورٹ دی ہے اور اس رپورٹ میں اسے غیر منافع
بخش پراجیکٹ قرار دیا گیا ہے۔ اس کے بعد ایکریمیا اور نیشن کار من
کے اہمیتی مشہور مدد نیاتی ماہر نے بھی اس رپورٹ کا سامنے تجزیہ
کیا ہے۔ وہ بھی اس شیخ پر جنہیں کہ شاہاب پراجیکٹ غیر منافع بخش
ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ حکومت پاکیشیا نے ایکریمیا کے ایک ایسے
سیٹلائز سے بھی رپورٹ غریبی ہے جو پوری دنیا میں مدد نیات کا
مزروع کرتا ہے۔ یہ سرودے اہمیتی اعلیٰ ترین میناناوبی کی مدد سے کیا
جاتا ہے۔ اس کی بھی یہی رپورٹ ہے کہ سماں موجود یور نیم کی کوائی
اہمیتی ناقص ہے۔ اس طرح یہ رپورٹ حقی ہو جاتی ہے۔
..... عمران نے ساتھ ساتھ چانے کے گھونٹ لیتے ہوئے کہا اور بلیک
زرد کے چہرے پر بھی پریشانی کے تاثرات نمودار ہو گئے۔
..... پھر یہ رام لحل اور ماچھو کی کارروائی۔ ماہر نے کی پلاٹنگ کے ساتھ

103

"ہاں - تم سازھے تین گھنٹے تو ہو گئے ہیں۔ - ہمیں ہبھاں آئے
اے۔" کیپن ٹھلیل نے جواب دیا اور عمران نے اشبات میں
سر بنا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں لفٹ کے ذریعے جو تھی منزل پر بیٹھ
گئے۔ کیپن ٹھلیل نے توہنیر کمرے کے بند دروازے پر مخصوص انداز
میں دسک دی تو دروازہ کھل گیا۔

"اوہ عمران صاحب آپ۔" دروازے پر موجود صدر نے
ایک طرف بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں تم اچھی حفاظت کر رہے ہو کہ کمرے میں بند ہو کر آرام کر
رہے ہو۔" عمران نے اندر داخل ہو کر سکراتے ہوئے کہا۔

"آرام تو یہ شوگرانی ماہر صاحب کر رہے ہیں۔ گذشت تین ٹھنڈوں
سے اس طرح سونے ہوئے ہیں جیسے گذشتہ کئی صدیوں سے جلدگے
کے بعد انہیں ہبھلی پار سونے کا موقع ملا ہو۔" صدر نے سکراتے
اٹے کہا۔

"میرا خیال ہے۔ ان صاحب کو اپنے ملک میں اس قدر آرام دہ بستر
بھلے نہ ملا ہو گا۔ بہر حال میں جا کر انہیں جگاتا ہوں۔" عمران نے
سکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا چیف نے اس کی اجازت دی ہے۔" صدر نے
ہونک کر پوچھا۔

"بھائی ہزار بار کہا ہے کہ وہ تمہارا چیف ہے۔ میرا نہیں ہے۔
اپنے چونکہ تم اس کی حفاظت پر مامور ہو۔ اس لئے اگر تم چاہو تو میری

102

"مجھے تو بتایا گیا ہے کہ تم اور صدر کسی ماہر کی حفاظت کر رہے
ہو۔ لیکن تم تو ہبھاں برآمدے میں موجود ہو۔" عمران نے
سکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو آپ کو چیف نے مجھجا ہے۔ صدر ہبھاں نگرانی کر رہا ہے۔
میں اکتا کر ابھی چند منٹ ہبھلے ہی ہبھاں آیا تھا۔ ہم نے ساتھ والا کمرہ
لے لیا ہے۔ وہ ماہر صاحب اطہیناں سے ہے۔" کیپن
ٹھلیل نے سکراتے ہوئے جواب دیا۔

"سورہے ہیں۔ اس وقت یہ کوئی سونے کا وقت ہے۔" عمران
نے ہونک کر کہا۔

"حریت تو ہمیں بھی ہوئی ہے۔ لیکن ظاہر ہے سوائے حریت کے
اور ہم کر بھی کیا سکتے ہیں۔ وہ ہمارے ہبھاں آنے سے ہبھلے سورہے تھے
اور اب تک سورہے ہیں۔" کیپن ٹھلیل نے عمران کے ساتھ میں
گیٹ کی طرف بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تم نے کیے چیک کیا۔" عمران نے قدرے تشویش بھرے
لچھ میں کہا۔

"ہم نے در میانی روشنداں سے چیک کیا ہے۔" کیپن ٹھلیل
نے جواب دیا۔

"اوہ مجھے تو چیف نے بتایا ہے کہ اس نے کافی ہبھلے ہمیں ہبھاں
بھیجا تھا۔" عمران نے ہال میں داخل ہو کر لفت کی طرف بیٹھتے
ہوئے کہا۔

اُلیٰ بہلو کے بل بستر پر سو رہا تھا۔ پیر دن سے لے کر گردن تک اس
لے کمل اور اہر رکھا تھا۔

اوہ اوہ دیری بیٹھی تو مر چکا ہے..... عمران نے قریب جاتے ہی

مر چکا ہے..... صدر نے اور کیپشن شکل دنوں ہی پونک
ہے۔ عمران نے کمل ہٹایا اور اس ادھیز عمر شوگرانی کو سیدھا کیا تو
اس کے سینے پر گولی کا نشان موجود تھا اور بستر پر خون جم گیا تھا۔ کسی
لے اسے گولی ماری اور پھر بستر لانا کہ اس پر کمل ڈال دیا تھا جو نک
ال کا ہڑہ دیوار کی طرف تھا۔ اس نے صدر اور کیپشن شکل کو اس پر
ٹکڑا پڑا۔

اے مرے ہوئے چار گھنٹوں سے زیادہ وقت گور چکا ہے۔
مران نے کہا اور صدر اور کیپشن شکل دنوں نے اشبات میں سرہلا
لپھا۔ کیونکہ پھرے کی حالت دیکھ کر ہی عمران کی بات کی تصدیق ہو
چالی تھی۔

تم اس کے سامان کی تلاشی لو۔ میں اس کی جیسیں جیک کرتا
اں۔..... عمران نے کہا اور خود لاش پر جھک گیا۔ شوگرانی ماہر
بالکل سوت سیست بستر پر اتھا اس نے عمران نے اس کی جیسیں جیک
کرنا شروع کر دیں۔ لیکن شاید ان جیسوں کی جھٹلے ہی تلاشی کی جا چکی تھی
اس نے اسے جیسوں سے کچھ بھی نہ مل سکا۔ حتیٰ کہ رقم دغیرہ بھی
جیسوں میں موجود تھی۔

جاء تلاشی لے سکتے ہو اور اگر جیسیں مزید خطرہ ہو تو دنوں باختہ بھی
تمہارے پاس امامت رکھو سکتا ہوں کہ کہیں میں اس کا گلائے گھونٹ
دوں..... عمران نے جواب دیا اور صدر اور کیپشن شکل بے
اختیار نہیں دیئے۔

اب آپ کی کون کون سی چیز امامت رکھی جائے آپ تو باتیں کر
کر کے بھی اس کا خاتمه بالغیر کر سکتے ہیں۔..... صدر نے کہا اور اس
بار عمران بھی بے اختیار نہیں دیا۔
اس دوران کوئی فون کوئی آدمی آیا ہو۔ یا کوئی مشکوک آدمی نظر
آیا ہو۔..... اچانک عمران نے سخیہ لمحے میں کہا۔

نہیں۔ نہ کوئی فون کاں آئی ہے۔ نہ کوئی آدمی آیا ہے اور نہ ہی
ہمیں کوئی مشکوک آدمی نظر آیا ہے۔..... صدر نے بھی سخیہ لمحے
میں جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران سرطاتا ہوا اپس مڑ گیا۔
”تم دنوں بھی میرے ساتھ آ سکتے ہو۔..... عمران نے کہا اور
دروازہ کھول کر پاہر آگیا۔ صدر اور کیپشن شکل بھی اس کے سچے
کرے سے باہر آگئے۔ عمران نے آٹھ غنبر کرے کے بند دروازے پر
دھک دی، لیکن جب اندر سے کوئی جواب نہ آیا تو اس نے اس بار زور
سے دٹک دی، لیکن جب لوچنگ اس کے باوجود بھی نہ اٹھا تو عمران
نے دروازے کا ٹنڈل گھما کر اسے دبایا تو بے اختیار جو نک پڑا۔ دروازہ
لاک نہ تھا وہ کھلتا چلا گیا اور عمران کے پھرے پر ایک بار پھر تشویش
کے آثار نہ ہوا رہ گئے۔ وہ اندر داخل ہوا۔ ایک ادھیز عمر شوگرانی

میر اخیال ہے۔ نائیگر اس زو ناکب کے سسٹم کو جانتا ہو گا۔
اُس سے بات ہوئی چلے ہے۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ
اس نے ریست و اج کے دنہ بہن کو حفظ کر ہے یوں کو مخصوص
تیری پر ایڈ حصت کیا اور پھر وہ بہن کو مزید حفظ کیا۔ ڈائل پر ایک
تیری سے جلنے بخشنے کا چہہ جد گوں بعد جب نقطہ سلسلہ جلنے کا
امران نے گھری کو منہ سے لگایا۔
امیر اصل عمران کا نگ اور۔۔۔ عمران نے کہا۔
میں سرنا نائیگر انڈنگ یو اور۔۔۔ دوسری طرف سے نائیگر کی
او۔۔۔ کے اب تم دونوں اس کی حفاظت سے تو فارغ ہو گئے۔ اس
لئے اب چلتا چاہتے۔۔۔ عمران نے پریونی دروازے کی طرف مت
ہوئے کہا۔
اور ایڈ ختم کیا۔

او۔۔۔ اب جلیں بہاں سے۔۔۔ عمران نے دروازے کی طرف
لئے کہا اور چہہ جوں بعد وہ اس کمرے سے باہر آگئے۔ عمران
وہ لذل دبا کر دروازہ بند کر دیا۔
تم دونوں اپنے اپنے فلیش جا سکتے ہو سچیف کو فون پر پورث
کیا۔۔۔ عمران نے باہر آگر صدر اور کپیشن ٹھیکل سے کہا اور
تیر قدم اٹھا لفت کی طرف بڑھ گیا۔ وجہ کی اس پراسرار
اٹھنے والی اسے ہلاکر کر دیا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ واقعی کوئی
”لین کیا۔۔۔ ایکس سے کچھ معلوم ہو سکے گا۔۔۔ صدر نے

الماری تو خالی ہے عمران صاحب۔ کوئی سامان نہیں ہے۔۔۔
صدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سرہاد دیا۔
۰۰۰ اس کا مطلب ہے قاتل اپنے ساتھ بکچ لے گیا ہے۔۔۔ عمران
نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار
چونک پڑا۔ اس نے ایک کری کے ساتھ ایک کارڈ پڑا ہوا دیکھا۔۔۔
تیری سے اس کارڈ کی طرف لپکا اور اس نے کارڈ زو ناکب کا تھا۔
اس کے طبق سے ایک طویل سانس نکل گیا۔ کارڈ زو ناکب کا تھا۔
اس میں ہونے والے حفیہ جوئے خانے کے لئے خصوصی طور پر
استعمال کیا جاتا تھا۔ اس پریلی ایکس کے الفاظ پاٹھ سے درج تھے۔
او۔۔۔ کے اب تم دونوں اس کی حفاظت سے تو فارغ ہو گئے۔ اس
لئے اب چلتا چاہتے۔۔۔ عمران نے پریونی دروازے کی طرف مت
ہوئے کہا۔

یہ کارڈ کیسا ہے عمران صاحب۔۔۔ صدر نے کہا اور عمران
نے جیب سے کارڈ نکال کر صدر کے ہاتھ میں دے دیا۔
زو ناکب۔۔۔ ایکس۔۔۔ اس کا کیا مطلب۔۔۔ زو ناکب تو زیر زمین
دنیا کا ایسا بدنام کلب ہے۔۔۔ صدر نے بڑھاتے ہوئے کہا۔
یہ کارڈ یقیناً قاتل کی جیب سے نکلا ہے۔۔۔ اس نے جب اچانک
جیب سے ریوالور نکالا ہو گا تو یہ کارڈ بھی ساتھ ہی نکل آیا ہو گا۔۔۔ بہر حال
اس کی مدد سے ہم اس قاتل کلب بخٹکتے ہیں۔۔۔ عمران نے کہا۔
”لین کیا۔۔۔ ایکس سے کچھ معلوم ہو سکے گا۔۔۔ صدر نے

اوٹ پجاتے ہوئے کہا۔
ہاں..... عمران نے تھر سا ہواب دیتے ہوئے کہا۔
اپ ہمیں ٹھرس میں ابھی معلوم کر کے آتا ہوں کہ یہ کاڈ کے
ایشو کیا گیا ہے اور وہ آدمی اب کہاں ہے..... نائگر نے کہا۔
کیا میں ساتھ چلوں..... عمران نے کہا۔

اس کی ضرورت نہیں جتاب میں لپٹے خاص ذرائع سے معلومات
حاصل کروں گا۔ مجھے زیادہ در نہیں لگے گی۔..... نائگر نے کہا اور
عمران کے اشیاء میں سرطانے پر وہ کارسے نیچے اڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا
کلب کے کپاونڈ گیٹ میں داخل ہوا کہ اس کی نظر وہ ادھر ہو گیا
ہر اس کی واپسی تک بیان صاف کرنے بھروسہ ہوئی۔

میں نے معلوم کریا ہے جتاب۔ یہ کارڈ زر زمین دنیا کے معروف
پیشہ در قاتل راسکو کا ہے اور راسکو اس وقت اپنی خاص عورت بڑھانی
کے پاس ہو گا۔ اس کی عادت ہے کہ وہ واردات کرنے کے بعد بڑھانی
کے پاس جاتا ہے اور دو تین روز تک وہیں رہتا ہے۔..... نائگر نے
سائیڈ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

یہ بڑھانی کس پھول پر رہتی ہے۔..... عمران نے بھلی بار
مسکراتے ہوئے کہا۔

اس کا اصل نام تو روزی ہے۔ کلب ڈانسر ہے۔ یہ زر زمین
ایسا میں بڑھانی کے نام سے مشہور ہے۔ راسکو کی خاص عورت ہے۔
ایسے یہ رہتی بھی روز پلازا میں ہے۔..... نائگر نے مسکراتے ہوئے

اہمی گہری سازش ہو رہی ہے۔ یہی سازش کا کوئی سرچہ ابھی تک
مجھ میں نہ آ رہا تھا اور یہی بات اس کے لئے سب سے زیادہ لمحن کا
باعث بنی ہوئی تھی۔ تھوڑی در بعد اس کی کارڈ زو تاکلب کے گیٹ کے
سامنے پہنچ کر رُک گئی۔ اسی لمحے ایک طرف سے نائگر تیز تیز قدم اٹھاتا
کارڈی طرف آتا کھافی دیا۔

سیٹ پر بیٹھ جاؤ۔..... عمران نے کہا اور نائگر دروازہ کھول کر
سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔
یہ کارڈ یکھو۔..... عمران نے جیب سے وہی کارڈ تکال کر نائگر
کی طرف پڑھاتے ہوئے کہا۔ جو اس نے لوہنگ کے کرے سے اٹھایا
تھا۔
یہ تو خفیہ گیم روم کا فصوصی کا رہے۔..... نائگر نے عمران
ہو کر کہا۔

یہ۔ اس کیا ہے۔..... عمران نے کہا۔
اس کا مطلب ہے جتاب کہ کارڈ ہولڈر جس قدر قلم چاہئے گی
روم کے گاؤنٹر سے حاصل کر سکتا ہے۔ دیے ہی ایس کارڈ احتال
فصوصی افراد کو ہی جاری کیا جاتا ہے۔ مگر یہ کارڈ اپ کے پاس کئے
بھی گیا ہے۔..... نائگر نے حریت بھرے مجھے میں کہا اور عمران سے
محصر طور پر اسے شرگرانی مابہر لوہنگ کے قتل اور اس کے کرے سے
ملنے والے اس کارڈ کے بارے میں بتا دیا۔
تواب آپ اس قاتل نکل پہنچا چاہتے ہیں۔..... نائگر نے

111

لئے گیا سب کہ عمران وہیں رک کر ادھر ادھر کا جائزہ لینے میں مصروف
رہا۔

لئے جتاب میں نے معلوم کرایا ہے۔ تیری منزل ایک سو دو
نمبر فلیٹ ہے روڈی کا اور راسکو بھی وہیں موجود ہے۔ ابھی ایک گھنٹہ
ہٹلے آیا ہے۔۔۔۔۔ نائیگر نے کہا اور عمران نے اخبارات میں سر طا دیا۔
پلازہ میں لفت نصب نہ تھی اس لئے وہ سیو چین پڑھتے ہے۔ تیری
منزل پر ہٹچے۔ کہہ نمبر ایک سو دو راہداری کے آخر میں تھا۔ دروازہ بند
تھا۔ عمران نے آگے ہٹھ کر دروازے پر آہستہ سے دستک دی۔

کون ہے۔۔۔۔۔ اندر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لمحہ پھاڑ
کھانے والا تھا۔

”شیر، ہوں جتاب۔۔۔۔۔ عمران نے کے سے بیجے میں جواب
دیتے ہوئے کہا اور ساقہ ہی اس نے نائیگر کو تنکھے سے مخصوص اشارہ
کر دیا۔

”شیر۔ کون شیر۔ دفعہ ہو جاؤ۔۔۔۔۔ اندر سے وہی آواز سنائی دی۔
”مس روزی کو پولیس ہیڈ کو اڑھ میں طلب کیا گیا ہے جتاب کوئی
بڑے افسر صاحب مٹا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔ اس
نے جان بوجھ کر پولیس ہیڈ کو اڑھ کا نام لیا تھا اور اس کا خیال درست
ثابت ہوا پولیس کا نام سن کر دروازہ ایک جھکٹے سے کھلا اور دروازے
پر ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی کھڑا تھا۔

”نائیگر تم۔۔۔۔۔ اچانک اس آدمی نے حریت بھرے بیجے میں

110

کہا۔

”اوہ روز یعنی گلاب والہ تو یہ گلاب کے پھول کی بڑھائی ہوئی۔۔۔۔۔ اب
یہ بتا دو کہ یہ روز پلازا کس گارڈن میں ہے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور
نائیگر بے اختیار بھس پڑا۔

۔۔۔۔۔ اب اسے واقعی اتفاق ہی کہا جا سکتا ہے کہ روز پلازا گارڈن کا لوٹی
میں واقع ہے۔۔۔۔۔ نائیگر نے ہستے ہوئے کہا اور عمران بھس پڑا۔
”تمہارے پاس کار ہے یا موڑ سائیکل۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔
”موڑ سائیکل ہے۔۔۔۔۔ نائیگر نے جواب دیا۔

۔۔۔۔۔ او۔۔۔۔۔ کے پھر میرے ساقہ چلو۔۔۔۔۔ واپسی پر تمہیں سبھیں ذرا پر
دوس گا۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور کار آگے ہڑھادی۔۔۔۔۔ پھر تقریباً چالسیں
منٹ کی مسلسل ڈرائیورنگ کے بعد وہ مضافات میں واقع گارڈن
کا لوٹی میں پہنچ گئے اور تھوڑی درجود کار ایک حار میزہ بہائی پلازا کے
سامنے پہنچ کر رک گئی۔۔۔۔۔ پلازا کی نشاندہی نائیگر نے کی تھی۔۔۔۔۔ کار سائیل
میں روک کر وہ دونوں بیچے اترے اور تیرتیز قدم اٹھاتے پلازا کے میں
گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔۔ کافی لوگ آجاء ہے تھے لیکن عمران نے دیکھا
کہ ان سب کا تعلق متوسط طبقے سے تھا۔
”تمہیں اس کے فلیٹ کا نمبر معلوم ہے۔۔۔۔۔ عمران نے نائیگر
سے مخاطب ہو کر کہا۔

”جی نہیں یہیں میں معلوم کریتا ہوں۔۔۔۔۔ نائیگر نے جواب دیا
اور پھر وہ تیرتیز قدم اٹھاتا ایک طرف کھرے چوکیدار نما آدمی کے پار

113

ہوئی روزی بھی مجھنی ہوئی انھ کھوی ہوئی۔ لیکن نائیگر نے جیب سے
ریو اور نال کراس کارس کا رخ اس کی طرف کر دیا تھا۔ راسکو دیوار سے نکلا
کرتیزی سے واپس عمران کی طرف اچھلا لیکن دوسرے لمحے ہری طرح
جھٹا ہوا اچھل کر میز سے نکلا یا اور پھر نیچے گراہی تھا کہ عمران کی لات
مشینی انداز میں حرکت میں آئی اور تیسری ضرب پر راسکو کے ہاتھ پر
ڈھیلے پڑتے چلے گئے۔

” یہ۔ یہ۔ تم۔ کیا۔ کیا۔ کون، ہو تم۔ یہ۔ یہ۔ روزی نے
اہمی خوفزدہ سے لجھے میں کہا۔ اس کے ہمراہ بارگنگ ہدی کی طرح
زد پڑ گیا تھا۔

” دیوار کی طرف منہ کر لو ورنہ گولی مار دوں گا۔ نائیگر نے
عڑاتے ہوئے کہا اور پھر روزی کسی مشینی کھلونے کی طرح تیزی سے
مزی ہی تھی کہ نائیگر نے ایک قدم آگے بڑھاتے ہوئے ریو اور کو
نال سے پکڑا اور ابھی روزی پوری طرح گھوی بھی د تھی کہ نائیگر نے
ریو اور کا دستہ اس کے سر پر مار دیا۔ روزی ہری طرح مجھنی ہوئی اچھل
کر دیوار سے نکلی اور پھر نیچے گر پڑی۔ اسی لمحے نائیگر نے لات اس کی
کنپی پر تھا دی اور روزی کا جسم بھی ایک لمحے کے لئے ہوپ کر ساکت
ہو گیا۔

” تم ری تلاش کر کے انہیں باندھو میں اس دوران اس فلیٹ کی
تلاشی لے لوں۔ شاید وہ سامان ہمیں موجود ہو۔ عمران نے کہا
اور قدم بڑھاتا ہوا اندر ولی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن دو کروں کے

112

عمران کے ساتھ نکلے نائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
” راسکو اہم معاملہ ہے۔ اندر چلو۔ نائیگر نے سنبھال لجھے میں
کہا اور راسکو ہونٹ چھاتا ہوا ایک طرف ہٹ گیا۔ عمران اور نائیگر
اندر داخل ہو گئے۔ ایک طرف کرسی پر ایک نوجوان عورت بیٹھی
ہوئی تھی۔ میز پر شراب کی بوتل اور جام بھی موجود تھے۔
” بات کیا ہے نائیگر تمہاں اور یہ آدمی۔ نیجر لو میں کیا چکر ہے؟
راسکو نے دروازہ بند کرتے ہوئے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔
” تم نے ہوش شیرین میں شوگرانی ماہر معدیات لوہگاں کو قتل
کیا ہے۔ تم وہاں سے اس کا سامان لے آئے ہو۔ وہ سامان کہاں ہے؟

” عمران نے سنبھال لجھے میں کہا۔
” کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ سب غلط ہے۔ تم ہو کون اور مہماں
کیوں آئے ہو۔ میں نے نائیگر کی وجہ سے تمہیں اندر آئنے دیا ہے۔
راسکو نے گلزارے ہوئے لجھے میں کہا۔
” راسکو تم مجھے اچھی طرح جلتے ہو اور میری وجہ سے ہی تم سے
صرف زبانی پوچھا جا رہا ہے۔ مہتری اسی میں ہے کہ تم سب کچھ سمجھتا دو
نائیگر نے کہا۔

” کیا۔ کیا مجھے دھمکیاں دے رہے ہو۔ راسکو کو۔ راسکو نے
یوں ٹکٹکت پھرے ہوئے لجھے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا باقاعدہ جیب کی
طرف بڑھاہی تھا کہ عمران کا بازو گھوم گیا اور دوسرے لمحے بھاری وجود
کا راسکو جھٹا ہوا اچھل کر سانسید کی دیوار سے جا نکلا یا۔ کرسی پر بیٹھی

خدمات حاصل کی ہیں۔ اس نے اگر تم ان کے متعلق تفصیل بتا دو تو میں خاموشی سے واپس چلا جاؤں گا۔ درجنہ دوسری صورت میں تمہارے جسم کا ایک ایک عضو علیحدہ کیا جا سکتا ہے۔ بولو۔ کیا چاہئے ہو۔ عمران نے احتیاطی سمجھیدے مجھے میں لکھا۔

”تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے مسٹر۔ میرا کسی قتل سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ نائیگر نے صرف تم سے بھاری معادلاتیت کی عرض سے تمہیں میرا نام بتایا ہے۔ اصل میں روزی کے سلسلے میں نائیگر اور میری رقبہ پل رہی ہے۔ اس نے اس نے یہ حکمت کی ہے۔“ راسکونے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”اوے کے جہاری مرضی میں نے تو کوشش کی تھی کہ تم زندہ بخیاڑا۔“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندر ورنی جیب سے ایک تیز دھار خبر نکلا اور پھر اس سے پہنچ کر راسکو کچھ کہتا۔ عمران نے غالباً ہاتھ اس کے منہ پر دکھ دیا۔ اس کا خبر والا ہاتھ تیزی سے حکمت میں آیا اور راسکو کا دیاں تھنا آدمی سے زیادہ کٹ گیا۔ عمران نے اس کامنہ ایک ہاتھ سے اس طرح دبایا ہوا تھا کہ اسی تجھ بھی نہ سکتا تھا۔ دیاں تھنا لکھتے ہی عمران کا ہاتھ ایک بار پھر گھوما اور دوسری تھنا بھی کٹ گیا۔ عمران نے بڑے اطمینان سے خون آلوو پھر کو راسکو کے بیاس سے صاف کیا اور پھر اس کے منہ سے ہاتھ ہٹایا راسکو کے ہاتھ سے بھی انک اندماز میں جمع ہٹکی اور پھر وہ مسلسل سر پر ٹھنکے۔ عمران بڑے اطمینان سے ہٹھا سے دیکھا رہا۔ اس نے خبر جیب

اس فلیٹ کی مکمل تلاشی کے باوجود اسے اپنے مطلب کی کوئی چیز نہ مل سکی تو وہ واپس اسی سینگ روم میں آگیا۔ جہاں اس راسکو اور روزی کو بے ہوش کیا گیا تھا۔ روزی اور راسکو دونوں کو نائیگر اس دوران کر سیوں پر بھاکر راسکوں سے جکڑ چکا تھا۔

”اس راسکو کو ہوش میں لے آؤ۔“..... عمران نے کہا اور نائیگر نے آگے بڑھ کر راسکو کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چود گھومن بھوجب راسکو کے جسم میں حکمت کے تاثرات نہودار ہوئے تو وہ بیچھے ہٹ گیا۔ عمران ایک کرسی گھسیت کر راسکو کے سامنے بیچھے گی تھا۔ تھوڑی در بعد راسکو کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور اس کے منہ سے بے اختیار کراہی نکل گئی۔

”یہ یہ۔ کیا ہے۔ یہ تم نے مجھے کیوں باندھ دیا ہے۔ کون ہو تم“ راسکو نے چود لئے خاموش رہنے کے بعد حریت بھرے مجھے میں کہا۔

”سنور اسکو میرا تعلق حکومت و بجنیس سے ہے اور لوچنگ شوگرانی تھا۔ اس نے حکومت اس کے قتل کی حقیقت کر رہی ہے۔“..... جہارا زوناکب والا مخصوص کارڈ ڈیس کرے میں گر گیا تھا۔ میں نے نائیگر کی خدمات بھاری معادلات پر حاصل کیں تاکہ اس کارڈ کی مدد سے قاتل کا پتہ چلایا جاسکے اور اس طرح ہمہاں جہارے پاس ہٹکنے لگئے ہیں۔“ کوئی تم نے ایک غیر ملکی کو قتل کیا ہے لیکن یہ بھاری و بجنیس کا سند نہیں ہے۔ ہمیں صرف اس آدمی یا تنظیم کا سراغ لگانا ہے۔ جس نے جہاری

کے ہمراۓ پر تھپڑا رے اور جب راسکو چھ کر ہوش میں آیا تو نائیگرنے پانی کا بگرا ہوا گلاس جو اس نے تھپڑا رنے سے پھٹے ہی ایک کری پر رکھ دیا تھا اُنھا کر راسکو کے منہ سے لگا رہا اور راسکو نے ایک ہی سانس میں پورا گلاس حلق سے نیچے آتا رہا۔ یا۔ نائیگرنے گلاس ہٹایا اور پھر بچھے ہٹ کر کھرا ہوا گیا راسکو کا تکلیف کی شدت سے بگرا ہوا پھرہ پانی پھینے کی وجہ سے کافی حد تک بحال ہوا گیا تھا۔

” یہ ہمہارے لئے آخری چانس ہے۔ اس بار اگر تم نے زبان نہ کھولی تو پھر عمران کا بچہ اہتمامی سرد تھا۔

” مجھے یہ کام غُرگان سفارت خانے کے سینئر سینکڑری چانگ نے دیا تھا۔ میں پھٹے بھی ان کے لئے کام کرتا رہا ہوں اور اس غیر ملکی کے کرے میں موجود سامان بھی میں نے ان کی رہائش گاہ پر پہنچا دیا ہے۔ راسکو نے کہا تو عمران نے ہوت بھینٹ لئے۔

” کیا تم سفارت خانے کے اندر سامان دینے گئے تھے۔ ” عمران نے پوچھا۔

” نہیں اس نے ماڈل ناؤن کی کوئی نمبر بارہ اے بلاک لے رکھی ہے۔ وہ اکثر وہاں رہتا ہے۔ ہذا عیاش آدمی ہے۔ میں نے سامان دیں پہنچا یا ہے۔ ” راسکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

” وہاں کا قون نمبر۔ ” عمران نے پوچھا اور راسکو نے نمبر بتا دیا۔

” کیا تم اس سے بات کر کے اپنی بات کو درست ثابت کر سکتے ہو؟ ” عمران نے کہا۔

” میں واپس رکھ لیا تھا۔ ” تم اب سب کچھ خود ہی بتا دیجے رہ سکو عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا دایاں ہاتھ حرکت میں آیا اور راسکو کی پیشانی پر ابھر آئے والی رگ پر اس کی مزی ہوئی انگلی کے ہب کی ضرب لگی اور راسکو کے حلق سے ایک بار پھر بھیانک کی یخ بکلی اور اس کا پورا جسم بڑی طرح لرزنے لگا۔ ہمہ تکلیف کی شدت سے بڑی طرح بگزگز گیا تھا۔

” بتاؤ کس نے کام دیا تھا تمہیں۔ ” عمران نے دسری ضرب لگائی اور راسکو کی حالت لیکن اہتمامی خراب ہو گئی۔ اس کی آنکھیں باہر کو اب اتنی تھیں۔ ہمہرہ اور جسم پہنچنے سے شرابور ہو گیا تھا۔ اس کے ہونہ پھٹنے کے لئے کھلے ضرور یہیں بے پناہ تکلیف کی وجہ سے خالی دب اس میں پھٹنے کی ہمت ہی شدہ ہی تھی۔

” یہ لو ورنہ اس بار ہماری ایک ایک رگ ثوٹ جانے کی۔ ”

” عمران نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے سرد لیجھے میں کہا۔ ” پپ پپ پانی۔ پانی۔ مم۔ مم میں بتا دیا ہوں پانی۔ ” راسکو نے دوست ہوئے لیجھے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ایک طرف کو ڈھنک گئی وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

” اے پانی پلاو نائیگر۔ ” عمران نے مزکر ساتھ کھوئے نائیگر سے کہا اور نائیگر سر ملاتا ہوا اندر وونی کرے کی طرف بڑھ گیا۔ بعد میں جو اس میں پانی لئے واپس آیا۔ اس نے پھٹے زور سے راسکو

119

"کارڈ۔ کیسا کارڈ۔" دوسری طرف سے چونکہ کر پوچھا گیا۔
ایک گیم ہاؤس کا کارڈ تھا۔ میں نے بھادڑی قیمت دے کر حاصل
کیا تھا۔ اگر وہ ملا تو مجھے پھر بھاری رقم خرچ کرنی پڑے گی۔ سراسکو
نے کہا۔

"اوہ نہیں میں نے تو وہ سارا سامان جلا کر رکھ کر دیا۔ اگر اس میں
کارڈ ہوتا تو مجھے ضرور نظر آ جاتا۔ کہیں تم اسے واردات والے کمرے میں
تو نہیں چھوڑ آتے۔" دوسری طرف سے اہمی تشویش بھرے مجھے
میں کہا گیا۔

"اوہ نہیں جا ب دہ تو عام سا کارڈ ہے جو کوئی بھی قیمت دے کر
خرید سکتا ہے۔ کہیں اگر گیا ہو گا۔ اب مجھے دوسرا غریب ناپڑے گا۔ میں
نے سوچا کہ اگر مل جائے تو میری خاصی رقم خرچ جائے گی۔ بہر حال
ٹکری ہے۔" راسکونے کہا۔

"او۔ کے۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی
دوسری طرف سے رسیور رکھے جانے کی آواز سنائی دی اور نائیگر نے
رسیور راسکو کے کان سے ہٹا کر کریڈٹ پر رکھ دیا۔

"کیا سامان تھا جو تم نے ہبھایا تھا۔" عمران نے پوچھا۔
ایک بڑیف کیس تھا اور اس غیر ملکی کی جیب سے ایک بڑہ بھی
میں نے نکالا تھا۔ بڑے سے رقم تو میں نے نکال لی تھی البتہ بڑہ میں
نے بڑیف کیس کے ساتھ ہی چائیگ کو دے دیا تھا۔ اس نے حکم دیا
تحاکہ میں وہاں سے سب کچھ ساتھ لے آؤں۔ راسکونے جواب دیا۔

118

"ہاں کیوں نہیں۔ فون لے آؤ میں بات کرتا ہوں۔" راسکو
نے کہا اور عمران نے نائیگر کو اشارہ کیا کہ وہ ایک طرف پڑے ہوئے
فون کو اٹھا لانے۔ نائیگر نے فون اٹھایا اور لاکر قریبی میں رہ کر دیا۔
سنور اسکو اگر تم نے ہمارے بارے میں کوئی اشارہ کرنے کی بھی
کوشش کی تو پھر تم زندہ نہ رہ سکو گے۔ تم نے ایسی بات کرنی ہے
جس سے صرف یہ تصدیق ہو سکے کہ واقعی تم نے سامان قبیلہ ہبھایا ہے۔
عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ایسا ہی کروں گا۔" راسکونے جواب دیا۔
نمبر ڈائل کر کے رسیور اس کے کان سے لگا دی اور ساتھ ہی لاڈر کا
پین بھی آن کر دی۔ اس فون میں لاڈر موجود ہے۔" عمران نے کہا اور
نائیگر نے اس کی ہدایت پر عمل کرنا شروع کر دیا۔

"ہیلو۔" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔
"راسکوبول رہا ہوں۔" صاحب ہیں۔" راسکونے کہا۔
"ہاں۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میری ان سے بات کراؤ۔" راسکونے کہا۔
"ہیلو راسکو کیا بات ہے۔ کیوں فون کیا ہے۔" جلد ٹھوکی کی
خاموشی کے بعد ایک دوسری آواز سنائی دی اور اس کا لہجہ سن کر ہی
عمران بھجو گیا کہ یونے والا شوگرانی ہے۔
"جواب میرا ایک اہم کارڈ ہم ہے۔" وہ سکتا ہے وہ اس سامان کے
ساتھ ہے۔ چلا گیا ہو جو میں آپ کو دے کر گیا ہوں۔" راسکونے کہا۔

"اہ نہیں جتاب اول تو اسی لاسکیاں پولیس کے پاس جاتی ہی نہیں۔ وہ راسکو کی لاش سے چھکارا پانے کے لئے اپنے دوسروں دوستوں کو بلالے گی۔ لیکن بفرص محال اس نے بتا بھی دیا سب بھی پولیس ہم جسے آمویں پر بھاٹھ نہیں ڈالا کرتی۔..... تائیگ نے کہا اور عمران نے انباتات میں سرطا دیا۔ ماذل ناؤن پیچ کر عمران نے کارچانگ کی کوئی خوبی کے سامنے روک دی۔

"اندر بخانے کئے افراد ہوں اور میں اس جانگ کو زندہ پکڑنا پڑتا ہے۔ اس لئے ذہنی میں موجود تھیں میں سے کسی گن نکال کر کوئی کی میں فائزگر کرو اور پھر عقی طرف سے اندر کو دکر پھانک کھول دو۔" عمران نے کارروکتے ہی سائینڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے تائیگ سے کہا اور تائیگ نے انباتات میں سرطا دیا اور کار سے نیچے اتر گیا۔ عمران نے ذہنی کی چابی اسے دے دی۔ تھوڑی دیر بعد تائیگ نے چابی واپس عمران کو دی اور تیری سے چلتا ہوا کوئی کی سائینڈ گلی کی طرف بڑھ گیا۔ عمران کار میں بیٹھا سے جاتا دیکھا رہا۔ عقی طرف جا کر تائیگ اس کی نظر میں اور جعل ہو گیا اور پھر لقریباً میں منت بعد اس نے کوئی کاہرا پھانک کھلتے دیکھا تو وہ جو نک پڑا۔ کھلے پھانک میں تائیگ کھدا تھا۔ عمران نے کار سارٹ کی اور سڑک کر اس کر کے وہ کوئی کی طرف بڑھ گیا۔ کوئی خاصی بڑی تھی اور اس کے پورچ میں ایک سفید رنگ کی کار موجود تھی۔ عمران نے کار اس سفید کار کے بیچے روکی اور نیچے اتر آیا۔ اسی لمحے تائیگ بھی پھانک بند کر کے آگیا۔ برآمدے میں دو افراد

"تم نے خصوصی طور پر اس غیر ملکی کی لاش کو بستر بنا کر اس پر کمل ڈال تھا۔ کیا تمہیں اس کی ہدایات دی گئی تھی۔" عمران نے پوچھا۔

"ہاں چانگ نے ہدایات دی تھیں۔" راسکو نے جواب دیا۔ "او۔ کے چونکہ تم قاتل ہو۔ اس لئے سوری۔ جہاری سزا موت ہے۔ البتہ یہ لڑکی کے گناہ ہے اس لئے میں اسے زندہ چھوڑ جاؤں گا۔"

عمران نے سرد لجھے میں کہا۔

"مگر تم نے تو وعدہ کیا تھا۔ سنو مجھے مت مارو۔ پلیز۔" یہ لفک راسکو نے گھٹھیاتے ہوئے لجھے میں کہا۔

"اگر تم ہبھے سب کچھ بآدمیتے تو فایدے میں چیز قانون کے خواہ کر دیتے۔ لیکن تم نے تخدید سے مجبور ہو کر زبان کھولی ہے اس لئے اب کوئی سکوپ نہیں رہا۔" عمران نے سرد لجھے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جب سے ریا اور نکال کر اس کی نال راسکو کی پیشافی پر رکھی اور ٹرمیل دبایا۔ دوسرے لمحے راسکو کی کھوپڑی کے پر زے ازگئے۔

"آؤ۔" عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں اپنی کار میں بیٹھے ماذل ناؤن کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ "وہ بڑی فلانی لازماً پولیس کو جہارا حلیہ اور نام بتا دے گی۔" پولیس جہیں تیک تو نہیں کرے گی۔ درست واپس جا کر اس کا بھی خاتمه کر دو۔ اپنامک عمران نے کہا۔

123

"ہاں میک اپ بڑی مہارت سے کیا گیا ہے۔ اب قریب سے دیکھنے پر ہی مجھے معلوم ہوا ہے۔ اس کا مطلب ہے ہمایں اپ واشر بھی موجود ہو گا۔"..... عمران نے کہا۔
"میں چیک کرتا ہوں۔"..... نائیگر نے گھر لگاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر وہ تیز تیز قدم المحتاطا بیروفی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔ تمہاری در بعد نائیگر واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک جدید ترین میک اپ واشر موجود تھا۔
"یہ مل گیا ہے۔"..... نائیگر نے کہا۔

"او۔" کے ہتھے اس کا بھروسہ واش کروتا کہ معلوم تو ہو کہ اس کی قومیت کیا ہے۔"..... عمران نے کہا اور نائیگر نے اس کی ہدایت پر عمل شروع کر دیا۔ لیکن جب اس کا بھروسہ واش ہوا تو عمران اور نائیگر یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ صرف ہرے کے خدوخال بدلتے ہوئے کے صوف پر لانا دیا۔

"ہوں تو یہ بات ہے۔ اصل سینکڑیکٹری کو فتح کر کے اس کی جگہ اس نے لے لی ہے۔"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے انٹی کیس مخلوق کی بوتل نکالی اور اسے ایک دوبار نور سے ہلایا اور پھر اس کا دہانہ اس شوگرانی کی ناک کے قریب لے جا کر اس نے اس کا ذھکر کھول دیا۔ مخلوق کے ہلنے کی وجہ سے جو کیس پیدا ہوتی تھی وہ اس کی ناک پر پڑ گئی۔ عمران نے چند لمحوں بعد بوتل بنائی اس کا ذھکر بند کیا اور اسے واپس جیب میں رکھ کر وہ ایک بار

122

پڑھے میزے انداز میں چڑے ہوئے تھے۔ عمران کو مخلوم تھا کہ لیکن کے اثرات زیادہ سے زیادہ دس منٹ تک رہتے ہیں اور یقیناً نائیگر یہ دس منٹ گوار کر ہی عقی طرف سے اندر کو داہو گا۔ اس نے اسے چھالک کھلتے میں اتنی درٹگ کی تھی اور اب کیس کا مطرد موجود تھا۔ اس نے عمران بے درڑک قدم بڑھاتا اندر ورنی مختارت کی طرف بڑھ گیا اور پھر ایک بیٹر روم میں انہوں نے ایک لے بے جرٹگ شوگرانی کو بیٹر پر بے ہوش چڑے ہوئے دیکھا۔ اس کے ساتھ ہی ایک مقامی زرکی بھی بے ہوش پڑی ہوتی تھی۔

"اے انجھا کر ادم سٹنگ روم میں لے آؤ۔"..... عمران نے شوگرانی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس ہٹ گیا۔ سٹنگ روم میں اکرہ کری پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد نائیگر اس غیر ملکی کو کانڈھے پر لادے دیا اور اس نے اسے صوف پر لانا دیا۔

"رسی تلاش کر کے اسے باندھ دو۔" میں کار سے انٹی کیس مخلوق لے آؤ۔"..... عمران نے کری سے اٹھتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کار کی ڈگی میں موجود تھیلے میں سے اس نے انٹی کیس مخلوق کی بوتل اٹھاتی اور واپس سٹنگ روم میں آگیا۔ اسی لمحے نائیگر بھی رسی کا بینڈل اٹھاتے اندر داخل ہوا اور پھر عمران نے اس غیر ملکی کو باندھنے میں اس کی مدد شروع کر دی۔

"یہ تو میک اپ میں ہے۔"..... عمران نے چونک کر کہا۔
"میک اپ میں۔"..... نائیگر نے حیران ہو کر کہا۔

125

ہوں۔ جیسیں یقیناً غلط فہمی ہوئی ہے۔ چانگ نے ہوت بھینجئے
ہوئے ہواب دیا وہاب سمجھل چکا تھا۔

"او۔ کے۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور
ایک بار پھر اس نے جیب سے خبر باہر نکال دیا۔
کیا..... کیا تم مجھ پر تشدد کرو گے۔ میں سفارت خانے کا آدمی
ہوں۔ تم ایسا نہیں کر سکتے۔ اس بار چانگ نے خوفزدہ سے لجئے
میں کہا۔

میں نے تو کوشش کی تھی کہ تم پر تشدد کیا جائے لیکن تم نے
خود ہی اپنی موت کو دعوت دے دی ہے۔ عمران نے سر
بناتے ہوئے کہا یہن، جس طرح خوف کے تاثرات چانگ کے ہمراہ پر
خوبی کر کر نمودار ہوئے تھے اس سے عمران سمجھ گیا کہ چانگ فیلا کا
آدمی نہیں ہے۔

"میں واقعی کچھ نہیں جانتا۔ تم یقین کرو میں تھے کہہ رہا ہوں۔"
چانگ نے کہا یہن وہ سرے لئے کمرہ اس کے حلق سے لٹکنے والی زوردار
چیز سے گونج اٹھا۔ عمران کے خبر نے اس کی گردن پر گہری خراش ڈال
دی تھی۔

"یہ صرف تھوڑہ ہے۔ درند یہ خبر ہماری آنکھ میں بھی داخل ہو
سکتا ہے۔" عمران نے ٹرکتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
خبر کی نوک اس کی دائیں آنکھ کے قریب کر دی اور چانگ کا چہرہ
خوف اور تکلیف کی شدت سے بری طرح سکھا کر رہ گیا۔

124

پھر کسی پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی در بعد اس آدمی نے آنکھیں کھول دیں جبکہ
بہل تو اس کی آنکھوں میں لاشعوری کی کیفیت طاری رہی پھر آہستہ
آہستہ اس میں شعور کی چمک پیدا ہوئی اور اس کے ساتھ ہی اس کے
چہرے پر شدید حریت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔
ع۔ یہ۔ کیا۔ کون ہو تم۔ یہ میں بے ہوش کیسے ہو گیا تھا۔ اس
نے اتنا جیت بھرے لجئے میں کہا۔

"تمہارے ہمراہ پر موجود میک اپ صاف ہو چکا ہے۔ اس لئے
اب ہمیں یہ بتانے کی کوشش نہ کرنا کہ تم شوگرانی سفارت خانے
میں سینکڑ سیکڑ ثری ہو اور تمہارا نام چانگ ہے۔ عمران نے سرد
لچے میں کہا اور عمران کی بات ان کردار آدمی بے اختیار جو نکل چڑا۔
"تم۔ تم کون ہو۔ اس کے لچے میں اس بارہ لکے سے خوف
کے تاثرات موجود تھے۔

"تم اصل اپنا نام بھی بتا دو ماک بات چیت میں آسانی رہے۔"
عمران نے اسی طرح سرد لچے میں کہا۔

"مرہا نام چانگ ہی ہے۔ میں تو میک اپ اس لئے کرتا ہوں ماک
پہاں مجھے کوئی بچاں نہ سکے۔ اس آدمی نے کہا۔

"چلو یونہی ہی۔ اب یہ بتاؤ کہ تم نے پیشہ در قابل راسکو کی مدد
سے ہوئی شیرین میں مقیم شوگرانی ماہر سعدیات لوچنگ کا قتل
کس کی ہدایت پر کرایا ہے۔ عمران نے کہا۔

"میں نے ایسا کوئی کام نہیں کیا اور نہ ہی میں کسی راسکو کو جانتا

127

پر جا کر لوچنگ کو ہلاک کیا اور سامان مجھے پہنچا دیا۔ جو میں نے جلا دیا اور پھر کر قتل سہوترا کو اطلاع دے دی۔ چانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا سامان تھا س کے پاس۔ عمران نے پوچھا۔

”ووفا نہیں تھیں۔ دوسرا ذاتی سامان تھا س وہ سب میں نے جلا دیا تھا۔ چانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کرتل سہوترا سے رابطہ کس طرح کرتے ہو فون پر یا ٹرانسیور پر۔ عمران نے پوچھا۔

”ٹرانسیور پر۔ ایک مخصوص ٹرانسیور ہے۔ چانگ نے جواب دیا۔

”کہاں ہے یہ ٹرانسیور۔ عمران نے پوچھا۔

”میرے بیڈر دوم کی دوسری الماری کے نجی خانے میں بظاہر ایک عالم سار یہ ہو ہے۔ چانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”جاوٹا نیگر یہ ٹرانسیور لے آؤ۔ عمران نے مذکور نیگر سے کہا اور نیگر سر ملا تا ہوا مز کریں یہ ورنی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”تمہارا تعلق کب سے اس پسیشل ہجنسی سے ہے۔ عمران نے کہا۔

”پسیشل ہجنسی تواب بنی ہے۔ میرا تعلق تو طویل عرصے سے ہے مجھے بلیک میل کر کے مجبور کیا گیا تھا۔ پھر بھاری رقومات نے مجھے اس لائن پر نگاہ دیا۔ چانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

126

”م۔ مم مت مارو میں بتا رہا ہوں مت مارو۔ چانگ نے پچھتے ہوئے کہا۔

”بولا پچھتے بتانا کیونکہ ہمیں بہت سی باتوں کا ہے سے علم ہے۔ جیسے ہی تم نے غلط بات کی تمہاری ایک ایک رگ کٹ جائے گی۔ عمران نے غلطے ہوئے کہا۔

”م۔ مم مجھے کافرستان کی پسیشل ہجنسی کے چیف کر قتل سہوترا نے فون پر ہدایت کی تھی۔ چانگ نے کہا۔

”اے کیے علم ہوا تھا۔ کیا تم نے اسے بتایا تھا۔ عمران نے سرد بچھے میں پوچھا۔

”حکومت پاکیشیا کی طرف سے لوچنگ کے بارے میں پوچھ چکی کی تھی۔ اس پر میں چوتا تھا کیونکہ اس کے قتل کے نے ہیلے ہی ہیں کافرستان کی پسیشل ہجنسی کے آدمی قادر کو ہدایت دے دی گئی تھی۔ میں نے قادر کو فون کیا تھیں جب دہاں سے فون نہ اٹھایا گیا تو میں نے دہاں آدمی بھیجا تو مجھے معلوم ہوا کہ قادر قتل ہو چکا ہے اور اس کا ملازم غائب ہے تو میں نے کرتل سہوترا کو کال کر کے سب کچھ بتا دیا۔ اس نے مجھے ہدایت کی کہ میں فوراً اس لوچنگ کا خاتمہ کراؤں اور اس کے پاس موجود تمام سامان کو ملکو اکر جلا دوں اور ساختہ ہی اس نے یہ ہدایت بھی کی تھی کہ لوچنگ کے قتل کی اطلاع اس وقت تک کسی کو نہیں ہوئی چاہئے جب تک سامان جلن ہے جائے چنانچہ میں نے راسکو کو فون کیا وہ ہیلے بھی میرے لئے کام کرتا رہا ہے۔ اس نے فوری طور

129

عمران نے ٹانگ سے کہا۔
”مم مم میں پورا تعاون کروں گا۔ مجھے مت مارو میں خاموش رہوں
گا۔ چانگ نے کہا اور ٹانگ نے آگے بڑھ کر اسے رسیوں سے آزاد کر
دیا۔

”اب کال کرو۔“..... عمران نے کہا اور چانگ نے جلدی سے وہ
ریڈیو اٹھایا۔ اسے آن کیا اور پھر سوئی کو گھما کر اس نے ڈائل پر ایک
خاص ہندبے سے پر ایڈج ہست کیا اور ریڈیو کی سائینڈ پر موجود ایک
چھوٹے سے بٹن کو پرسیں کر دیا۔
”ایلو ہٹل ایکس والی ون کا لنگ اور۔“ چانگ نے تیز تر لجھ میں
کال دنیا شروع کر دی۔

”میں ہیڈ کو اڑا ٹانگ یو اور سجد ٹھوں بعد ایک بھرائی ہوئی
ہی آواز سنائی وی۔

”کرنل ایس سے بات کراؤ اور۔“ چانگ نے کہا۔
”ایکس والی۔“ اب تمہاری گرنل ایس سے بات نہیں ہو سکتی۔
”ایس بجنی ختم کر دی گئی ہے ساب تم سابقہ لنک بحال کر دے گے اور
ایندھ آں۔“..... دوسرا طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم
ہو گیا۔

”ادہ یہ کیا ہو گیا۔“ پیشل بجنی ہی ختم کر دی گئی ہے۔ چانگ
نے حیرت برے لمحے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے ریڈیو آف کر دیا۔
”سابقہ لنک کیا ہے تمہارا۔“..... عمران نے پوچھا۔

128

”کب سے بنی ہے یہ سپیشل بجنی۔“..... عمران نے چونک کر
پوچھا۔

”زیادہ سے زیادہ سال ہو گیا ہو گا۔“ چانگ نے جواب دیا۔
”کرنل سہوترا سے تمہاری واقفیت کب سے ہے۔“ عمران نے
دوسرے سوال کیا۔

”سال سے۔“ وہ سپیشل بجنی کا چیف ہے۔ ولیے میں نے اسے
دیکھا کبھی نہیں۔ میرالنک کافرستان کی ملزی اشیلی جنس سے تھا۔ پھر
مجھے سپیشل بجنی کے لئے کام کرنے کے لئے کہا گیا۔..... چانگ
نے جواب دیا۔ اسی لمحے ٹانگ ایک عام ساریڈیو اٹھانے اندر داخل
ہوا۔

”ملزی اشیلی جنس میں کس سے تعلق تھا۔“..... عمران نے پوچھا۔
”کرنل درگارام سے۔“ وہ ملزی اشیلی جنس کے فارن ونگ کا چیف
ہے۔ چانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ستوا اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو میرے سامنے ٹرانسیسٹر اس
کرنل سہوترا سے بات کرو اور اسے بتاؤ کہ لوچنگ کے قتل کے سامنے
میں حکومت پا کیشیا سفارت خانہ والوں سے بھی پوچھ چکے کر رہی ہے۔“

”عمران نے کہا۔
”میں کرتا ہوں بات۔“..... چانگ نے اشتافت میں سرہلاتے
ہوئے کہا۔

”اسے رسیوں سے آزاد کر دو ٹانگ۔ یہ اب ہم سے تعاون کر رہا ہے۔“

131

"پورے کافرستان میں سوترا نام کا کوئی کرغل نہیں ہے۔"
فیصل جان نے کمرے میں داخل ہوتے ہی تھے تھے لجے میں کہا اور میر
کی سائینگر پر کھی ہوئی کرسی پر ڈھیر ہو گیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ
میلوں قاطل سے مسلسل دوزتا ہوا آرہا ہو۔

"اتا چڑا شیخ تم نے کے کہا یا۔" نازان نے سکراتے
ہے فیصل جان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں نے ہبھے تو دیے پوچھ گئے کی۔" لیکن جب کوئی پتہ چلا تو میں
نے ایک نیا کام کیا۔ تمہیں معلوم ہے کہ کافرستان نے ایک عسکری
کیوٹ سیکشن بنایا ہوا ہے جس میں ہر فوجی کے بارے میں تفصیلی
کوائف موجود ہیں۔ کوئی سیکشن کافی خفیہ ہے۔ لیکن میں نے
یہاں تک رسالی حاصل کر لی اور پھر کیوٹ نے خوشخبرت دیا اس کے
مطابق پورے کافرستان میں ایک بھی کرغل ایسا نہیں ہے جس کا نام

130

"وہی کرغل درگار ام والا۔" چانگ نے کہا۔
"اے کال کرو۔" عمران نے کہا۔

"وہ خود کال کرتا ہے اور جواب کے نئے مخصوص فون نمبر بتاتا ہے
ہر بار یہاں نمبر بتاتا ہے۔ بغیر اس کے نمبر بتانے اس سے بات نہیں ہو
سکتی۔" چانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے۔" عمران نے کہا اور دوسرے لمحے اس کا جیب میں موجود
ہاتھ باہر آیا۔ اس کے ہاتھ میں ریو الور موجود تھا۔ پھر اس سے ہٹلے کر
چانگ سنبھلتا۔ عمران نے نائگر دبادیا اور گولی چانگ کے دل میں اتر
گئی۔ وہ چین مار کر کری سمیت نیچے گرا اور چند لمحے ہتھ پنے کے بعد وہ
ساکت ہو گیا۔

"یہ زر انسیہ اٹھا لو اور چلو۔" عمران نے نائگر سے کہا اور ہر کر
بی ونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

Scanned & PDF Copy
Created by RFI

133

ایک دوسرے کے ساتھ خلط ملٹ، ہو جاتے تھے کہ کوئی فتنہ واضح نہ ہو
سکتا تھا اور نہ ہی اس سے فون کال کا نمبر ٹیس کیا جا سکتا تھا۔ یہ فون
ایکسوئی طرف سے اسے خصوصی طور پر ہمیا کیا گیا تھا۔ یہی وجہ تھی
کہ وہ اہم بات چیت انتہائی آسانی سے اس فون پر کریسا تھا۔
ایکسوئی رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایکسوئی
خصوص آواز سنائی دی۔

نائزان بول رہا ہوں جتاب میں نے ہمارا مکمل انکواری کرانی
ہے۔ لیکن نہ ہی کریں کہ تو کام اسی طبق مکمل ہو۔ سکا ہے اور نہ ہی سپیشل ہجنسی
کا علم ہو سکا ہے۔ نائزان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
تفصیل سے پورا تھا۔ دوسری طرف سے سرد لمحے میں کہا گیا
اور نائزان نے فیصل جان کا حوالہ دے کر اس کی دی اونی پورت
پاری تفصیل سے سنا دی۔

ملڑی انتیلی جنس کا چیف آج کل کون ہے۔ ایکسوئی نے
پوچھا۔

بھی ابھی حال ہی میں کریں درگارام کو ملڑی انتیلی جنس کا چیف
ہایا گیا ہے۔ نائزان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اس کے آفس میں کسی آدمی کو چیک کرو۔ ہمارا سے اصل
حالت معلوم ہو جائیں گے۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

تین سر۔ نائزان نے جواب دیا۔

میں نے چیک کریا ہے۔ ساتھ پہنچے ہوئے فیصل جان

132

ہو تو رہا۔ اس لئے میں تھک ہار کر واپس آگئا ہوں۔ فیصل
جان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
”اس کا مطلب ہے یہ نام فرضی ہے۔ لیکن اس سپیشل ہجنسی کے
بارے میں کچھ معلومات تو ضرور ملی ہوں گی۔ نائزان نے تفصیل
بھرے لجھے میں کہا۔

وہ بھی نامعلوم ہے۔ کوئی ایک آدمی بھی اس بارے میں کچھ
نہیں جانتا۔ فیصل جان نے منہ بتاتے ہوئے کہا۔
”اس کا مطلب ہے کہ تم مکمل طور پر ناکام لونے ہو۔ نائزان نے
مسکراتے ہوئے کہا۔
جب کسی چیز کا وجود ہے۔ ہو تو کامیابی کیے ممکن ہے۔ فیصل
جان نے تدریس نہ راضی ہوتے ہوئے کہا اور نائزان بے اختیار مسکرا
دیا۔

وہ ہو تو یہ حال ہو گا۔ کیونکہ چیف کو ملنے والی اطلاع خلط نہیں، ہو
سکتی۔ اب یہ بات دوسری ہے کہ ہم اسے نہیں کرنے میں کامیاب نہ
ہو رہے ہوں۔ نائزان نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور اس کے نیچے
لگے ہوئے ایک بہن کو پریس کر کے اس نے نہر ڈائل کرنے شروع کر
دیے۔ افلاط کو خلط ملٹ کر دینے کا سسٹم اس فون میں موجود تھا اور یہ
سسٹم اس بہن کے ذریعے آپس میں ہوتا تھا۔ اس بہن کو دباتے کے بعد
اگر کال درسیان میں سے کچھ کی جائے یا اسی جائے تو افلاط اس طرح

نے کہا۔

”فریصل جان میرے پاس بیٹھا ہوا ہے۔ وہ کہہ رہا ہے کہ اس

نے جیک کریا ہے۔ نائزان نے کہا۔

”اے رسیور دو۔ ایکسٹو نے سرد لہجے میں کہا تو نائزان نے رسیور

فیصل جان کی طرف بڑھا دیا۔

”میں سر میں فیصل جان بول رہا ہوں۔“ فیصل جان نے قدرے

غم برانے ہونے سے لہجے میں کہا۔

”کیا چینگ کی ہے۔“ فیصل سے پورٹ دو۔“ دوسرا طرف سے

ایکسٹو نے اسی طرح سرد لہجے میں پوچھا۔

”میں نے جاہب ملزی اشیل جنس کے ریکارڈ کپرے سے معلومات

حاصل کی ہیں۔ ملزی اشیل جنس کی تمام فائلیں اس کی تحریک میں

رہتی ہیں۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ کرنل ہوترا یا اسپیشل ہجنسی کی

کوئی فائل ریکارڈ میں نہیں ہے۔“ میرے اصرار پر وہ مجھے ریکارڈ روم میں

مجھی لے گی اور پھر اس نے انڈیکس تجھے دیا تاکہ میں خود جیک کر لوں

اور میں نے خود یہ انڈیکس جیک کیا ہے۔ جاہب واقعی ریکارڈ میں ان

ناموں کی کوئی فائل نہیں ہے۔“ فیصل جان نے تفصیل بتاتے

ہونے کہا۔

”رسیور نائزان کو دو۔“ دوسرا طرف سے کہا گیا اور فیصل

جان نے خاموشی سے رسیور نائزان کی طرف بڑھا دیا۔

”میں عمران کو دیاں بیچ رہا ہوں۔“ وہ تم لوگوں کے ساتھ مل کر

134

انہیں ٹریس کرے گا۔ تم نے اس سے مکمل تعاون کرنا ہے۔“ دوسرا

طرف سے ایکسٹو نے تیر لہجے میں کہا۔

”میں سر۔“ نائزان نے جواب دیا اور پھر دوسرا طرف سے

رسیور رکھے جانے کی آواز سن کر اس نے بھی ایک طویل سانس لیتے

ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”عمران کے ٹریس کر لے گا۔“ فیصل جان نے اس طرح

من بناتے ہوئے کہا۔ جیسے اسے یہ بات سن کر ذہنی طور پر صدمہ ہوا

ہو کہ ایکسٹو اس کی بات پر اعتماد کر لیتے کی جانے عمران کو سہاں بھج

رہا ہے۔

”عمران صاحب ائمہ زادیوں پر بڑھتے ہیں کہ ان زادیوں کی طرف

ہمارا ذہن جاہی نہیں سنتا۔“ اور یہ بات بہر حال ملے ہے کہ کرنل

ہوترا اور اسپیشل ہجنسی کا دھو دھو ہے۔ ورنچیف بھی اس طرح اصرار

دے کر تھا۔ نائزان نے کہا۔

”چلو دیکھ لیں گے۔“ فیصل جان نے کہا اور کری سے انٹھ کر

ایک طرف بیٹھے ہوئے کچن کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی در بعد وہ کافی کی

دہیاں اٹھائے واپس آیا اور اس نے ایک پیالی نائزان کے سامنے

رکھی اور دوسرا لپٹے سامنے رکھ کر وہ اطمینان سے کری پر بیٹھ گیا۔

”میں مسلسل ہمیں سوچتا رہا ہوں کہ آخر عمران انہیں ٹریس کرنے

کے لئے کیا طریقہ کار اختیار کرے گا۔“ فیصل جان نے کہا۔

”میں نے بتایا تو ہے کہ وہ لازماً کوئی ایسا طریقہ اختیار کرے گا جو

135

انہیں ٹریس کرے گا۔ تم نے اس سے مکمل تعاون کرنا ہے۔“ دوسرا

طرف سے ایکسٹو نے تیر لہجے میں کہا۔

”میں سر۔“ نائزان نے جواب دیا اور پھر دوسرا طرف سے

رسیور رکھے جانے کی آواز سن کر اس نے بھی ایک طویل سانس لیتے

ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”عمران کے ٹریس کر لے گا۔“ فیصل جان نے اس طرح

من بناتے ہوئے کہا۔ جیسے اسے یہ بات سن کر ذہنی طور پر صدمہ ہوا

ہو کہ ایکسٹو اس کی بات پر اعتماد کر لیتے کی جانے عمران کو سہاں بھج

رہا ہے۔

”عمران صاحب ائمہ زادیوں پر بڑھتے ہیں کہ ان زادیوں کی طرف

ہمارا ذہن جاہی نہیں سنتا۔“ اور یہ بات بہر حال ملے ہے کہ کرنل

ہوترا اور اسپیشل ہجنسی کا دھو دھو ہے۔ ورنچیف بھی اس طرح اصرار

دے کر تھا۔ نائزان نے کہا۔

”چلو دیکھ لیں گے۔“ فیصل جان نے کہا اور کری سے انٹھ کر

ایک طرف بیٹھے ہوئے کچن کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی در بعد وہ کافی کی

دہیاں اٹھائے واپس آیا اور اس نے ایک پیالی نائزان کے سامنے

رکھی اور دوسرا لپٹے سامنے رکھ کر وہ اطمینان سے کری پر بیٹھ گیا۔

”میں مسلسل ہمیں سوچتا رہا ہوں کہ آخر عمران انہیں ٹریس کرنے

کے لئے کیا طریقہ کار اختیار کرے گا۔“ فیصل جان نے کہا۔

”میں نے بتایا تو ہے کہ وہ لازماً کوئی ایسا طریقہ اختیار کرے گا جو

"اب مجھے خود ہی جانا پڑے گا۔" عمران نے رسیور رکھ کر سامنے
لئے بلیک زردو سے کہا۔

"ناٹران اور فیصل جان کی روپورٹ تو مفصل ہے۔ آپ کی طریقہ
اختیار کریں گے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ سب کچھ ہمیں لٹھانے کے لئے کیا
گیا ہے۔..... بلیک زردو نے کہا۔

"نہیں سیٹ اپ تو بہر حال ہے۔ لیکن اس بار سیٹ اپ بنایا اس
الداں میں گیا ہے کہ اس کا کوئی سراہا تھا نہیں آ رہا۔" عمران نے کہا اور
اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور انٹھایا اور نہر ڈاک کرنے شروع کر
لیئے۔

"جو یا بول رہی ہوں۔" رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے
اویا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسوٹو۔..... عمران نے مخصوص لمحے میں کہا۔

"ہمارے ذہن میں آہی نہیں سکتا۔" ناٹران نے کہا۔
"ہم سوچ تو سکتے ہیں۔" فیصل جان نے کہا۔

"ہاں سوچنے پر تو کوئی پابندی نہیں ہے۔" ناٹران نے کافی کا
گھونٹ لیتے ہوئے مسکرا کر کہا اور فیصل جان کی پیشانی پر اس طرح
ٹھنڈیں سی پھیل گئیں جیسے وہ واقعی کسی گہری سوچ میں ڈوب گیا ہو۔
"نہیں کوئی ایسا طریقہ باقی نہیں رہا۔" کافی در بعد فیصل جان نے
کہا اور ناٹران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ایک خیال مجھے آیا ہے۔ کیوں شپر ائم مسٹر ہاؤس کا ریکارڈ چک
کرایا جائے۔ اگر ایسی کوئی بجھسی بنائی گئی ہے تو لازم ہاں ریکارڈ
موجود ہو گا۔" فیصل جان نے کہا تو ناٹران بھی اس کی بات سن کر بے
اختیار چونکہ پڑا۔

"اڑے ہاں واقعی۔ ضرور چک کرو۔" ہمارے پاس آدمی بھی تو
ہے۔" ناٹران نے کہا۔

"ہاں چک کر دیتا ہوں۔" عمران صاحب بھی تو
کل ہی پہنچیں گے۔ اس دوران ہو سکتا ہے کہ ہم خود ہی اسے نہیں کر
لیں۔" فیصل جان نے کری سے اٹھتے ہوئے کہا اور ناٹران نے اشبات
میں سر ملا دیا۔

"اوے کے اب کل ہی ملاقات ہو گی۔" فیصل جان نے کہا اور تیز تیز
قدم انھاتا اور داڑے کی طرف پڑھ گیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس
نے فیصلہ کر دیا ہو کہ وہ ہر صورت میں کامیاب ہی لوئے گا۔

تو اس کا سراغ لگاؤ گے۔..... عمران نے تفصیل سے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

”میں سرہیں اب پوری طرح بھجو گئی ہوں۔..... جو یا نے کہا اور عمران نے بغیر کچھ کہے رسمیور کہ دیا۔ اس کے پھرے پر مٹنوں کا جال سا پھیلا ہوا تھا جسے وہ خود ہمیں طور پر بربی طرح المخابروں اور اس کی اس کیفیت کو بلیک زرد بھی پوری طرح بھجو بھا تھا کیونکہ واقعی صورت حال اجتنابی تھی، ہوتی تھی۔

”میں نے اس کمیں پر خود بھی غور کیا ہے۔ میری بھجو میں یہ بات نہیں آرہی کہ کافرستان ثناقب پراجیکٹ کے خلاف اگر کوئی سازش کر رہا ہے تو اس سازش سے وہ کیا فائدہ اٹھاسکتا ہے۔..... بلیک زرد نے کہا۔

”میہی بات بھجو میں آجائے تو سارا مسئلہ نہ حل ہو جائے۔ جس طرح کی روشنیں ثناقب پراجیکٹ کے بارے میں حکومت پاکیشیانے تیار کرائی ہیں۔ ان سب کے مطابق یہ غیر منافع بخش پراجیکٹ ہے۔ ہبھاں یور نیم کا ذخیرہ تو ضرور موجود ہے۔ لیکن اس کی کوئی اس قدر ناقص ہے کہ اس کے نکلنے اور صاف کرنے پر جس قدر افراجات آئیں گے۔ یور نیم کی قیمت اس کے عشر عظیر بھی نہیں، ہو سکتی اور اگر کافرستان یہ یور نیم حاصل کرنا چاہتا ہے تو اسے بھی اس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ پھر ثناقب کا محل وقوع ایسا ہے کہ کافرستان کسی صورت بھی ہباں سے کچھ ناک کافرستان نہیں لے جاسکتا۔

”یہ سر۔..... دوسری طرف سے جو یا کا بھجو مسودہ باش ہو گیا۔ پاکیشیا کے صوبے بازیان کی اس حصے میں جو کہ آر ان اور ہبادرستان کی مرحد سے مطابق ہے۔ ایک ہبادری علاقہ ہے جسے ثناقب کہا جاتا ہے۔ ہباں حکومت پاکیشیانے یور نیم کے حصوں کا پراجیکٹ بنایا تھا۔ لیکن پھر اس پراجیکٹ کو غیر منافع بخش بھجو کر ترک کر دیا گیا ہے لیکن کچھ خواہد ایسے ملے ہیں جن سے یہ قابلہ ہوتا ہے کہ اس پراجیکٹ کے خلاف کافرستان نے کوئی غیر منافع بخش کی ہے۔ لیکن فی الحال اس سازش کی تفصیلات سامنے نہیں آ رہیں۔ میں عمران کو کافرستان بھجو رہا ہوں۔ وہ ہباں جا کر اس بارے میں تحقیقات کرے گا۔ تم چند ساتھیوں کو ساتھ لے کر ثناقب جاؤ اور ہباں تحقیقات کرو۔ ہو سکتا ہے ہباں اس سازش کا کوئی گلیوں جائے۔..... عمران نے کہا۔

”میں سر لیکن تحقیقات کس اندرا میں کرنی ہوں گی وہ تو سارا ہبادری اور عمران علاقہ ہو گا۔..... جو یا نے کہا۔

”ہباں تینا دفاتر و غیرہ بنائے گئے ہوں گے اور کھدا یاں بھی کی گئی ہوں گی۔ گو پراجیکٹ کو ترک کر دیا گیا ہے۔ لیکن اتنی جلدی ہباں سے تمام سیٹ اپ نہیں اکھڑا جاسکتا۔ اس لئے ہباں سرکاری افراد موجود ہوں گے۔ تم لوگ سیاحوں کی صورت میں ہباں مانگے اور ان لوگوں سے مل کر صورت حال کا جائزہ لو گے۔ اس سے ساتھ ساتھ اردو گردے گاؤں یا قصبوں میں بھی جا کر معلومات حاصل کر دے گے۔ ہباں کوئی مشکوک آدمی یا گروپ یا کوئی مشکوک سرگرمی اگر ہوئی ہو

141

"کیا کوئی کلہر بھجو میں آگیا ہے۔..... بلیک زرہ نے عمران کو اس طرح پھوٹنے دیکھ کر پوچھا۔
ہاں ان رپورٹوں کو ہم نے اپنے طور پر کسی ماہر معدنیات کو نہیں دکھایا اور اگر کافر سたان اس میں کسی بھی طرح ملوث ہے تو قیمت اس مخصوصہ بندی کے لیچے کسی کافر ساتانی ماہر معدنیات کا ہی بانٹھو ہو سکتا ہے۔ ہمیں اس پہلو پر بھی پھینک کر یعنی پاپے۔..... عمران نے کہا۔
تاب بھی کمال کرتے ہیں۔ پاکیشیائی۔ شوگرانی اور ایکریزین ماہرین کی رپورٹوں کے بعد کوئی پرائیویٹ ماہر کیا بتائے گا۔ بلیک زرہ نے کہا۔
منیاں کر لیں خالد۔ عمران نے کہا اور رسیدور المهاک اس نے خبر ڈائل کرنے شروع کر دی۔
پی۔ اے نو سیکرٹری خارجہ۔ دوسرا طرف سے سر سلطان کے پی۔ اے کی آواز سنائی دی۔
"عمران بول دبا ہوں۔ سر سلطان سے بات کرو۔" عمران نے سخنیدہ لیجے میں کہا۔
"میں سر۔ دوسرا طرف سے بھی سخنیدہ لیجے میں کہا گیا۔
"ہیلو سلطان بول رہا ہوں۔..... چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔
"سر سلطان آپ سیکرٹری معدنیات سے اپنے طور پر مخلوم کریں

140

اے پورا پاکیشیا کر اس کرنا پڑے گا۔ آر ان اور ہمادر ساتان کی سرحدیں طغتہ ہیں دہاں سے یہ لوگ کچھ نہیں لے جاسکتے پھر یور نیم کی کھدائی اور غیر صاف شدہ یور نیم کو لے جانا یہ بہت بلا پر اچیک ہے۔ ٹرکوں میں یہ غیر صاف شدہ یور نیم جا سکتا ہے۔ ادھر یہ روپوں میں اس قدر جامِ اور مُحل ہیں کہ ان پر ٹک بھی نہیں کیا جاسکتا اور اگر ایک ادارے کی روپوٹ ہوتی تب بھی ٹک کی بات کی جاسکتی تھی۔ پاکیشیائی ماہرین شوگرانی ماہرین۔ ایکریزین ماہرین۔ سب کی رپورٹوں تو غلط نہیں ہو سکتیں۔ اس کے باوجود کوئی شکوہ کوئی سازش بہر حال ہو رہی ہے۔ اس شوگرانی ماہر لوچنگ کا قتل بس اپنے ہے کہ محاذِ مذکوک ہے۔ پھر اس کر نل سہوتا اور پیشل۔ بھنسی کو اس قدر خفیہ رکھا گیا ہے کہ فیصل جان کی رپورٹ کے مطابق تمام انفلوچریک کرنے لگئے ہیں لیکن ان کے پارے میں علم نہیں ہو سکا۔..... عمران نے کہا۔
"واقعی یہی بات ہے جس نے اس کیس کو بڑی طرح لٹھا دیا ہے۔
بلیک زرہ نے کہا۔
"بہر حال ہمارے دین کا سبق ہے کہ انسان کو ہمت نہیں پاری چاہتے۔ یا یوسی گناہ ہے۔ اس نے اس پر کام تو بہر حال کرنا ہے۔ بھی دل کبھی تو کوئی ایسا لکھو بہر حال مل ہی جائے گا۔..... عمران نے کہا اور بلیک زرہ نے اشتافت میں سردا دیا۔ عمران کافی درست غاموش یعنی کچھ سچتا رہا۔ پھر اچانک اس طرح چونکا جسمی اس کے ذہن میں کوئی سیاحتیں آگیا ہو۔

143

لے معلوم کریا ہے کافرستانی دارالحکومت میں ہاشمی کالوں کی کوئی نمبر نوے میں رہتا ہے سرسلطان نے تفصیل بتاتے اکٹے کہا۔

واہ آپ نے تو پوری جاوسی کر ڈالی۔ آپ کو ریٹائرمنٹ کے بعد یون نے سیکرٹ سروس میں شامل کر لیا جائے عمران نے سکراتے ہوئے کہا تو سرسلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"یہ تو میرے لئے اعزاز ہو گا لیکن دوسرے ہی روز میں کسی مجرم کی کوئی کاشش کارہو کہ اس اعماز سمیت قبر میں اتر چکا ہوں گا سرسلطان نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا اور سرسلطان نے بھی ہستے ائے رسیور رکھ دیا۔ عمران نے کریبل دبایا اور پھر تیزی سے نمبر اسل کرنے شروع کر دیئے۔

"اکتوبری جتاب ایک نوالی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر گیلانی سلگھ ہاشمی کالوں میں رہتے ہیں۔ ان کا نمبر عمران نے کہا اور دوسری طرف سے نمبر بادیا گیا تو عمران نے کریبل ادا دیا۔

"کافرستانی دارالحکومت کی اکتوبری کو فون کیا تھا آپ نے ایک زیر نے پوچھا اور عمران نے اجابت میں سرطاتے ہوئے ایک اور پر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"بی صاحب رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مودبائی آواز سنائی ادا۔

142

کہ پاکیشیا میں کوئی ایسا ماہر معدنیات موجود ہے جسے ہیں الاقوامی طور پر اتحارثی سمجھا جاتا ہو۔ پاکیشیا کے ساتھ ساتھ کافرستان کے بارے میں بھی پوچھ لیں اور پھر مجھے بتائیں میں نے اگر براہ راست بات کی توجہ سرکاری آدمیوں کے نام گنو انا شروع کر دیں گے۔ عمران نے کہا۔ "ٹھیک ہے میں معلوم کرتا ہوں۔ کہاں سے فون کر رہے ہو۔

سرسلطان نے جواب دیا۔

"وہاں سے جہاں ایک دانش درکا مستقل قبضہ ہے عمران نے سکراتے ہوئے جواب دیا اور دوسری طرف سے سرسلطان بے اختیار ہنس دیئے۔

"او۔ کے میں بھی معلوم کر کے فون کرتا ہوں سرسلطان نے ہستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے بھی رسیور رکھ دیا اور پھر تقریباً یون گھنٹے کے انتفار کے بعد سرسلطان کا فون آیا۔

"عمران بیٹھے میں نے سیکرٹری معدنیات کے ساتھ اس کے مکمل کے ایک اور بڑے افسر سے بھی معلومات حاصل کی ہیں۔ اس وقت پاکیشیا میں تو کوئی ایسا ماہر معدنیات موجود نہیں ہے۔ جسے اس موضوع پر بین الاقوامی اتحارثی سمجھا جاتا ہو۔ کافرستان میں ایک ماہر معدنیات الحیہ موجود ہے۔ اس کا نام ڈاکٹر گیلانی سلگھ ہے۔" سرکاری ملازم نہیں ہے بلکہ کسی فارم یونیورسٹی کا ریٹائرڈ اسی ہے اور اب گزشت کئی سالوں سے کافرستان میں رہ رہا ہے۔ اس کا پتہ بھی میں

"ان کا نام پر یہ سنگھے ہے جتاب وہ بنک میں افسر ہیں۔" ملازم نے
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون نمبر دوہراؤ دیا۔
"ٹکریہ"..... عمران نے کہا اور ایک بار پھر کریڈل دبا کر اس
نے چھٹے گردیت لینڈ کے ساتھ رابطہ کا نمبر ڈائل کیا اور پھر ملازم کا بتایا
ہوا نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا۔
"میں بنک"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔
پر یہ سنگھے صاحب سے بات کرنی ہے میں کافرستان سے بول رہا
ہوں۔" عمران نے کہا۔

"ہولا کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ابھی میں پر یہ سنگھے بول رہا ہوں۔" بعد میں بعد ایک بھاری سی
آواز سنائی دی۔

"میں کافرستان سے بات کر رہا ہوں شیر سنگھے۔ میرا تعقیل عکر
مدد نیات سے ہے۔" میں ڈائسکرٹ آپریشن ہوں۔ ایک اہتمائی اہم
برکاری معاملے میں آپ کے والد جناب ڈاکٹر گیانی صاحب سے رائے
لینی ضروری ہے۔ لیکن ڈاکٹر صاحب چھ ماہ سے ملک سے باہر ہیں اور
ان کے ملازم کو علم نہیں ہے کہ وہ کہاں ہیں۔ ان سے آپ کا نمبر ملا
ہے۔ اس لئے آپ کو فون کیا ہے۔ اہتمائی اہم منصب ہے۔ اگر آپ مدد
کر سکیں تو مہربانی ہو گی۔"..... عمران نے کہا۔

"لیکن ذیلی نے تو مجھے بتایا تھا کہ وہ کافرستان کے مرکاری کام میں
مصروف ہیں۔ کوئی بڑے معدنی پروجیکٹ کی بات کرو ہے تھے اور

"ڈاکٹر صاحب سے بات کرائیں۔ میں ایکریمیا سے بول رہا ہوں۔"
میرا نام کو مبدور سنگھے ہے..... عمران نے کہا۔
"ڈاکٹر صاحب تو ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں جناب"..... دوسری
طرف سے جواب دیا گیا۔ خاہیر یہ کوئی ملازم ہی بول رہا تھا۔
"ادہ کب گئے ہیں اور کہاں"..... عمران نے چونکہ کروچھا۔
"چھ ماہ سے زیادہ ہی ہو گئے ہیں اور یہ مجھے نہیں معلوم کہ وہ کہاں
ہیں۔" ملازم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ان کی بیگم کو تو ان کے موجودہ پتے کا عالم ہو گا۔ ان سے بات کر
دو۔" عمران نے کہا۔

"جی ان کی بیگم کو تو غوت ہوئے ہیں سال ہو گئے ہیں۔" ان کا
ایک ہی لٹاک ہے وہ گردیت لینڈ میں رہتا ہے۔" دوسری طرف سے
ملازم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اس کا فون نمبر اور نام بتا دیں اس سے بات کر لیتا ہوں۔"
عمران نے کہا۔
"ڈائری میں لکھا ہوا ہے۔ میں دیکھ کر بتاتا ہوں جناب"..... دوسری
طرف سے کہا گیا اور پھر سیور علیحدہ رکھے جانے کی آواز سنائی دی۔ اور
عمران نے ایک طویل سانس یا۔ تقریباً پانچ منٹ بعد ملازم کی آواز
دوبارہ سنائی دی۔

"صاحب کیا آپ لائن پر ہیں"..... ملازم نے کہا۔
"ہاں"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

147

کی روپورٹ میں کوئی ایسی بات جیسی محسوس ہو جو مجھے بتانا ضروری ہو
تو تم میری سپیشل فریجنسی پریانا نژادان کے ذریعے مجھ سے بات کر لینا
اب اس سپیشل ہجنسی اور کرنل سہوترا کوڑیں کرتانا گزیر ہو چکا ہے
اس کے بغیر یہ لفظ ہوتی تھی مجھ نہیں سمجھتی۔..... عمران نے سمجھ دے
لچھے میں کہا اور کرسی سے اٹھ کر واہوا۔
ٹھیک ہے جاہب۔..... بلیک زرور نے بھی کرسی سے اٹھتے
ہوئے مودبادا لچھے میں کہا اور عمران خاموشی سے مڑا اور تیزی قدم
الٹھاتا ہی رونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

146

آپ کہ رہے ہیں کہ حکومت کافرستان کو ان کا علم نہیں ہے۔ یہ کسے
ہو ستا ہے۔..... دوسری طرف سے پرم سنگھ کی اہمیت حریت بھری
اوaz سنائی دی۔

وہ واقعی ایک سرکاری پراجیکٹ پر کام کر رہے تھے لیکن چھ ماہ سے
انہوں نے رابطہ ہی نہیں کیا۔ آپ ان کے صاحبوادے ہیں۔ لیکن اس
اوپن فون پر اہم سرکاری راز تو بہر حال اوپن نہیں کیے جاسکتے اس لئے
آپ خود مجھ لیں کہ حکومت کیوں ان سے فوری رابطہ کرنا چاہتی ہے۔
عمران نے گول مول سے انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

مجھ سے بھی ان کا کوئی رابطہ نہیں ہے۔ البتہ اتحاد مجھے معلوم ہے
کہ وہ یخود مشرد فیں کیونکہ انہوں نے کہا تھا کہ جس چوکش میں کام
کر رہے ہیں وہاں سے وہ اپنا کام مکمل ہونے سے جعلی کوئی کال نہ کر
سکیں گے۔ کسی غیر ملک کی بات کر رہے تھے۔ کس ملک کی یہ میں
نے ان سے پوچھا ہی نہ تھا۔ پرم سنگھ نے جواب دیا۔
او۔ کے بہر حال اگر آپ سے ان کا رابطہ ہو تو آپ انہیں کہہ دیں
کہ وہ فوری طور پر حکومت سے رابطہ قائم کریں۔ شکریہ۔..... عمران
نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

اُس کا مطلب ہے کہ واقعی کوئی نہ کوئی کام بہر حال ہو رہا ہے۔
بلیک زرور نے جو لاڈر پر ساری باتیں سمجھتیں رہا تھا عمران کے رسیور
کریڈل پر رکھتے ہی اہمیت تشویش بھرے لچھے میں کہا۔
ہاں۔ کہاں اور کیا یہ بات سامنے نہیں آ رہی۔ او۔ کے اگر جو یا

تعلق فوج کے کسی کمانڈو گروپ سے ہواں نے جیپ کے سامنے لگی
ہوئی نسپلیٹ کو خوار سے دیکھا۔ جیپ دار اتحادت کی رجسٹرڈ تھی۔
کافی درجک وہ دور بین سے جیپ اور اس کے اندر موجود افراد کو دیکھتا

رہا۔ پھر اس نے دور بین کو آنکھوں سے ہٹایا اور تیزی سے ساقچہ پرے
ہوئے سیاہ رنگ کے بیگ کی زپ کھول کر اس میں موجود ایک
خصوصی ساخت کا گھنڈ فریکننسی ٹرانسیسیٹر باہر نکال دیا۔ اس کے
بہرے پر گہری پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس نے ٹرانسیسیٹر کا
ایک یعنی دبایا تو ٹرانسیسیٹر، ہلکی ہلکی مخصوص آوازیں لکھنے لگیں۔

"ہیلو! ہیلو! اوس سی دن کا ننگ اور نوجوان نے جلدی
جلدی کال دننا شروع گر دی۔

"یہی بس اٹنڈنگ یو اور چند لمحوں بعد ٹرانسیسیٹر سے
ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"سر ایک بڑی جیپ ٹاکاب پو اسٹ کی طرف آرہی ہے۔ اس میں
ایک غیر ملکی عورت اور تین مقامی افراد سوار ہیں۔ جیپ دار اتحادت
کی رجسٹرڈ شدہ ہے اور ان افراد کو دیکھ کر یوں محسوس ہوتا ہے جیسے یہ
کمانڈوز ہوں اور نوجوان نے تیز بچھے میں کہا۔

"اوہ کتنے فاسطے پر ہے جیپ اور دوسری طرف سے آتشیش
بڑے بچھے میں پوچھا گیا۔

"ایک گھنٹے بعد وہ پو اسٹ پر بچھے جائے گی اور نوجوان نے
ہاب دیا۔

Scanned & PDF Copy Created by RFI

ایک ہماری چنان پریستہ ہوئے نوجوان نے ساقچہ پری ہوئی دور
بین اٹھا کر جیسے ہی آنکھوں سے لگائی وہ بے اختیار ہونک پڑا۔ اسے نیچے
ٹھنگ سی سڑک پر ایک بڑی جیپ خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی
ہماری کے اوپر آتی دکھائی دے رہی تھی اس نے جدید انداز کی دور بین
کی سائیڈ پر گئی ہوئی ناب کو گھما نا شروع کر دیا اور بعد لمحوں بعد جیپ کا
چھوٹا سا ہیوا اس کی نظروں کے سامنے بڑا ہو نا شروع ہو گیا۔ اب اسے
جیپ کے اندر بیٹھنے ہوئے ازاد صاف دکھائے دینے لگے تھے۔
ڈرائیور نگ سیٹ پر ایک مقامی نوجوان تھا۔ جب کہ سائیڈ سیٹ پر
ایک غیر ملکی عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ عقبی سیٹوں پر دو اور مقامی افراد
موجود تھے۔ لیکن ان تینوں افراد کی جسامت اور ان کے بیٹھنے کے
انداز کو عورت سے دیکھ کر اس کے ذہن میں بے اختیار خطرے کی
گھنٹیاں بیجنے لگی تھیں۔ ان کی جسامت اور انداز ایسا تھا جیسے ان کا

بھی بند کرادی ہے۔ ہو سکتا ہے ان لوگوں کا تحقیق ملزی انتہی جنس سے ہو اور کسی شک کی بنا پر ہماس آ رہے ہوں۔ نوجوان نے تیر تیز لے چکا۔

لیکن تم تو کہہ رہے ہو کہ ان کے ساتھ کوئی غیر ملکی عورت بھی ہے۔ کیا ہماس کی ملزی انتہی جنس میں غیر ملکی عورتیں بھی بھرتی کی جاتی ہیں۔ دوسرے آدمی نے حریت بھرے لجھے میں کہا۔

میں نے بھی اس بات پر غور کیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس غیر ملکی عورت کو وہ ساتھ اس لئے آئے ہیں تاکہ کسی کو شک بڑپڑکے بہر حال کچھ بھی ہو، میں محاط تو بہر حال رہتا ہی پڑے گا۔ نوجوان نے کہا۔

ٹھیک ہے۔ تم آفس سنجال لو۔ میں یہ رک میں موجود افراد کو ریڈ الرٹ کرو ستا ہوں۔ دوسرے آدمی نے کہا اور تیزی سے مز کر یہ رک کی طرف بڑھ گیا۔ یہ رک میں سب دفاتر تھے کئی دفاتر میں باقاعدہ افراد موجود تھے۔ جب کہ کئی دفاتر بند پڑے ہوئے تھے۔ ایک دفتر کے سامنے باقاعدہ چڑاہی موجود تھا۔ نوجوان تیز تر قدم اٹھاتا اس دفتر کی طرف بڑھ گیا۔ پڑاہی نے اس کے قریب آنے پر اسے سلام کیا اور پرده اٹھا دیا۔ نوجوان خاصو شی سے دفتر میں داخل ہوا اور پھر میز کے پیچے موجود کرسی پر بیٹھ گرا۔ اس نے میز پر رکھے ہوئے انڑ کام کا رسید اٹھایا اور ایک بٹن پر لیکی کر دیا۔

جی صاحب۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز ستائی دی۔

تم ایسا کرو کہ ان سے پہلے پوست پر تکمیل اور چیک کرو کہ یہ کون لوگ ہیں۔ پوست پر موجود سب افراد کو ریڈ الرٹ کر دینا میں شک کا کام بند کرو دتا ہوں تاکہ کسی قسم کی تحریک ہمراه ہے یہ لوگ محسوس نہ کر سکیں اور۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

میں سر اور۔ نوجوان نے کہا اور زانشیز واپس بیگ میں ڈالا۔ اس کے ساتھ ہی دور میں اٹھا کر اس سے اسی بیگ میں رکھی۔ اس کی زپ بند کی اور اسے کانڈھے سے لٹکا کر وہ تیزی سے مزا اور پھر مختلف چنانوں کو پھلا لئتا ہوا وہ نیچے اترتا چلا گا۔ تھوڑی درجود وہ ایک مسلسل علاقوں میں بھی گیا۔ جہاں ایک طرف بڑا سی یہ رک یعنی ہوئی تھی۔ جس کے باہر ایک جیپ موجود تھی۔ اور اور مشینی بھی موجود تھی۔ لیکن یہ مشینی ساکت تھی۔ نوجوان دوڑتا ہوا یہ رک کی طرف پڑھتا چلا گیا۔ ابھی وہ یہ رک کے قریب ہنچا ہی تھا کہ یہ رک سے ایک اور آدمی باہر آگیا۔

کیا ہوا خیریت۔ اس آدمی نے نوجوان کو اس طرح بھاگ کر آتے دیکھ کر حریت بھرے لجھے میں پوچھا۔

نیچے سے ایک جیپ پوست کی طرف آ رہی ہے۔ اس میں ایک غیر ملکی عورت اور تین مقامی افراد سوار ہیں۔ لیکن ان تینوں افراد کے جسم اور ان کے انداز بسار ہے ہیں کہ ان کا تحقیق یقیناً فوج کے کانڈوں سیکشن سے ہے۔ میری بس سے بات ہوئی ہے۔ بس نے کہا ہے کہ پوست پر ریڈ الرٹ کا اعلان کر دیا جائے۔ انہوں نے پی دن پر مشینی

153

"پاکیشا سیکٹ سروس - یہ خیال تمیں کئے آگیا۔" مونہن نے اہتمائی حریت بھرے لمحے میں کہا۔

"مجھے بس نے بتایا ہے کہ سپیشل ۶ بجنسی کے اہم آدمی میجر رام محل کو بلاک کر دیا گیا ہے اور اس کا ملازم غائب ہے۔ میجر رام محل کی اش دیکھ کر یہی بتایا گیا ہے کہ اس پر تشدد کیا گیا ہے اور اس نے دانتوں میں موجود ذہریلا کیپوں چبا کر خود کشی کر لی ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس سے اصل حقائق معلوم کرنے کی کوشش کی گئی، ہو گی جس پر اس نے خود کشی کر لی ہو گی۔ میجر رام محل سپیشل ۶ بجنسی کا اہتمائی اہم ترین اجنبیت تھا۔ وہ عام حالات میں بھی اس طرح خود کشی نہیں کر سکتا۔ اس سے کرنل ایس نے تیجہ نکالا کہ سیکٹ سروس اس پر اجنبیت کے یقینے لگ چکی ہے۔ سچانچہ ہاتھی کمان نے فوری ایکشن لیتے ہوئے سپیشل ۶ بجنسی ختم کر دی اور بس کو بھی الرٹ کر دیا۔ اس آدمی نے کہا اور مونہن کی انکھیں پھیلتی چل گئیں۔

"اوہ یہ تو تم نے نی بات بتائی ہے۔ سرپریز" مونہن نے ہونٹ چلاتے ہوئے کہا۔

"سرپریز نہیں۔ ارسلان۔" اس آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا اور مونہن بے اختیار ہو ٹک پڑا۔

"اوہ ہاں ارسلان۔ ان حالات میں تو ہمیں واقعی اہتمائی محتاج رہنا چاہئے۔" مونہن نے کہا۔

"زیادہ محتاج ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ سب کچھ نارمل حالت

152

"مونہن بول رہا ہوں آکاش۔" دفاتر میں موجود تمام افراد کو اطلاع کر دو کہ ایک جیپ پر سوار تین مقامی افراد اور ایک غیر ملکی عورت پواست پر آ رہے ہیں۔ انہیں اصل مشن کے بارے میں ذرا سامنی شک نہیں ہوتا چاہئے۔ سپیشل گارڈ کو باہر بھجوادا اور اسے کہہ دو کہ "ان افراد کو میرے پاس لے آئے۔" نوجوان نے تیز لمحے میں کہا۔

"میں سر۔ سب کو نام تبدیل کرنے کا بھی کہہ دوں۔" دوسرا طرف سے کہا گیا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم پاگل تو نہیں ہو گئے۔ اب کیا اصل ناموں سے ان سے تعارف کرائیں گے۔ پھر باقی کیا رہ جائے گا تائنس۔" مونہن نے اہتمائی عصیتے لمحے میں کہا۔

"وہ۔ وہ جناب آپ نے اپنا اصل نام مونہن یا تھا اس لئے میں نے پوچھا تھا۔" دوسرا طرف سے بولنے والے آدمی نے گھبراۓ ہونے لگے میں جواب دیا۔

"وہ تو ہمارے ساقی بات کرتے ہوئے میں نے اصل نام لیا ہے۔ ان کے سامنے تو میرا نام پر دیز ہو گا۔" مونہن نے تیز لمحے میں کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔" دوسرا طرف سے کہا گیا اور مونہن نے رسپور کھدیا۔ لکھریا دس منٹ بعد ہی آدمی جو مونہن کو رکھتے میں ملا تھا اندر داخل ہوا۔

"یہ لوگ کہیں پاکیشا سیکٹ سروس سے متعلق نہ ہوں۔" اچانک آنے والے نوجوان نے کہا تو مونہن بے اختیار ہو ٹک پڑا۔

میں نے وزیر اعظم ہاؤس کارپکارڈ بھی پڑک کرایا ہے۔ جہاں بھی پیشل بھنسی کی کوئی فائل نہیں ہے۔ فیصل جان نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ عمران ابھی تھوڑی درجتے ہی نازدان کے پاس پہنچا تھا اور فیصل جان پہلے سے ہمارا موجود تھا۔

یعنی واقعی اس بھنسی کو پیشل رکھا گیا ہے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور فیصل جان بے اختیار ہنس ہوا۔

ہمارا ایک ماہر مددیات رہتے ہیں ڈاکٹر گیلانی سکھ۔ ہماری کالونی میں ان کی کوئی خوبی ہے۔ کیا تم دونوں میں سے انہیں کوئی جانتا ہے۔ عمران نے کہا تو نازدان اور فیصل جان دونوں چونک پڑے۔

میں نے صرف نام سنایا ہوا ہے۔ ذاتی طور پر نہیں جانتا۔ نازدان نے جواب دیا اور فیصل جان کا جواب بھی ہی تھا۔

میں رکھو۔ اس طرح اگر یہ لوگ سیکرٹ مردوں سے متعلق ہیں جب بھی انہیں کوئی شک نہیں ہو گا۔ اگر تم نے ضرورت سے زیادہ اختیاط کا مظاہرہ کیا تو پھر انہیں شک بھی پڑ سکتا ہے۔ مرندور نے کہا اور مونہ نے اثبات میں سرطان دیا۔

ابھی وہ باتیں کرنے میں مصروف تھے کہ چڑاہی اندر داخل ہوا۔

"جباں ایک عورت اور تین مردوں کی جیپ پر آئے ہیں۔ وہ سیاح ہیں۔ پیشل گارڈنے کہا ہے کہ انہیں اندر آنے کی اجازت دینی ہے یا نہیں۔ چڑاہی نے موہیاں لجئے میں کہا۔

"سیاح اور ہمارا اس دربار ملائکت میں۔ شک ہے۔ انہیں لے آؤ ساقہ۔ مونہ نے چونک کر کہا اور چڑاہی سرطان ہوا اپنے چلا گیا۔

"میرا خیال درست نہ لگا ہے۔ اس لئے یہ لوگ غیر علی عورت کو ساقہ لے آئے ہیں تاکہ اپنے آپ کو سیاح ثابت کر سکیں ورنہ ہمارا سیاحوں کے لئے کیا کشش ہو سکتی ہے۔ مرندور نے منہ بناتے ہوئے کہا اور مونہ نے اثبات میں ہلا دیا۔

157

کافی ہیں۔ ایجاد ہو کے کسی کرم فرما کے قابو آ جاؤں اور اس کا کرم مجھے کام کرنے سے ہی روک دے۔..... عمران نے دروازے کے قریب رک کر مرتے ہوئے کہا۔

” بالکل جتاب۔..... نائزان نے کہا اور عمران مزکر ایک سائینٹ پر موجود ذریںگ روم کے دروازے کی طرف بڑھ گیا جو نکدہ ہے نائزان کے اس خصوصی اڈے میں کئی بار آ جکا تھا اس نے اسے ہمار کے پارے میں سب معلوم تھا۔ تھوڑی ویر بعد جب وہ ذریںگ روم سے باہر نکلا تو اس کا حلیہ مکمل طور پر بدل چکا تھا۔ وہ اب ایک اوپری غر اوری نظر آتا تھا۔

” یہ آپ نے بوڑھوں جیسا میک اپ کیوں کر دیا ہے۔۔۔ فیصل جان نے جو اس دوران و دبارہ کری پر بیٹھ چکا تھا عمران کو دیکھتے ہی کہا۔

” سناتو ہی ہے کہ خواتین تم جسے لا ابھی نوجوانوں کی بجائے اوچھے افراد قارئ مردوں کو زیادہ پسند کرتی ہیں۔۔۔ میں نے سچا کہ شاید ہمارا ہی جائے۔..... عمران نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور فیصل جان کے ساتھ ساتھ نائزان بھی بے اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑی ویر بعد عمران فیصل جان کی سرخ رنگ کی کار میں بیٹھا اڈے سے باہر آ چکا۔

” اب کہاں جاتا ہے۔..... فیصل جان نے کار باہر نکال کر عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

156

” د گزشتہ چھ ماہ سے کافرستان سے باہر ہیں اور جو کچھ ان کے متعلق معلوم ہوا ہے اس کے مطابق وہ کسی اہم مدنی پر اجیکٹ پر اور کافرستان کے نقطہ نظر سے کسی غیر ملک میں کام کر رہا ہے اور یہ غیر ملک پا کیشیا بھی ہو سکتا ہے اور یہ مدنی پر اجیکٹ ثاقب بھی ہو سکتا ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔

” پھر تو عمران صاحب دیں پر اجیکٹ پو اسٹ پر اسے چیک کیا جا سکتا ہے۔..... نائزان نے کہا۔

” چیف نے ہمارا ٹائم بیچج دی ہے۔۔۔ لیکن جس انداز کا یہ کسی نظر ارہا ہے۔۔۔ اس کے مطابق گیانی سناگھ ہمارا چنان پر اپنا تعارف کرانے کے لئے تو نہ بیٹھا ہوا ہو گا اور پھر ابھی حتی طور پر بھی تو کچھ معلوم نہیں ہے۔۔۔ تم ایسا کرو کہ اس کا کوئی ایسا دوست و غیرہ تلاش کرو جو اس سے بے حد قریب ہو۔۔۔ اس طرح شاید کچھ معلوم ہو سکے میں اس دوران فیصل چان کے ساتھ مل کر اس کر تل سہو ترا اور سپیشل ایجنسی کو تلاش کر تاہوں۔..... عمران نے کہا اور کری سے انھیں کہدا ہوا۔

” آپ کے ذہن میں اس کی تلاش کے سلسلے میں کیا ایسٹگل ہے۔۔۔

” تم آؤ تو ہی ایسٹگل ہٹلے سے ہتے ہوئے نہیں ہوتے۔۔۔ حالات کے مطابق خود بنانے پڑتے ہیں۔..... عمران نے کہا اور بیر ونی دروازے کی طرف مزگیا۔

” میرا خیال ہے میں میک اپ کر لوں ہمار بھی میرے کرم فرما

"لیں سر۔" نوجوان نے کہا اور کاؤنٹر پر موجود انٹر کام کا رسپور انٹرا کراس نے بٹن دبادیا۔

"بیگم صاحبہ کو نسکی سے براون صاحب آئے ہیں۔" نوجوان نے اہتمائی مودبات لمحے میں کہا۔

"جی اچھا۔" نوجوان نے دوسری طرف سے جواب سن کر کہا اور رسپور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف کھوے سپر دائر کو اشارے سے بلا یا۔ سپر دائرہ بہب کاؤنٹر کے قریب پہنچ گیا۔

"صاحبان کو بیگم صاحبہ کے دفتر لے جاؤ۔" کاؤنٹر میں نے سپر دائر سے کہا۔

"آپنے جتاب۔" سپر دائز نے سر ملاتے ہوئے مودبات لمحے میں عمران اور فیصل جان سے مخاطب ہو کر کہا اور باہمیں طرف کو مز لیا۔ پھر تھوڑی در بعد وہ دونوں ایک اہتمائی شاندار انداز میں بچ ہوئے دفتر میں داخل ہو رہے تھے۔ وسیع دعویٰ میں دھرمی میز کے یونچے ایک بھاری وجود اور ادھیز عمر مقامی خاتونی بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کی آنکھوں پر نظر کا چشمہ تھا اور اس نے اہتمائی قیمتی ساز ہمیں جہن رکھی تھی۔

"اوہ براون آؤ۔ آؤ۔ بڑے طویل عرصے بعد آنا ہوا ہے۔" اس سوت نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم سناوہ پھدر رکھی ہو۔" عمران نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

نیک ہے۔ آؤ۔ منہو۔" پھدر مانے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کنات ہو مل جانا ہے۔" عمران نے کہا تو فیصل جان بے اختیار چونکہ پڑا۔

"کنات ہو مل۔" وہ تولڈی ایمیاٹس ہے۔ کیا آپ دہاں سے کرنل ایس کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔" فیصل جان نے کار آگے بڑھاتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر بلادیا۔

"لیکن کس طرح۔" فیصل جان نے حریت بھرے لمحے میں کہا۔

"دہاں سننا ہے۔ کافرستان کا سب سے بڑا بھوپی رہتا ہے۔ اس سے اس کرنل سہوترا کا ذائقہ بنائیں گے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور فیصل جان نے بے اختیار ہوتے بھیختے لئے اور عمران اس کی یہ کیفیت دیکھ کر دل بی دل میں ہنس پڑا۔ لیکن اس نے کہا کچھ نہیں اور پھر کنات ہو مل تک بھیختے کے دوران فیصل جان نے بھی کوئی بات نہیں کی تھی۔ کنات ہو مل خاص اضاف ستمرا اور قدرے بڑا سا ہو مل تھا۔ جو نکدی ملزی ای رہیے کے صین ستر میں واقع تھا۔ اس نے ہبھاں زیادہ تر ملزی آفسیر داؤ ان کی بیگمات ہی آتی رہتی تھیں۔

ہو مل کا اندر وہی ماہول بھی بے حد صاف ستمرا تھا۔ عمران کاؤنٹر کی طرف پڑھ گیا جہاں ایک نوجوان کھدا تھا۔ چونکہ اس وقت کسی کھانے کا وقت نہ تھا اس نے ہال تھہ بانٹا ہی تھا اس نے نوجوان بھی فارغ ہی کھدا تھا۔

"بیگم صاحبہ سے کہو نسکی سے براون آیا ہے۔" عمران نے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔
”بہت خوب اے کہتے ہیں نہلے پر دھلا۔“..... بیگم چدر مانے نہ شنے
اوے کہا۔

”نہلے پر دھلا پر انماخا وہ ہے۔ آج کل دبليے کو دس نمبر یا کہتے ہیں۔“
 عمران نے بڑے معصوم سے لجے میں کہا اور بیگم چدر مان ایک بار پھر
کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ اس بار فیصل جان بھی ساقھی بھسا تھا کیونکہ
واقعی عمران نے بھر بور بھوت کی تھی۔ بیگم چدر مانے عمران کو ہلا
یعنی نو اور فیصل جان کو دھلا بھین دس بنا کر عمران پر فیصل جان کو
وقت دے دی تھی لیکن عمران نے جواب میں دبليے کو دس نمبر یا میں
بدل کر ساری بات کا رخ ہی بدل دیا تھا۔ قاہر ہے دس نمبر یا کا معنی
فیصل جان بھی بخوبی بھسا تھا۔

”ہبليے یہ بتاؤ کہ کیا ہو گے۔ پھر باش ہوں گی۔“..... بیگم چدر مانے
شنے ہوئے کہا۔

”میرے لئے تو جام عشق ہی کافی ہے۔ طوطارام سے البتہ پوچھو لو۔
او سکتا ہے۔ سچوری کھانا پسند کرے یا چھنے کی دال دودھ میں بھگوئی
اٹی۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”شیطان۔ اب میری عمرہ گئی ہے۔ جام عشق پلانے کی۔“..... بیگم
چدر مانے بے اختیار شرمنے ہوئے لجے میں کہا۔

”چبو جام عشق شہی زہر عشق ہی۔ گھول کر پلاز بنا۔“..... عمران نے
کہا اور بیگم چدر مانے بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

”یہ میرا دوست طوطارام اور طوطارام یہ بیگم چدر مان ہے۔ کنات
ہوٹل کی ماں کہ اور میری پرانی دوست۔“..... عمران نے فیصل جان کا
تعارف کرتے ہوئے کہا یعنی اپنانام سن کر فیصل جان کا بے اختیار
منہ بن گیا۔

”طوطارام ارے اس تاپرانانام۔ پرانے زمانے میں تو لوگ ایے نام
رکھتے تھے۔ لیکن اس ماڈرن دور میں تو ایے ناموں کا روایج ہی نہیں
ہے۔ بہر حال آپ سے مل کر خوشی ہوئی۔“..... چدر مانے حیرت
بھرے لجے میں کہا۔

”یہ اپنے ماں باپ کی بڑھاپے کی اولاد ہے اور اس کے ماں باپ
بہر حال پرانے دور کے ہی تھے۔ دیسے یہ اپنے آپ کو پرام کہلاتا ہے۔“

مطلوب ہے پیرت رام۔ اس تاپرانے بہر حال تم بھی جانتی ہو گی کہ پیرت
ٹوٹے کو کہتے ہیں اور پیرت کا پی۔ اور رام کا لفظ ملا دیا جائے تو پرام
یعنی جاتا ہے۔ لیکن مجھے نجاتے کیوں یہ پورانام زیادہ پسند ہے۔ بڑی
موسیقیت ہے طوطارام میں۔ پرام کہتے ہوئے تو مجھے یوں لگتا ہے۔
بھی کسی انسان کی بجائے میں کسی ٹرام کا تعارف کرا رہا ہوں۔“
..... عمران کی زبان زواں ہو گئی اور بیگم چدر مانے بے اختیار کھلکھلا
کر ہنس پڑی۔

”میرانام پرام ہی ہے محترمہ۔“..... طوطارام تو ان بھروسے صاحب
نے خود ہی لجاؤ کر لیا ہے۔“..... فیصل جان نے مسکراتے ہوئے کہا
اس نے جان بوجھ کر عمران کے نام براؤن کا ترجیح دیا تھا اور بیگم چدر مانے

"اے ہاں ایشور داس سے معلوم کیا جاسکتا ہے۔ بالکل ابے معلوم ہو گا۔ اچانک بیگم چدر مانے چونکتے ہوئے کہا۔
"ایشور داس وہ کون ہے۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔
"ملزی اشیلی جس کے چیف کا سرکاری خانسماں ہے۔ اہتمائی کیاں ہے۔ ہوشیار اور باختر آدمی ہے۔ اس سے کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی۔ پوری چھاؤنی کی ایک ایک بات کا اسے علم ہوتا ہے۔ اسے لقیناً معلوم ہو گا کہ کرنل سہوترا کون ہو سکتا ہے۔ چدر مانے کہا۔
"لیکن شرط ہی ہے کہ کسی دوسرے کو اس کا علم نہ ہو سکے ورنہ میرا کریڈٹ ختم ہو جائے گا۔ عمران نے منہ بنتا تے ہوئے کہا۔
"تم فکر مت کرو چہاری خاطر تو میں سب کچھ کرنے پر تیار ہوں۔
"ایشور داس اہتمائی لاچی آدمی ہے۔ بھاری رقم کا سن کر تو اپنی بیوی کے راز بھی بتانے سے دریغ نہیں کرے گا۔ میں اسے بلواتی ہوں۔
بیگم چدر مانے کہا اور فون کار سیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان نڑے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ نڑے میں ہاٹ کافی کی تین پیالیاں موجود تھیں۔ بیگم چدر مانے نمبر ڈائل کرتے کرتے ہاتھ چھپی یا اور رسیور کریڈل پر واپس رکھ دیا۔ آنے والے نے ایک ایک پیالی ان تینوں کے سامنے رکھی اور پھر خاموشی سے خالی نڑے اٹھائے واپس چلا گیا۔
"تم کافی جو میں بات کرتی ہوں۔ بیگم چدر مانے عمران اور فیصل جان سے مخاطب ہو کر کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر نمبر

"چہاری ہی دلچسپ باتیں جی یاد آتی ہیں۔ بیگم چدر مانے ہنسنے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی مزید رکھے ہوئے اٹھا کام کا رسیور اٹھا کر اس نے ہاٹ کافی دفتر میں بھیجنے کا کسی کو کہا اور رسیور رکھ دیا۔
"اب بولو کیا وہندہ ہے۔ بیگم چدر مانے اس بار قدرے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔
"ایک صاحب ہیں کرنل سہوترا۔ انہیں تلاش کرنا ہے۔ لیکن دھرمنی کھود دالی ہے۔ کنوڈ میں بانس ڈلوا کر دیکھ لئے ہیں لیکن کرنل سہوترا کہیں دستیاب نہیں، ہو سکا۔ حالانکہ ایس۔ ایس کو حتیٰ اطلاع ملی ہے کہ کرنل سہوترا کافستان کے خلاف شوگران کو غربی کر رہا ہے۔ عمران نے جواب دیا۔
"اوہ شوگرانی ایجنت نام نقلی بھی تو ہو سکتا ہے۔ بیگم چدر مانے اہتمائی سنجیدہ لمحے میں کہا۔

ہاں ہیڈ کوارٹر کا بھی ہی خیال ہے۔ کوڈ نام کرنل ایس رکھا گیا ہے اور "بجنی" کا کوڈ نام "پیشل" بجنی ہے۔ اب بھی نہیں آتی کہ ان سب کو کہاں سے تلاش کیا جائے۔ آخر تنگ آکر میں نے سوچا کہ سپر کمپووزر کی خدمات حاصل کی جائیں۔ سہ جانچہ مہاں آگیا۔ عمران نے کہا اور بیگم چدر مانے اختیار منکر ادا۔

"کرنل سہوترا۔ پیشل بجنی۔ ہو نہ۔ بیگم چدر مانے پڑھاتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے کچھ سوچ رہی ہو۔ اس کی آنکھیں سکڑی گئی تھیں اور پیشانی پر شکنون کا جال سا پھیل گیا تھا۔

"ہاں کوئی عرج نہیں ہے۔ وہ میرے اعتماد کا آدمی ہے۔ تم تکرنا
کرو۔ کوئی سچھ نہ ہوگی۔ بیگم چدر مانے کافی کی پیالی انحصار
اوے کہا۔

"سچھ کی بات نہیں کر رہا۔ آدمی اجنبی افراد کے سامنے بھیج جاتا
ہے۔ عمران نے کافی کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں تمہاری یہ بات درست ہے۔ لیکن اگر میں نے اکلی پوچھ چک
کی تو وہ کایاں آدمی بعد میں میرے لئے مسئلہ بن جائے گا۔ بیگم
پاندر مانے کہا۔

"تم بس استاکر کر جب وہ آئے تو اس سے کہہ دو کہ ہم تمہارے
ہر آنے والے واقف کا رہیں۔ ٹو سکی کا نام لے دینا اور ہمیں تم سے کچھ پوچھنا
ہے بس۔ باقی کام ہم خود کر لیں گے۔ عمران نے کہا۔

"اوے کے پھر تم اور پیشل روم میں بیٹھ جاؤ۔ میں اسے وہیں لے
آؤں گی۔ لیکن ایک بات بتا دوں ایشور داں لاچ میں آسکتا ہے۔ کسی
دھمکی وغیرہ میں نہیں۔ بیگم چدر مانے ایک طرف دیوار میں نظر
آنے والے دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور عمران اثبات
میں سر بلاتے ہوئے کری سے انھ کھرا ہوا۔ فیصل جان بھی کھرا ہو گیا
اور پھر وہ دونوں اس دروازے کو کھول کر دوسرا طرف موجود ایک
خوبصورت انداز میں بجے ہوئے کرے میں پہنچ گئے۔ اس کرے کو
سنگ روم کے انداز میں سمجھا گیا تھا اور عمران نے دروازہ کھلتے ہی
گوس کر لیا تھا کہ یہ کہہ ساڈنپروف ہے اور پھر تقریباً اُدھے گھنٹے بعد

ڈاک، گرنے شروع کر دیئے۔

"میں کنات ہوٹل سے بیگم چدر مابول رہی ہوں۔ ایشور داں
خانسماں موجود ہے۔ بیگم چدر مانے رابطہ قائم ہونے پر کہا اور
پھر دوسرا طرف سے آنے والا جواب سننی رہی۔

"جی دراصل میرے ہوٹل میں ایک کچوان درست طور پر تیار
نہیں ہو رہا اور آپ جانتی ہیں کہ ایشور داں ان معاملات میں کس قدر
ماہر ہے۔ ہمیں بھی وہ ایسے موقعوں پر تمہاری مدد کرتا رہتا ہے۔"

..... بیگم چدر مانے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران بھی گیا کہ
دوسری طرف سے کوئی عورت بول رہی ہے شاید اس کرمل درگارام
کی بیوی ہو گی۔

"شکریہ۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد بیگم چدر مانے کہا۔

"ہمیں ایشور داں میں کنات ہوٹل سے بیگم چدر مابول رہی ہوں
کچون کے ایک اہم معاملے میں تم سے فوری بات کرنی ہے۔ کیا تم
ہوٹل آسکتے ہو۔ معاوضہ تمہاری مرضی کا ہو گا اور کام بھی مسموبی ہے۔
صرف چند معلومات کا مسئلہ ہے۔ بیگم چدر مانے کہا اور پھر دوسرا
طرف سے جواب سننے کے بعد اس نے اوے کے کہا اور سیور کھ دیا

"کرمل درگارام کی بیٹی بول رہی تھی۔ وہ اس بات پر حیران تھی
کہ ایشور داں سے میں کیا بات کرنا چاہتی ہوں۔ بہر حال وہ آرہا ہے۔"

..... بیگم چدر مانے رسیور کریڈل پر رکھتے ہوئے کہا۔

"ہمارے سامنے بات کرو گی۔ عمران نے پوچھا۔

ایے تاثرات تھے جیسے اے یقین ہی نہ آرہا ہو کہ عمران نے واقعی ایک لاکھ کی بات کی ہے۔ کافرستان جیسے غریب ملک میں ایک لاکھ روپے کی واقعی بڑی قیمت تھی اور اس قدر معاوضے کے بارے میں شاید ایشور داس کو تصور بھی نہ تھا۔

ہاں نقد اور کمیش۔ لیکن معلومات درست چاہیں اور ایک بات اور بھی بتاؤں کہ جہاں ہم معاوضہ دینے میں کمی ہیں وہاں غلط بیانی کے معاملے میں لتنے ہی سفاک بھی ہیں۔ عمران کا الجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

آپ فکر د کریں۔ میں جو کچھ جانتا ہوں وہ بالکل درست بتاؤں گا۔ ایشور داس نے بے اختیار پسے دونوں ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔ اس کے پھرے پر سرا بیگنی کے تاثرات نتایاں ہو گئے تھے۔

دوسری بات یہ بھی بتاؤں کہ ہم سرکاری آدمی ہیں اور ہماری ہجنی براہ راست صدر مملکت کے تحت آتی ہے۔ اس لئے تم کچھ بآکر کوئی غلط کام بھی نہیں کرو گے۔ عمران نے کہا تو ایشور داس کے سنتے ہوئے پھرے پر عمران کا یہ فقرہ سن کر خاصے اطمینان بھرے تاثرات نہ دار ہونے لگ گئے تھے۔ ظاہر ہے وہ ملزی انشیلی جنس کے چیف کا خانہ سماں تھا اس لئے خفیہ ہجنسیوں کے بارے میں بھی جانتا ہوا گا۔

ہماری ہجنی کو ایک اطلاع ملی ہے کہ ہبھاں سے کوئی کرنل شوگران کو مخبری کر رہا ہے۔ اس نے اپنا کوڈ نام کرنل ایس رکھا ہوا

وروازہ کھلا اور بیگم چدر ماندرو اخیل ہوئی۔ اس کے پیچے ایک ادھی عمر آدمی تھا جس کے جسم پر ملازموں جیسا عام سالباس تھا لیکن اس کی آنکھوں میں عیاری کی چمک نتایاں تھیں۔ پھرے کی مخصوص بناوٹ اسے بے حد لالی ہونے کے ساتھ ساتھ اہتاکی کا یاں اور ہوشیار آدم ثابت کر رہی تھی۔ ولیے بھی وہ جس انداز میں اپنی آنکھیں گھما کر ادم اوہر دیکھ رہا تھا۔ اس سے ہی عمران کو معلوم ہو گیا تھا کہ ایشور داس واقعی اس کے مطلب کا آدمی ہے۔

یہ ایشور داس ہے اور ایشور داس یہ پرام صاحب ہیں اور یہ ایسا مرے دوست جتاب براؤں۔ مجھے یقین ہے کہ تم ہبھاں سے خوش ہا کر ہی واپس جاؤ گے۔ بیگم چدر مانے ایشور داس اور عمران ادا فیصل جان کا ہمیک دوسرے سے تعارف کرتے ہوئے کہا۔

آپ کے دوستوں کی خدمت کر کے مجھے خوشی، ہو گی بیگم صاحبہ۔ ایشور داس نے بڑے عیار انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

اوے کے اب میں چلتی ہوں تم باتیں کرو۔ بیگم چدر مانے کہا اور مڑ کر واپس چلی گئی۔

آؤ بیٹھو ایشور داس۔ عمران نے کہا اور ایشور داس مسکراتا ہوا پاس ہی کری پر بیٹھ گیا۔

ایک لاکھ روپے معاوضہ کیسیار ہے گا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایشور داس بے اختیار چونک پڑا۔

ایک لاکھ۔ اودہ۔ کیا واقعی۔ ایشور داس کے پھرے،

جلدی سے نوٹوں کی گذی اپنے کوٹ کی اندر ونی جیب میں حفاظت سے رکھی۔

”کرنل سیمپلی ہی کرنل ہوتا ہے۔ ملڑی اشیلی جس کا کرنل سیمپلی اور سپیشل ۶ بجنی کا انچارج بھی ہی ہے۔“..... ایشور داس نے آگے کی طرف بچھتے ہوئے بڑے پر اسرار سے لجھے میں کہا۔ ”کیا تمہیں یقین ہے۔“..... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

”ہاں بالکل یقین ہے۔ میں نے خود اسے صاحب سے سپیشل بجنی کی باتیں کرتے ہوئے سنائے۔ وہ بے حد ہوشیار آدمی ہے۔“..... ایشور داس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ عمران نے اس کا لجوں سن کر ہی اندازہ گلایا تھا کہ اس نے کچھ بولا ہے۔

”کرنل سیمپلی کا حلیہ کیا ہے۔“..... عمران نے پوچھا اور جواب میں ایشور داس نے حلیہ بسا دیا۔

”اب یہ کرنل سیمپلی کہاں ہو۔“..... عمران نے پوچھا۔ ”یہ تو مجھے نہیں معلوم اسے اس کی ایک عورت کے بارے میں جانتا ہوں۔ اس کا نام شکستہ ہے اور وہ پانس والے بازار کی آخری نکوڑ پر بنے ہوئے ایک بڑے پلازہ کے فیٹ میں رہتی ہے۔ وہ کرنل سیمپلی کی خاص عورت ہے اور کرنل سیمپلی اکٹھاں کے پاس جاتا رہتا ہے۔“..... قلیت بھی اسے کرنل سیمپلی نے ہی لے کر دیا ہوا ہے۔ ایشور داس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ہے اور پورا نام کرتل سہوترا اور ”بجنی“ کا نام سپیشل ”بجنی“ - ہمیں اس کرتل کے بارے میں تفصیلات چاہئیں۔“..... عمران نے کہا اور ایشور داس بے اختیار جو نکل پڑا۔

”اوہ اوہ جتاب میں جانتا ہوں۔“..... صرف سپیشل ”بجنی“ بلکہ بلیک ”بجنی“ کے بارے میں بھی جانتا ہوں۔ چیف صاحب کے گھر میں ایک بار اسی سلسلے میں تفصیلی گفتگو ہو چکی ہے لیکن جتاب وہ ملڑی اشیلی جس کا خاص آدمی ہے۔ وہ دوسرے ملک کو محبری کا کام کیسے کرے گا۔“..... ایشور داس نے کہا۔

”یہ باتیں تمہارے سوچنے کی نہیں ہیں،“..... ایشور داس۔ اس دنیا میں بہت کچھ ہوتا ہے اور سے کچھ ہوتا ہے اور اندر سے کچھ ہوتا ہے۔“..... تم اس بات کو چھوڑو۔“..... عمران نے کہا۔

”نمہیک ہے جب ایک بھتی آپ رام کرشن کی قسم دے کر مجھ سے وعدہ کریں کہ آپ میرا نام در میان میں نہ لائیں گے۔“..... ایشور داس نے کہا اور عمران نے فوراً ہی اس کے مطلب کی قسم اٹھا لی۔

”اوہ ہے وہ ایک لاکھ روپیہ بھی میرے ہاتھ پر رکھیں۔“..... ایشور داس واقعی بے حد ہوشیار اور کایاں آدمی تھا لیکن عمران نے سرہنگاتے داس نے اسے ڈالا اور اندر ونی جیب سے بڑے نوٹوں کی ایک گذی نکال کر اس نے ایشور داس کے ہاتھ پر رکھ دی۔ کافر سان تھے ہوئے وہ بھاری مقدار میں کرنی ساختے آیا تھا۔ ایشور داس کی آنکھیں سرست کی شدت سے آسمانی بھلی کی طرح چکنے لگیں۔ اس نے

171

سینکڑوں میں دور ہے۔ میرا خیال تھا کہ یقیناً چند رما کر نل سہوتا کو جانتی، ہو گی۔ بہر حال اس کی وجہ سے اس ایشور داں سے ملاقات ہو گئی اور اب کم از کم آگے بڑھنے کا کوئی لکیو تو ملا ہے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی سے انہ کھرا ہوا۔ پھر وہ دونوں چند رما کے ذفتر میں بیٹھ گئے لیکن دفتر خالی تھا۔ چند رما موجود تھی۔ شاید وہ کسی کام کی وجہ سے گئی ہوئی تھی۔

”آؤ یہ موقع ہے۔ تکل چلیں۔ دور نہ چند رما نے کھانے تک روک لیتا ہے۔“ عمران نے کہا اور فیصل جان نے اثبات میں سرپلادیا اور تھوڑی در بعد ان کی کارکنات ہوٹل کے کپاونڈ گیٹ سے تکل کر تیزی سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔

”اس پلازہ میں جانا ہے۔“ فیصل جان نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے عمران سے پوچھا اور عمران نے اثبات میں سرپلادیا تکریباً آدمیے گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد وہ دونوں اس پلازہ تک بیٹھ گئے۔ فیصل جان نے کار ایک طرف روکی اور پھر وہ دونوں بیچ اترانے۔ تھوڑی سی جدو ہمد کے بعد ہی انہیں شکنٹکا کے فلیٹ کا نمبر معلوم ہو گیا اس کا فلیٹ دوسری منزل پر تھا اور چند لمحوں بعد وہ دونوں فلیٹ کے بند دروازے کے سامنے موجود تھے۔ عمران نے ہاتھ انداخ کر دروازے پر دستک دی۔

”کون ہے باہر۔“ اندر سے ایک مردم نوافی آواز سنائی دی۔

”آپ کے نام سپیشل نیلگرام ہے مادام۔“ عمران نے جواب

170

”اس کے فلیٹ کا لبر کیا ہے۔“..... عمران نے پوچھا۔

”یہ تو مجھے نہیں معلوم۔“ میں نے تو اسے اکٹر اس پلازہ سے نکھتے اور اندر جاتے ہوئے دیکھا ہے۔ کبھی کبھی کرنل سیٹھی بھی اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ سرخ رنگ کی نئی میڈل کی مزدا کار ہے اس کے پاس۔“

ایشور داں نے جواب دیا۔

”شکریہ اب تم ہا سکتے ہو۔“..... عمران نے ایک طویل سانس لیا اور ایشور داں ابک جھنٹے سے کھوا ہوا۔ اس نے جھک کر عمران کو سلام کیا اور پھر تیزی سے واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ دروازہ کھول کر وہ باہر نکل گیا۔

”کمال ہے عمران صاحب۔ آپ کی تلاش درست ثابت ہوئی۔“

”میں تو نکریں بارہا کر مر گیا تھا۔“..... فیصل جان نے ایشور داں کے جانے کے بعد کہا تو عمران مسکرا دیا۔

”یہ تو بس اتفاق ہے۔ میں تو چند رما کے پاس اس لئے آیا تھا کہ یہ طویل عرصے سے ہمارا ملٹری ایرسی میں رہتی ہے۔ اس کا خاوند بھی فوجی تھا۔ پھر وہ کسی حادثے میں مر گیا تو چند رما نے ہمارا اپنی ذاتی کوئی تھی میں ہوٹل کھولن یا۔ ہوٹل چل پڑا تو اس نے پرانی کوئی تھی کو گرو اکر جدید عمارات بنوائی۔ میں ایک بار اسی طبقے میں اس سے نکرا یا تھا۔ یہ بھی میں اپنی لینے لیں گی۔ اس لئے جب بھی مجھے اس سے کام ہوتا ہے میں اس طبقے میں اس کے پاس آتا ہوں۔“ میں نے اسے یہی بتا رکھا ہے کہ میں ٹوکری میں رہتا ہوں اور تم جانتے ہو ہمارا سے نو سکی

172

دیا اور در سرے لمحے دروازہ کھلا اور عمران نے دیکھا کہ دروازے پر ایک نوجوان اور خوبصورت عورت کھڑی انہیں حریت سے دیکھ رہی تھی۔
کہاں ہے نیلگیر ام اور تم۔ تم۔ تو۔۔۔ عورت نے حریت بھرے لمحے میں کہا۔

خاموشی سے اندر چلے۔ عمران نے غرّاتے ہوئے کہا اور در سرے لمحے وہ اسے بازو سے پکڑے دھیلتا ہوا تیری سے اندر لے گیا۔
کیا۔ کیا۔ کیا تم۔۔۔ شکنستا نے اس بار حریت اور خوف کے ملے بیٹھے میں کچھ کہنا چاہا لیکن شاید خوف کی وجہ سے وہ اپنا فقرہ مکمل نہ کر سکی تھی۔ اسی دوران فیصل جان نے اندر آکر دروازہ بند کر دیا تھا۔

سنو شکنستا اگر تم بتاؤ کہ کرنل سیٹھی اس وقت کہاں ہو گا تو ہم تمیں زندہ چھوڑ کرو اپنے جائیں گے ورنہ تمہارے اس خوبصورت جسم کا اس طرح حیلے بگرا جائے گا کہ لوگ تم پر تھوکنا بھی گوارا ش کریں گے۔۔۔ عمران نے اس کا بازو چھوڑ کر جیب سے رو اور نکلتے ہوئے انتہائی سرد لمحے میں کہا۔

کک کک کرنل سیٹھی۔۔۔ وہ تو ملک سے باہر گیا ہوا ہے۔۔۔
شکنستا نے خوف کی شدت سے ہکلاتے ہوئے کہا لیکن اس کا بھی بتا رہا تھا کہ وہ کچھ کہ رہی ہے۔۔۔

باہر کہاں۔۔۔ سنو ہمیں ہست سی باتوں کا ہٹلے سے علم ہے۔۔۔ اس نے

173

تجھوٹ بولنے کی کوشش نہ کرنا۔۔۔ عمران کا بھی ہے حد سرد تھا شکنستا کی جو حالت اسے نظر آ رہی تھی اس سے وہ بخوبی کچھ گیا تھا کہ وہ کام کی خود روت ہے۔۔۔ اس کا فیلڈ سے یا خطرناک کاموں سے کوئی تعلق نہیں رہا ہے۔۔۔ درد نہ ظاہر ہے۔۔۔ اب تک وہ سنبھل چکی ہوتی تھیں اس کی حالت تو کچھ بہ لمحہ چھٹے سے زادہ خراب ہوتی جا رہی تھی۔۔۔

۔۔۔ م۔۔۔ م۔۔۔ کچھ کہ رہی ہوں وہ مہاں نہیں ہے۔۔۔ چار روز ہونے والے چھٹے ہے۔۔۔ چار روز ہونے والے چھٹے وہ مجھ سے ملنے آیا تھا۔۔۔ اس نے بتایا تھا کہ وہ کم از کم دو ہیئتے کے نے انتہائی اہم سرکاری کام کے لئے کافرستان سے باہر بارہ ہاں ہے اور پھر خلا گیا۔۔۔ شکنستا نے جواب دیتے ہوئے کہا وہ اب ایک کرسی پر بیٹھنے کی تھی۔۔۔

۔۔۔ کہاں۔۔۔ عمران نے غرّاتے ہوئے پوچھا۔

۔۔۔ تو مجھے علم نہیں ہے اور وہ ایسی باتیں بتائیں بھی نہیں ہے۔۔۔
البتہ باقتوں کے دوران اس نے خود کہا تھا کہ درماہ دران بہڑا ہی علاتے ہیں گز اور اسے اسے میں بہت یاد آؤں گی۔۔۔ میں احتمالیں جاتی ہوں۔۔۔
شکنستا نے خوف سے بھرے ہوئے لمحے میں جواب دیتے ہوئے۔۔۔

۔۔۔ حیلے بہاؤ کرنل سیٹھی کا۔۔۔ عمران نے پوچھا اور شکنستا نے اور ای حیلے اور قد و قامت کی تفصیل بتا دی۔۔۔ یہ بالکل وہی حیلے تھا جو ایشور داس نے بتایا تھا۔۔۔

۔۔۔ جہارے پاس یقیناً اس کا کوئی فونو ہو گا۔۔۔ عمران نے کہا۔

175

"اس کا گہر ادست ہے۔ جاسکا کلب کاملاں سیمھ بامن۔ اسے
لیننا معلوم ہوگا۔ سیمھی اس سے کوئی بات نہیں چھپتا۔" شکنٹانے
کو رائی ہواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ فون کرو اسے اور اس سے اس انداز میں بات کرو
کہ وہ باتے کہ کتنی سیمھی کہاں گیا ہے۔"..... عمران نے کہا۔
"وہ ہرگز نہیں بتائے گا۔ وہ اہتمامی خترناک آدمی ہے۔ بہت بڑا
سکر ہے۔ شراب کا سکر۔ وہ غذہ ہے بہت بڑا غذہ۔"..... شکنٹا
نے اور زیادہ خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"اچھا صرف اتنی تصدیق کرو کہ وہ کلب میں موجود ہے یا نہیں۔"
عمران نے کہا۔

"ہاں یہ میں پوچھ سکتی ہوں۔ دیے تو اس کے متعلق کلب والے
کپھ نہیں بتاتے یعنی مجھے لیندا باتوں گے۔"..... شکنٹانے کہا اور انھیں
کہ ایک طرف رکھے ہوئے فون کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے رسیور
الہایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیتے۔ سچوئندہ فون میں لاڈار سسٹم
شخما۔ اس نے عمران۔ شکنٹا کے قریب کھدا ہو گیا تاکہ وہ سری طرف
سے آنے والی آواز سن سکے۔

"جاسکا کلب۔" رابطہ قائم ہوتے ہی وہ سری طرف سے ایک
نوافی آواز سنائی دی۔

"شکنٹا بول رہی ہوں۔" سیمھ بامن سے بات کرو۔" شکنٹانے
ہواب دیتے ہوئے کہا۔

174

اور شکنٹانے اشبات میں سر ملا دیا۔
"وکھا۔"..... عمران نے کہا اور شکنٹا کر سی سے انھیں کھڑی ہوئی۔
عمران نے فیصل جان کو اشارہ کیا اور وہ اس کے یہچے اندر ونی کر کے
کی طرف بڑھ گیا۔ سجد لمحوں بعد وہ دونوں ہی واپس آئے تو فیصل جان
کے ہاتھ میں ایک پاسپورٹ سائز کا فوٹو تمبا جو اس نے عمران کی طرف
پڑھا دیا۔ فوٹو میں کرنل سیمھی دردی مکھنے ہوئے تھا اور اس کی شکل
حیے کے عین مطابق تھی۔ لیکن عمران کوئی ایسی نشانی تلاش کر رہا تھا
جس سے وہ میک اپ کے باوجود کرنل سیمھی کو ہبھاں سکے۔ پھر کچھ در
تک خود سے فوٹو کو دیکھنے کے بعد آخر کار اس نے فوٹو کو اپنی جیب میں
رکھا۔

"آخری سوال پوچھ رہا ہوں۔ اگر تم نے تعاون کیا تو خاموشی سے
ہم واپس چلے جائیں گے ورنہ مجھے صرف فریگیر دہانا پڑے گا اور تمہاری
کھوپڑی ہزاروں نکزوں میں تبدیل ہو جائے گی۔"..... عمران نے
لنجھیں کہا۔

"م۔ م۔ م۔ مجھے مت مارو۔ میں بے گناہ ہوں۔"..... شکنٹانے اور
زیادہ خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے پھرے کارنگ ہڈی سے بھی
زیادہ زرد پر گیا تھا۔

"کوئی ایسا آدمی یہاں۔ جسے یہ معلوم ہو کہ کرنل سیمھی کہاں گا
ہے۔" تم اس کے بے حد تربیب ہواں نے تمہیں لیندا معلوم ہو گا۔
عمران نے کہا۔

177

لے تو اسے کہا تھا کہ اس بار جب یورپ جائے تو مجھے ساتھ لے جائے ۔
ٹکنٹا نے کہا اور عمران نے اس طرح اخبار میں سرہلا دیا جسے
ٹکنٹا نے اس کی مرضی کے مطابق بات کی ہو۔

یورپ نہیں گیا۔ پاکیشیا گیا ہوا ہے۔ دوسری طرف سے
کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ فتح ہو گیا۔ ٹکنٹا نے رسیور کہ دیا
اور پھر اس سے پہلے کہ وہ مزتی۔ عمران کا بازو گھوما اور ٹکنٹا مجھی ہوئی
اچھل کر دو قدم دور فرش پر جا گئی۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ انھیں۔
عمران کی لات گھومی اور ٹکنٹا کی کمپنی پر بھپور ضرب الی اور اس کا حرسنا
اوامیں ایک زور دار جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔

آزاد فیصل جان۔ اس سینیجہ بامن کو چیک کریں مجھے یقین ہے کہ
اس سب کچھ معلوم ہو گا۔ عمران نے ریوالور جیب میں ڈالنے
اوے کہا اور فیصل جان نے اخبار میں سرہلا دیا اور وہ دونوں بیردی
دروازے کی طرف مڑ گئے۔

176

”ہو لذ آن کریں۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔
”ہمیں سجدہ کوں بعد ایک بھاری کرخت آواز سنائی دی۔
”ٹکنٹا بول رہی ہوں سینیجہ بامن۔ ٹکنٹا نے کہا۔
”ہاں کیا بات ہے۔ کیوں فون کیا ہے۔ دوسری طرف سے حجت
لچھ میں پوچھا گیا۔
”وہ۔ سینیجی نہیں آ رہا اور مجھے رقم کی ضرورت ہے۔ ٹکنٹا
نے کہا۔

”اوہ کیا وہ جہیں بسا کر نہیں گیا کہ وہ ملک سے باہر جا رہا ہے اور
ٹوپیل عرصے کے لئے۔ مجھے تو کہہ رہا تھا کہ میں ٹکنٹا کو بھاری رقم
دے کر جاؤں گا اور وہ مجھے سے ایک لاکھ روپے بھی جہیں دینے کے لئے
لے گیا تھا۔ دوسری طرف سے حیرت بھرے لچھ میں کہا گیا۔
”وہ تو کہہ رہا تھا کہ میں نے جانا ہے۔ یعنی مجھے یہ نہیں معلوم تھا
کہ اس نے کہ جانا ہے۔ ایک لاکھ روپے اس نے دیے تھے۔ میں
نے اسے کہا تھا کہ مجھے دو لاکھ روپے اور چاہیں۔ فلیٹ کی آخری قسط
برنی ہے۔ اس نے کہا تھا کہ میں دے کر باہر جاؤں گا۔ ٹکنٹا
نے کہا۔

”وہ تو چلا گیا ہے اور اب کم از کم دو ہیسینہ تک نہیں آئے گا۔ جہیں
جور رقم چل بیے وہ مجھے سے لے لیا کرنا۔ کل آکر لے جانا دو لاکھ روپے۔
دوسری طرف سے کہا گیا۔
”انتے لمبے عرصے کے لئے کیوں گیا ہے۔ کیا یورپ گیا ہے۔ میں

"اے، ہوں گے اور کیا ہو گا وہاں تصور نہ کہا۔

چیف نے جس انداز میں بات کی تھی۔ اس سے تو یہی اندازہ ہوتا تھا کہ ابھی چیف خود کلر نہیں ہے۔ اس نے صرف استا گہا ہے کہ شاپ پر اجیکٹ کے خلاف کوئی سازش ہو رہی ہے۔ لیکن ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوا کہ کس قسم کی سازش ہو رہی ہے اس لئے چیف نے ہمیں بھیجا ہے کہ ہم وہاں جا کر چیک کریں جو یا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

لیکن وہ ملکہ سیاحت کا آدمی تو بتا رہا تھا کہ شاپ پر اجیکٹ حکومت نے فتح کر دیا ہے۔ وہاں سے سب لوگ چلے گئے ہیں۔ کافی سے زیادہ مشیری بھی شفت ہو گئی ہے۔ اب وہاں جند مشیری رہ گئی ہیں اور سکونتی کے افراد عقیقی سیست پر بیٹھے ہونے صدر نے کہا۔

"ہاں میں نے بھی ساتھا لیکن بہر حال ہم نے وہاں جانا تو ہے اب دیکھو کیا ہوتا ہے جو یا نے جواب دیا اور سب ساتھیوں نے اشتافت میں سر ہلا کیے۔ جیپ ٹنک ہماڑی سرک پر بھی خاصی رفتار سے دوڑ رہی تھی پھر ایک موڑ مرتے ہی تصور ہے اختیار چونک پڑا۔ اس کے پھرے پر حریت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا ہوا جو یا نے چونک کر پوچھا۔

"مجھے یوں محسوس ہوا ہے جیسے دور ہیں کے شیئے کا عکس جیپ کی سکرین پر چڑا ہو تصور نہ کہا تو جو یا نے سیست سب بے اختیار

جیپ خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی وران ہماڑی کے اوپر جانے والی سرک پر بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیور نگ سیست پر تصور تھا۔ جبکہ سائیڈ سیست پر جو یا بیٹھی ہوئی تھی۔ عقیقی سیٹوں پر صدقہ اور کیپشن ٹھیکلہ بیٹھنے ہوئے تھے۔ وہ دار الحکومت سے لوکل فلاںٹ کے ذریعے صوبہ بازیان کے بڑے شہر سوجاڑ پہنچنے تھے اور پھر وہاں سے انہوں نے ملکہ سیاحت کی طرف سے ایک جیپ حاصل کی اور پھر شاپ پر اجیکٹ کی لوکشن کے پارے میں تمام معلومات بھی انہیں ملکہ سیاحت کے دفتر سے ہی مل گئیں اور وہ جیپ لے کر اس طرف روانہ ہو گئے۔ انہیں سوجاڑ سے چلے ہوئے تکریباً دو گھنٹے ہو گئے تھے لیکن ابھی تک وہ شاپ پر اجیکٹ تک نہ پہنچ سکے تھے۔

"میری بھی میں ابھی تک یہ بات نہیں آئی کہ ہم نے وہاں جا کر چیک کیا کرنا ہے۔ وہاں کان کنی کی مشیری ہو گی یا اس کے جلانے

181

نے آجے بڑھ کر دربان سے مخاطب ہو کر کہا۔
“مگر یہاں سیاحوں کے دیکھنے کے لئے کیا چیز ہے۔” دربان نے
حریان ہوتے ہوئے کہا۔

“سیاح سیاح ہی ہوتے ہیں مسٹر۔ شاپ پر اجیکٹ ہمارے ملک
کا سب سے اہم پر اجیکٹ ہے۔ ہمارے لئے اس میں ہے پناہ کشش
ہے۔” کیپشن ٹھلیں نے کہا۔
“میں چیف سکورٹی آفیسر صاحب سے معلوم کرتا ہوں جاتا۔”
اس دربان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چھالک کی عقبی طرف
 موجود ایک آدمی کو بلایا۔

“جا کر چیف سکورٹی آفیسر سے کہو کہ چار سیاح آتے ہیں اور
پر اجیکٹ دیکھنا چاہتے ہیں۔” دربان نے اس آدمی سے کہا اور وہ
آدمی سرپلاٹا ہوا اپس ٹڑا اور یہ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔
“اس پر اجیکٹ پر کام نہیں ہوا۔” جو یا نے دربان سے
پوچھا۔

“یہ پر اجیکٹ ختم کر دیا گیا ہے۔ میں سب لوگ یہاں سے واپس
چلے گئے ہیں میں میں صرف سکورٹی کا عمل ہے۔” یہ مشینیں جب شفت
ہو گئیں تو پھر تم سب بھی واپس ٹپے جائیں گے۔” دربان نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

“کیوں۔ کیا ہوا۔ کیوں ختم کر دیا گیا ہے۔” تشور نے پوچھا۔
“حکومت کے فیصلے میں جاتا میں کیا کہہ سکتا ہوں۔” دربان نے

180

چونکہ پڑے۔
“دورہ میں کے شیشے کا عکس۔ کیا مطلب۔” جو یا نے حریان ہو
کر کہا۔

“ہو سکتا ہے۔ مجھے وہ ہوا ہو۔ بہر حال مجھے احساس ایسے ہی ہوا
ہے۔ صرف موڑ کلتے وقت۔” تشور نے ہم سے مجھے منہ کہا۔
“کس اینگل پر تم نے موڑ کا ناتھا۔” صدر نے پوچھا۔
“تقریباً اسی درجے کے اینگل پر۔ یہ پچھلے موڑ کی بات کر رہا ہوں۔”
تشور نے جواب دیا اور صدر رہو کری سے باہر دیکھ رہا تھا۔ چچہ در
پھانوں کو چھیک کرتا رہا۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لیا۔

“میرا آئندی یا ہے کہ شاپ پر اجیکٹ کے قریب سے ہی دورہ میں سے
ہمیں چیک کیا گیا ہو گا۔ ہو سکتا ہے سکورٹی کے تحت ایسا کیا جاتا ہو۔
صدر نے کہا اور باقی ساتھیوں نے اشیات میں سرپلادیتے اور پھر
تقریباً پون گھنٹے کے سفر کے بعد آخر کار وہ پر اجیکٹ پر بٹھ گئے۔ یہ کافی
و سیع سطح علاقہ تھا جس کے گرد خاردار اسروں کی بالا بنی ہوئی تھی۔
دورہ کی مشینیں بھی موجود تھیں۔ ایک طرف لمبی سی بخشہ یہ ک
بنی ہوئی تھی جہاں ایک جیپ بھی کھوی نظر آری تھی۔ ایک طرف
باتا عده میں گیٹ بنایا تھا جہاں باقاعدہ باور دی۔ لمحہ دربان موجود تھا
تشور نے اس گیٹ کے قریب جا کر جیپ روکی اور پھر وہ چاروں نیچے اڑ
آئے۔ دربان انہیں حریت بھری تقدروں سے دیکھ رہا تھا۔
“ہم سیاح ہیں اور شاپ پر اجیکٹ دیکھنے آئے ہیں۔” صدر

183

سب کر سیوں پر بینجھ گئے تھے۔ پرویز نے چڑاہی کو بلاؤ کر مشروبات
انے کے لئے کہا اور تھوڑی در بعد ان کے سامنے مشروبات کی بو تلیں
لائیں گیں۔

“آپ لوگ ہمہاں صرف ان مشینوں کی بھی سکونٹی کرو رہے ہیں یا
کوئی اور چیز بھی ہے ہمہاں جس کی سکونٹی کی جا رہی ہے۔۔۔۔۔ صدر
نے کہا۔

”اور تو تمہریں جتاب۔۔۔۔۔ غاہر ہے ہم مشینوں کی وجہ سے ہی رکے
ہوئے ہیں۔۔۔۔۔ پرویز نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یعنی دوربین کی،۔۔۔۔۔ دو سے کیوں مڑک کی چینگ کی جاتی ہے۔۔۔۔۔
اپناں صدر نے کہا تو پرویز اور ارسلان دونوں بے اختیار ہونک پڑا۔
”دوربین سے۔۔۔۔۔ کیا مطلب؟۔۔۔۔۔ پرویز نے لپٹنے آپ کو
سمجھتے ہوئے کہا۔

”ہم نے ہمہاں آتے ہوئے محوس کیا ہے کہ ہماری جیپ کو اپر
سے دوربین کی مدد سے چیک کیا گیا ہے۔۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

”آپ کو کو غلط فہمی ہوئی،۔۔۔۔۔ ہو گئی ہمہاں تو ایسا کوئی بھی نہیں کرتا اور
شاس کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔ اس بار ارسلان نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔

”ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔ ہمہاں لکھنے افراد ہیں۔۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

”الحمد لله افراد ہیں بھی سیست۔۔۔۔۔ پرویز نے جواب دیتے ہوئے
کہا اور پھر تھوڑی در بعد انہوں نے پرویز اور ارسلان کے سامنے سارا

182

جواب دیا اور تپور نے اثبات میں سر ملا دیا۔ تھوڑی در بعد وہ آدمی
داپس آگیا۔

”چیف نے اجازت دے دی ہے۔۔۔۔۔ وہ ان کے متغیرین۔۔۔۔۔ اس آدمی
نے قریب آکر کہا۔

”آپ چیف صاحب سے مل لیں۔۔۔۔۔ آپ کو سارا پر اجیکٹ دکھا
دیں گے۔۔۔۔۔ دربان نے راذھناتے ہوئے کہا اور جو یہاں اور دوسرے
ساتھی اسی دوسرے آدمی کی رہنمائی میں پڑھتے ہوئے بیرک کی طرف بڑھ
گئے۔۔۔۔۔ ان کی تیز نظریں ہر طرف کا جانتے لے رہی تھیں۔۔۔۔۔ یہاں دہان کے
حالات باتا رہے تھے کہ واقعی پر اجیکٹ کو ختم کر دیا گیا ہے۔۔۔۔۔ بعد
وہ ایک دفتر ناکرے میں داخل ہوئے تو ہمہاں دو آدمی موجود تھے۔۔۔۔۔
ان کے اندر داخل ہوتے ہی دو دونوں انھیں کھوئے ہوئے۔۔۔۔۔

”میرا نام پرویز خالد ہے اور میں چیف سکونٹی آفسیر ہوں۔۔۔۔۔
arsalan صاحب ہیں میرے استش”。۔۔۔۔۔ میر کی دوسری طرف
بینچے ہوئے نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا اور صدر نے اپنا اور اپنے
ساتھیوں کا تعارف بطور سیاح کرایا۔۔۔۔۔ ساتھ ہی اس نے سب کے فرضی
نام بھی بتا دیئے۔۔۔۔۔

”ہمہاں آپ کیا دیکھیں گے جتاب ہمہاں تو پھر مشینیں ہیں اور
بس۔۔۔۔۔ پرویز نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں ہم آئے تو ہرے خلق سے تھے۔۔۔۔۔ یہاں آکر ہمیں واقعی
مایوسی ہوئی ہے۔۔۔۔۔ صدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔۔

پر لئے جاتی ہے کہ عام حالات میں آدمی سوچ بھی نہیں سکتا۔ انہوں نے کسی سے سنا ہو گا کہ ہمارا کوئی بہت بڑا پراہیکت کام کر رہا ہے۔ میں دیکھنے آگئے ہوں گے..... پرویز نے ہواب دیا اور پھر کریمان گھسنے کی آواز سنائی دی۔

ان کے ساتھ وہ غیر ملکی لڑکی بڑی جاندار تھی۔ پتہ نہیں کہے ان کے ساتھ شامل ہو گئی ہے۔ ارسلان کی آواز سنائی دی۔

سیاحت کا شوق۔ چہاری طبیعت اب محل رہی، ہو گئی یہ لڑکی معزز خاندان کی فردالگ رہی تھی۔ اے ہاں دور بین کی بات انہوں نے مجیب کی ہے۔ میں تو پریشان ہو گیا کہ ہمارا کون دور بین سے انہیں دیکھ سکتا ہے۔ ہمارا تو کسی کے پاس دور بین ہی نہیں ہے۔

پرویز نے کہا۔

وہ تو ایسے جرج کر رہے تھے جیسے سیاح ہوں۔ پولیس کے آدمی ہوں۔ میرا خیال ہے دور بین والی بات انہوں نے صرف رعب جانے کی غرض سے کر دی ہو گی۔ بہر حال اب یہ مشینیں کب جارہی ہیں۔ میں تو اس درانے میں رہتے رہتے اب مر جانے کی حد تک بور ہو گیا ہوں۔ ارسلان نے کہا۔

اگلے ہفتہ ہم سب کی جان چھوٹ جائے گی۔ اب ایک ہفتہ تو بہر حال گوارنی پڑے گا۔ پرویز نے کہا۔

ہاں چلو ہمارا استاعصہ گزر گیا ہے ہاں ایک ہفتہ بھی گزر جائے گا۔ یہ سرکاری ملازمت بھی عذاب ہے۔ ارسلان نے ایک

علاقہ گھوم کر دیکھ لیا۔ اوس کے جواب بے حد شکریہ اب ہمیں اجازت دیتے۔ صدر نے کہا اور پھر اجازت لے کر وہ جیپ پر سوار ہوئے اور جیپ کو موڑ کر انہوں نے آگئے پڑھادی۔

میرا خیال ہے۔ صورت حال کچھ منکوں ہے۔ جس طرح پرویز دور بین کی بات پر پریشان ہوا تھا اس سے مجھے شک پڑتا ہے کہ ہمارا کچھ نہ کچھ غلط کام ہو رہا ہے۔ تصور نے کہا۔ جیپ پڑھان کے پیچے روک دو تصور۔ اچانک صدر نے کہا اور تصور نے اثبات میں سرہادت ہوئے جیپ ایک طرف کر کے روک دی۔

میں نے ہاں دفتر میں اپنی کری کے نیچے ڈکلفون لگادیا ہے۔ شاید کوئی بات سامنے آجائے۔ صدر نے کہا اور جیپ سے ایک باکس نکال کر اس کا بین پریس کر دیا۔ لیکن رسیور خاموش تھا۔ وہ شاید ابھی واپس دفتر تھیں جئنے۔ صدر نے کہا اور بالی ساتھیوں نے اثبات میں سرہادت ہوئے۔ کیا بات ہے ارسلان۔ تم خاموش کیوں ہو۔ اچانک پرویز کی آواز سنائی دی۔

میں سوچ رہا ہوں کہ یہ سیاح ہمارا کیا دیکھنے آئے ہوں گے۔ ارسلان کی آواز سنائی دی۔ ارے چھوڑو یہ مخلوق ہری عجیب سی ہوتی ہے۔ ایسی ایسی جگہوں

186

طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”آواز کچھ کھانے پینے کا بندوبست کر لیں۔“ پرویز کی آواز سنائی دی اور اس کے بعد کریمان ٹھکنی اور دور جاتے ہوئے قدموں کی بعد خاموشی چاگئی۔ صدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے باکس کا بینن آف کر دیا۔

”اس کا مطلب ہے محاملہ ختم کوئی شک والی بات نہیں ہے۔“ تیمور نے من بناتے ہوئے کہا۔

”ہاں یہ لوگ عام سے مرکاری ملازم ہیں۔“ صدر نے ہواب دیا اور تیمور نے سر ہلاتے ہوئے چیپ آگے پڑھا دی۔

”اب کیا کرتا ہے۔“ جویا نے کہا۔

”کرنا کیا ہے۔ واپس جاتا ہے اور کیا کرتا ہے۔“ صدر نے سرکراتے ہوئے ہواب دیا۔

”اوخر قریب کوئی گاؤں ہو تو ہاں چلے ہیں سر جیف نے کہا تھا کہ اردو گرد کے علاقے اور خاص طور پر کوئی گاؤں ہو تو اسے بھی چھک کیا جائے۔“ جویا نے کہا۔

”ہاں وہ ٹھک سیاحت والے ایک گاؤں کا باتور ہے تھے۔“ یہیں انہوں نے بتایا تھا کہ وہ بہت چھوٹا سا گاؤں ہے۔ چار پانچ سو افراد ہیں ہاں رہتے ہیں۔“ صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چیپ سے ایک نقشہ نکال دیا۔

”گاؤں جا کر کیا کریں گے۔ خواہ کم اوقت نہیں ہو گا۔“ سوچاتا تھا

187

”میر لینڈ کی سیاحت کریں گے۔ ان کی بجھ اس دران ہزاری علاۃ کو دیکھا پڑے گا۔“ تیمور نے جھنملائے ہوئے لمحے میں کہا اور سب اس کی اس بھجنہاٹ پر بے اختیار بہش پڑے۔ یہیں اسی لمحے صدر اس کے ہاتھ میں ابھی تک ڈکافون موجود تھا بے اختیار بہونک پڑا۔ اس کی لفڑی رسیو پر جتی، ہوئی تھیں۔

”کیا ہوا۔“ کیپشن ٹھیل نے اس طرح پوچھتے دیکھ کر اپناء۔

”ڈکافون آف کر دیا گیا ہے اور اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ ملکوں ہو سکتے ہیں۔“ صدر نے کہا تو کیپشن ٹھیل کے ساتھ ساتھ تیمور اور جویا بھی بے اختیار بہونک پڑے۔

”کیا مطلب۔“ جویا نے حیران ہو کر پوچھا۔

”میں نے ڈکافون کو اپنی کری کے نچلے حصے میں اندر کی طرف لے گئی تھا کہ جب بیک کری کو اتنا شد کیا جائے ڈکافون کسی صورت بھی سامنے نہیں آ سکتا۔“ یہیں اب اسے آف کر دیا گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ اہمیتی ہو شیار ہیں اور ہو سکتا ہے انہیں بچٹے لیں اس ڈکافون کا علم ہو گیا ہو اور انہوں نے جان بوجھ کر ایسی باتیں کی ہوں جس سے ہمارا شک دور ہو سکتا ہو۔“ صدر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”یہیں ان کا تعلق بھی تو سکورٹی سے ہے۔“ ہو سکتا ہے ڈکافون افسروں چھک کر تانان کی تربیت کا حصہ ہو۔“ کیپشن ٹھیل نے کہا۔

لے آتا چاہئے۔ پھر اس کی روح سے بھی سب کچھ اگلو یا جا سکتا ہے۔
نور نے پر جوش لیجھے میں کہا۔
”اس وقت دن ہے اور یہ لوگ پوری طرح ہوشیار ہوں گے۔
میں رات کو ہمارا آنا پڑے گا۔“ جو یا نے کہا۔

”نہیں مس جو یا رات کو ہمارا آنا ناممکن ہے۔ معمولی سی روشنی
سے بھی یہ لوگ چوکا ہو جائیں گے۔“ میں نے یہ کہ کو اچھی
طرح چمک کیا ہے۔ اس کے عقیقی طرف خاردار تار کی جگہوں سے
لوٹی ہوتی ہے۔ ہم آسانی سے ان میں سے کسی کو اخواز کر سکتے ہیں۔
نور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیپ کو گھما کر ایک پہاڑی
کاؤں کے اندر رک دیا۔
”میں اور کیپن ٹھیک جا کر کسی کو اخواز کر لاتے ہیں۔“ تیر
نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔“ جو یا نے اثبات میں سرطاں اور پھر حمور اور کیپن
ٹھیک تو جیپ سے اتر کر چنانوں کو پھلاٹنے ہوئے آگے بڑھ گئے۔ جب
کہ جو یا اور صدر جیپ سے اتر کر دیں ایک بھان پر ہی بیٹھ گئے۔
”ہمارا آخر کیا چیز مغلکوں ہو سکتی ہے۔“ جو یا نے کہا۔
”مس جو یا ہمارا تک میں بھاہوں۔ اگر واقعی کوئی مغلکوں کام
ہمارا ہو رہا ہے تو وہ ہی ہو سکتا ہے کہ کافرستان والے شاہاب پر اجیخت
کو ہائی جیکے کر رہے ہیں۔ جب حکومت پاکیشی ہمارا سے واپس چل
ہائے گی تو ان کے ماہرین خفیہ طور پر ہمارا سے قیمتی معدودیات نکال

ہاں ہو سکتا ہے۔ لیکن میگازون ڈکنافون ہے۔ اسے تو اسے
خصوصی طور پر تربیت یافتہ آدمی کے کوئی آف ہی نہیں کر سکتا۔
عام سے سکورنی کے افراد ہوتے تو اس ڈکنافون کو اتنی آسانی سے ال
نہ کر سکتے۔ صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”ہو سکتا ہے۔ اہنہوں نے اسے توڑ کر اٹ کر دیا ہو۔“
”نہیں مس جو یا۔ میں نے بتایا ہے کہ یہ میگازون ڈکنافون ہے۔
اس کا رسیور کیسوڑا نہ ہوتا ہے۔ اگر اسے توڑا جاتا تو اس پر مخصوص
بلب بلب جل اٹھتا۔ اسے باقاعدہ اور ماہراشہ انداز میں آف کیا گیا ہے۔
”صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس کی ریخ لکھنی ہے۔“ کیپن ٹھیک نے پوچھا۔
”اس کی ریخ دس کلو میٹر ہے۔“ صدر نے جواب دیا۔
”پھر واقعی یہ لوگ تربیت یافتہ ہیں۔ ہم جو نکہ رک کر کال سلا
رہے ہیں۔ اس لئے ہم تو ہمیں موجود ہے ہیں جب کہ ان کے نقطہ نظر
سے اب تک ہم دس کلو میٹر فاصلہ طے کر چکے ہوں گے۔ اس سے
اہنہوں نے اسے آف کر دیا ہے۔ ان کا خیال ہوا کہ اب آف ریخ کی وجہ
سے ہمیں اس کے خود نکو آف ہونے یا داشتہ طور پر اٹ کر دینے کے
فرق کا عدم نہ ہو سکے گا اس لئے اہنہوں نے اسے آف کر دیا ہے۔“ کیپن
ٹھیک نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سرطاں دادیتے۔
”میرا خیال ہے۔ ہمیں ان میں سے کسی ایک کو اخواز کر کے ہمارا

191

اے لگ گئیں۔ وہ بے حد خوفزدہ نظر آنے لگ گیا تھا۔
”م۔ م۔ م۔ میں نے کیا کیا ہے..... میں تو چپڑا ہوں۔ میں تو نہ
ہیں تو..... اس آدمی نے اہتمائی خوف بھرے انداز میں ہکلتے
ہوئے کہا۔

”نام کیا ہے جہارا۔“ صدر نے اہتمائی سخت لمحے میں پوچھا۔
”سو۔ سو جان م۔ م۔ میرا مطلب ہے۔ ساجد۔ ساجد میرا نام ہے
۔ اس آدمی نے ہکلاتے ہوئے جواب دیا۔
”ہونہ تو تم اصل نام چھپا رہے ہو۔“ لیکن تیور نے
خراستے ہوئے کہا اور وہ آدمی بڑی طرح جھٹکا ہوا اچھل کر کر اسی چنان پر
گر اور تھپٹنے لگا۔ تیور نے ہاتھ گھما کر ریو الور کا بٹ بڑی ہے دردی
سے اس کے چوبے پر مار دیا تھا۔
”بیاؤ بیاؤ کون ہو تم۔ کیا نام ہے۔ جہارا اصل نام۔“ تیور نے
کاٹ کھانے والے لمحے میں کہا۔

”م۔ م۔ م۔ سخت سوت مار دیں۔ میں تو۔ اس آدمی نے
دوبارہ انھی کریمیتھے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت بالکل اس ہرن کی طرح
نظر آرہا تھا جو اچانک بھوکے بھیڑوں میں گھر گیا ہو۔

”یو لو نام بتاؤ اصل نام۔“..... تیور نے اہتمائی غصیلے لمحے میں
کہا اور ایک بار پھر وہ آدمی جھکا ہوا نیچے گرا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ خشی
درندے کی طرح اپنی جگہ سے پھوک کر اٹھا اور اس نے اس اونچی چنان
سے چھلانگ لگادی۔ تیور نے اچھل کر اس کا بازو پکونے کی کوشش

190

کر لے جائیں گے۔ آپ دیکھ رہی ہیں یہ علاوہ کس قدر وران ہے۔
بہاں جو کام بھی ہوتا رہے۔ کسی کو اس کا علم نہیں ہو سکتا۔“ صدر
نے جواب دیا اور جو یا نے اثبات میں سر بلادیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے
بعد تیور اور کیپشن شکیل واپس آئے تو تیور کے کانہ ہے پر ایک آدمی
لدا ہوا تھا۔

”یہ باہر ہی گھوم رہا تھا ہم اسے اٹھالے ہیں۔“ دیسے وہ لوگ عقیقی
طرف بھی بے حد چوکا نظر آ رہے تھے۔..... تیور نے اس آدمی کو
چنان پر لٹاثتے ہوئے کہا اور جو یا اور صدر انہ کھڑے ہوئے جو نک
اس آدمی کے سر پر اجرا ہوا گورم بتا رہا تھا کہ اسے سر پر جوٹ لگا کر رہے
ہو ش کیا گیا ہے اس نے صدر نے آگے بڑھ کر اس کا ناک اور منہ بند
کر دیا اور پھر جلد ٹھوں بعد جب اس آدمی کے تم میں حرکت کے تاثرات
عنایاں ہوئے تو صدر بیچھے ہٹ گیا اور پھر ٹھوں بعد ہی اس آدمی نے
کراہیت ہوئے آنکھیں کھولیں اور پھر وہ ایک بھٹکے سے انہ کر بیٹھ گیا۔

اس کے پھرے پر شدید حریت کے تاثرات برآئے۔
”لک لک کون ہو تم سید یہ۔ میں لکاں ہوں۔“..... اس نے
اہتمائی حریت بھرے انداز میں اور ادھر دیکھنے ہوئے کہا۔

”کیا نام ہے جہارا۔“..... صدر نے سخت لمحے میں پوچھا اور اس
کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ریو الور نکال لیا اور صدر کے جیب
سے ریو الور نکلتے ہی اس کے باقی ساتھیوں نے بھی ریو الور نکال لئے
اور اتنے ریو الور دیکھ کر اس آدمی کے پھرے پر بے اختیار ہوایاں سی

دھماکہ، ہوا اور دوسرے لمحے ان سب کے حلق سے بے اختیار تھیں
تلک گئیں۔ کیونکہ دھماکے کے ساتھ ہی جیپ ایک زوردار جھٹکے کے
ساتھ ہی فضائیں اس طرح بلند ہوتی جیسے کسی دیوبنے اسے اٹھا کر ہوا
میں اچھال دیا، ہوا۔ اس کا رخ تیزی سے تبدیل ہوا اور اس کے ساتھ ہی
جیپ ایک خوفناک دھماکے کے ساتھ اٹی ہو کر ایک پڑھان سے
نکراتی اور گھوم کر نیچے گہرائی میں گرتی چلی گئی۔ وہ مسلسل چھانوں
کے ساتھ نکراتی اور قلا بازیاں کھاتی ہوئی نیچے گرتی جا رہی تھی اور پھر
نیچے ایک سڑھان پر گرتے ہی ایک دھماکے کے ساتھ اس میں آگ
بھڑک انٹھی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ ایک خوفناک شعلے میں تبدیل ہو کر
واہ گئی۔

کی لیکن دوسرے لمحے اس آدمی کی ہہاتی ہوئی چیخ نیچے گہرائیوں میں
گو نجتی چلی گئی۔ تیور کے اچانک جھٹپٹے کی وجہ سے وہ اپنا توازن برقرار
نہ رکھ سکتا تھا۔ اس نے نیچے موجود چھان پر ہٹکنے کی بجائے وہ در میانی
عینی گہرائی میں گرا اور پھر چھانوں سے نکرا تاہم ہر ایچے کہیں جا گرا۔ اس
کی ورد ناک چیخ کافی درست ہے اس میں گو نجتی رہی اور تیور سیت
سب ساتھیوں کے حلق سے بے اختیار طویل سانس تکل گیا۔

معاملہ واقعی گور بڑھے اور ہمیں اپنے ہاں سے فوری روانہ ہو جانا
چاہئے۔ چیخ کی آوازان ناکیپ نکل نیچے گئی ہو گی اور وہ لوگ کسی بھی
اوٹ سے ہم پر فائر کھول سکتے ہیں۔ صدر نے کہا۔

لیکن وہ جیپ پر بھی تو فائر کھول سکتے ہیں اس طرح تو ہم سب
مارے جائیں گے۔ کیپشن شکیل نے کہا۔

ہمہاں سے تو چلیں۔ آگے چل کر کہیں جیپ کو چھپا دیں گے تاکہ
فوری طور پر تو ہم تک نہ پہنچ سکیں۔ صدر نے کہا اور سب
ساتھیوں نے اشیات میں سر ہلا دیئے اور دوسرے لمحے وہ سب تیزی سے
جیپ میں سوار ہوئے اور جیپ ایک جھٹکے سے آگے بڑھی۔ تیور نے وہ
جھٹکے کی طرح اس پار بھی جیپ کی ڈرائیور نگ سیٹ پر موجود تھا۔ جیپ
کو گھما کر واپس اسی پہاڑی سڑک پر لے آیا اور پھر اہمی تیور فتاری سے
ابے دوزاتا ہوا آگے نیچے اترنا چلا گیا۔ ایک موڑ کاٹنے کے بعد اس نے
جیپ کی رفتار آہست کی اور ابھی وہ جیپ کو چھپانے کے لئے اور اور
دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک سائینیں کی تیز آواز کے ساتھ ہی ایک خوفناک

کے تاثرات نہودار ہو گئے تھے۔

"رڈپڑ اور جھانپڑ بہت خوب ہے دٹپ نام ہیں۔ لیکن سیخ تم
بھی تھرڈ کلاس لوگوں سے نہیں ملا کرتا۔ اس نے خاموشی سے واپس
چلے جاؤ۔ ورنہ..... ان میں سے ایک نے ہے طنزہ انداز میں
سکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں تو مسٹر جھانپڑ کیا خیال ہے۔" عمران نے مذکور فیصل جان
سے کاٹلپ ہو کر کہا۔

"جیسے آپ کہیں مسٹر رڈپڑ..... اگر کہیں تو دوچار جھانپڑ سید کر
والا۔" فیصل جان نے بھی سکراتے ہوئے کہا۔ چلتے ہیں تو شاید
اس غصہ آیا تھا لیکن عمران کی کیفیت دیکھ کر وہ شاید صورت حال کو
لکھ گیا تھا اور اب وہ اس سے لطف یعنی نکھلنا تھا۔

"مہماں گھیرن مل جائے گی جتاب۔" عمران نے ہے مضموم
سے لجھ میں اس آدمی سے کہا جس نے اس کا راستہ روکا تھا۔
"گھیرن کیا مطلب۔" اس آدمی نے جونک کر کہا۔

"میرے پاس گھیرن، ہوتی ہے۔ تاکہ جب جھانپڑ سید ہونے
کا روع تو میں روپڑوں۔ لیکن اب گھیرن تو نہیں ہے اس نے میں رو
ایں سکتا۔ یاد تھی مدد کر دو۔" عمران نے جواب دیا۔

"کیا بکواس ہے۔ چلو اپس۔" اس آدمی نے اہتمامی غصیلے لمحے میں
کہا اور ساتھی ہی اس نے عمران کا بازو اس طرح پکڑ دیا جسے اسے بازو
سے پکڑ کر زبردستی واپس گیٹ کی طرف لے جانا چاہتا ہوا لیکن دوسرے

عمران اور فیصل جان جیسے ہی جا رکا کلب کی عمارت میں داخل
ہوئے اپنائک ایک طرف سے دو ٹیم ٹھیم آدمی تیزی سے ان کی طرف
بڑھے۔

"کیا بات ہے۔ کون ہو تم۔ چلتے تو مہماں کبھی نہیں آئے۔" ان
میں سے ایک نے ان دونوں کا راستہ روکتے ہوئے کہا۔ اس نے جیز
کی پتلون اور سرخ رنگ کی آوھے بازوؤں والی شرت ہبھنی ہوئی تھی۔
اس کی بیٹل کے ساتھ ایک ہولنڈر موجود تھا جس میں سے بھاری
ریبوالور کا دستہ ایجرا ہوا صاف دکھانی دے رہا تھا۔

"ہم ناکسی سے آئے ہیں جتاب میرا نام روپڑ ہے اور اس کا نام
جھانپڑ۔ یہ جب جھانپڑ مارتا ہے تو میں بے اختیار روپڑتا ہوں۔" دیسے
ہمیں سیخ بامن سے مٹا ہے....." عمران نے ہے مسکے سے لمحے
میں کہا۔ جب کہ فیصل جان کے ہاتھ بھیخت گئے تھے اور ہر بڑے پر فتح

196

لے وہ بڑی طرح اچھل کر ایک طرف ہٹا۔ عمران نے ملٹا بازو جھٹکا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو گھوما اور اس کا ساتھی بھی بڑی طرح جھٹکا ہوا اچھل کر دو قدم دور جا گرا اور پورے ہال میں چاہوا شور یافت سکوت میں تبدیل ہو گیا۔ اسی لئے فیصل جان اپنی جگہ سے اچھلا اور ہٹا آؤ جس نے عمران کا بازو پکڑا تھا اس کے سینے پر دو ردار فلاٹنگ کک پڑی اور وہ بھی بڑی طرح جھٹکا ہوا کئی فٹ دور جا پڑا۔ فیصل جان نباڑی کھا کر سیدھا ہو گیا۔

"آؤ جھانپڑ۔ اب مجبوری ہے۔" گھیرن کے بغیر تو میں رو بھی نہیں سکتا۔ عمران نے پڑے مطمئن سے لجے میں کھا اور وہ دونوں اس طرح اطمینان سے چلتے ہوئے کاؤنٹری طرف بڑھ گئے جیسے ان کا کوئی خلق ہی ان دونوں سے نہ رہا ہو۔ اسی لئے فیصل جان بھلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کے ساتھ ہی دھماکے کے ساتھ ہی دوسرے آڈی کے اتھر میں موجود ریو الور ایتا ہوا دور جا گرا۔ فیصل جان نے اس کے اتھر پر فائز کیا تھا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے۔ کون، ہو تم لوگ۔" اچانک ایک سائینڈ سے تحری ہیسیں سوت میں مبوس آڈی نے ہمودار ہو کر اہتمامی حریت ہرے لجے میں کھا۔

۔ گھیرن کے بغیر تو سبھی کچھ ہو سکتا ہے۔ مجبوری ہے۔" عمران نے سکراتے ہوئے کھا اور وہ آڈی جھیت سے تابع کر رہا گیا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کسی گھیرن۔ کیا مطلب۔" اس آڈی

197

نے اہتمامی حریت بھرے لجے میں کھا۔
"باش ان دونوں نے ہم پر۔" "ان دونوں نے انھی کرتیزی سے آگے بڑھتے ہوئے اہتمامی غصہ آکر لجے میں ہمناشروع کر دیا۔
"جادا پنا کام کرو۔ دفعہ ہو جاؤ۔" اس آڈی نے اہتمامی غصے لجے میں ان دونوں سے مخاطب ہو کر کھا اور وہ دونوں بے اختیار سہم کر واپس ہرگے۔

"میں شیخ ہوں کلب کا۔ تم کون ہو اور یقیناً بھلی بارہماں آئے ہو
وردہ تم اس طرح بھاں بد معاشری نہ کر سکتے۔" شیخ کا بھبھے حد کرخت تھا۔ ہال میں بد ستور سکوت طاری تھا۔ وہ سب لوگ اب اس طرف متوجہ تھے۔

"اوہ اوہ تو آپ ہیں شیخ اور وہی گذ۔ یہ تو ہمارے لئے بہت بڑا اعزاز ہے کہ ہمیں آپ سے شرف نیاز حاصل ہو گیا ہے۔" عمران نے اہتمامی ممنوناد لجے میں کھا اور خود ہی آگے بڑھ کر اس نے شیخ کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کرنا شروع کر دیا۔

"م۔ مگر۔ تم۔ تم کون ہو۔" شیخ عمران کی اس خلاف توقع مرکت سے بڑی طرح بوکھلا گیا تھا۔

"ہم تاکی سے آئے ہیں ہمہاں ہیں بھاں۔" عمران نے سکراتے ہوئے کھا۔

"اوہ اچھا اچھا آڈا درمیرے دفتر میں آجائو۔" شیخ نے اسی طرح بوکھلاتے ہوئے لجے میں کھا اور تیزی سے اسی طرف کو مزگی جس

نہیں کیا۔ عمران کی زبان روایت ہو گئی اور نائیکل کے پھرے پر عجیب
سی بھن کے تاثرات نکودار ہو گئے جیسے اسے بھن نہ آ رہی ہو کہ ”
عمران کی شخصیت کو کس خانے میں فٹ کرے۔
” کیا تم پاگل ہو۔ آخر کار نائیکل نے ہوت بھنچتے ہوئے کہا۔
” کیا مرد پاگل ہی سیچھ باس سے مل سکتے ہیں۔ پھر تو اس کا نام
جا سکا کلب کی بجائے پاگل خانہ ہونا چاہئے تھا اور تم اس کے بہرحال
بھجو ہو۔ عمران نے ہواب دیتے ہوئے کہا۔

” سنو تم جو کوئی بھی ہو۔ اب جماری بھتری اسی میں ہے کہ تم
دو نوں خاموشی سے بہاں سے چلے جاؤ اور جا کر عدا کا ٹھکردا کرو کہ تم
زندہ سامت بہاں سے واپس جائے ہو۔ جاؤ دفعہ ہو جاؤ۔ بھجو
نے اس بار اہتمائی فصلی لجھے میں ہکا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میر
کے کنارے پر مو جو دبشوں کی ایک قطار کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

” ادا ادا اچھا۔ واقعی نہیں اب جانا چاہئے۔ ادا کے سائز نائیکل
اپ تاراں نہ ہوں ہم ٹلے جاتے ہیں۔ عمران نے اٹھ کر اہتمائی
کے سے لجھے میں ہکا اور ساتھ ہی اس نے اس طرح دونوں ہاتھ
مصادف کے لئے بڑھائے جیسے نائیکل سے مصادف کرنا اس کے لئے
ہستہ بڑا اعماز ہوا اور لا شوری طور پر نائیکل کا دہ بھاٹ جو دبشوں کی طرف
بڑھ رہا تھا مصادف کے لئے اٹھ گیا۔ لیکن اس کے پھرے پر ایسے
تاثرات تھے جیسے وہ ان سے جان چڑھانے کے لئے مصادف کرنا چاہتا ہو۔
لیکن دوسرے لئے وہ بھری طرح جھختا ہوا چھل کر ایک طرف صوفے پر

طرف سے نکودار ہوا تھا۔
” آؤ۔ جھانڈ صاحب۔ اب بغیر غصیر نے تو یہی کچھ ہو سکتا ہے۔
عمران نے مسکراتے ہوئے قریب کرے فیصل جان سے ہکا اور تیزی
سے بیخ کے بیچے چل چاہ۔ فیصل جان بھی مسکراتا ہوا آگے بڑھا۔
چند لمحوں بعد وہ دونوں ایک خوبصورت انداز میں جانے گئے دفتر میں
بیٹھ گئے۔
” میرا نام نائیکل ہے۔ بھجو نے میر کی دوسری طرف مودہ
کری پر بیٹھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی انہیں سائبیل پر چڑی کر دیوں ہی
بیٹھنے کا اشارہ بھی کر دیا۔

” میرا نام روپڑ ہے اور یہ میرا ساتھی ہے۔ جھانپڑ۔ ہم ناکی سے
سینچھے باس سے ملے آئے ہیں۔ عمران نے کری پر بیٹھتے ہوئے
مسکرا کر کہا۔

” روپڑ اور جھانپڑ کیے نام ہیں۔ نائیکل کے پھرے پر بے پنا
حیرت تھی۔

” نام تو ایسے ہی ہوتے ہیں۔ اب ہمارا نام نائیکل ہے۔ یعنی مالی
اور کل کا مجموعہ۔ انگریزی زبان کامائی سمجھا جائے تو اس کا مطلب ہے
میرا اور اگر مقامی زبان کامائی سمجھا جائے تو اس کا مطلب ہے بوڑھی
عورت اور کل کا معنی تو جھیں آتا ہی ہو گا۔ یعنی مارنا۔ اب ہمارے
نام کا ایک مطلب تو ہوا۔ اپنے آپ کو مارنے والا اور دوسرے مطلب ہوا
بوڑھی عورت کو مارنے والا۔ لیکن ہم نے تو اس نام پر کوئی اعتراض

201

"ہم خدا کی فوجدار ہیں۔ اس بات کو پھر وہ بتاؤ سینجھ بامن بکھرے میں کہیے ہے، چنانچہ ہو۔ اس طرح کا اسے معلوم نہ ہو سکے۔" عمران کا ابھر اور زیادہ کرخت ہو گیا تھا۔

"وہ انتہیوں سے نہیں ملتا۔ کسی قیمت پر نہیں ملتا۔" مائیکل نے ہواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم چھپنی کرو۔" عمران نے جیب سے لٹکتے ہوئے ریو الور کی تال اس کے پینے سے لگاتے ہوئے کہا۔ اس کے لئے میں ایسی مرد مہری تھی کہ مائیکل کا پورا حجم رونے لگا۔

"م۔ م۔ م۔" میں لے چلتا ہوں جیسی خفیہ راستے سے مجھے مت مارو۔ مائیکل نے روتے ہوئے لجے میں کہا۔

"بچلے راستے کی تفصیل بتاؤ۔" عمران نے کہا اور مائیکل نے اسے تفصیل بتا دی۔ یہ راستہ اسی دفتر سے جاتا تھا۔

"چلو آگے اور سنو کوئی شرات کرنے کی کوشش نہ کرنا اور دوسرا سانس نہ لے سکو گے۔" عمران نے ریو الور بتاتے ہوئے کہا اور مائیکل خاموشی سے آگے بڑھ گیا۔ اس نے عقی دیوار کی جزوں میں ایک شخص جگہ پر پیر مارا تو دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں غائب ہو گئی اب دوسری طرف سیڑھیاں نیچے جاتی دکھاتی دے رہی تھیں۔ سیڑھیاں اتر کر دہ امیک کرے میں نہیں اور پھر اس کرھے سے ایک تنگی راہداری میں ہیچ گئے۔ عمران اور فیصل جان دونوں ہرے عطا انداز میں چل رہے تھے کیونکہ مائیکل کی طرف سے کسی بھی

200

چاگرا۔ عمران نے اپاٹک اس کی گردن پکڑ کر اسے ایک زور دار جھکٹے سے سائیڈ پر اچھا دیا تھا۔ صوفے پر گر کر وہ پلٹ کر نیچے قائم پر گرا ہی تھا کہ عمران نے تیزی سے ٹڑ کر اس کی گردن پر پھر رکھا اور اسے موز دیا اور مائیکل جس کا جسم اٹھنے کے لئے سست رہا تھا۔ میکٹ ایک جھکٹے سے سیدھا ہو گیا اور مائیکل کا بھرہ تیزی سے سچھ ہوتا چلا گیا۔ اس کی آنکھیں باہر کو ابھرائی تھیں اور مسٹ سے غر فراہٹ کی آوازیں لٹکنے لگی تھیں۔ عمران نے پیر کو تھوڑا اسنا دا پس موز را تو مائیکل کا تیزی سے بیجتا ہوا بھرہ دوبارہ نارمل ہونا شروع ہو گیا۔

کہاں ہے سینجھ بامن۔ سولو۔" عمران نے اہتمائی کرخت لجے میں کہا۔

"مس۔ سپیشل۔ روم میں۔ وہ۔ وہ۔" مائیکل نے غر فراہٹ

بھرے لجے میں رک کر کہا اور عمران نے ہمیٹھا لیا۔ اب اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ اور سنو۔ اب اگر کوئی حرکت کی تو پلٹ جھکٹے میں قبر میں اتر جاؤ گے۔" عمران نے غرست ہوئے کہا اور مائیکل نے بھلے تو دنوں ہاتھوں سے دہیں پڑے پڑے اپنی گردن مسلن شروع کی اور پھر سٹ کر دہ بیٹھا اور آہست آہست اٹھ کر دہوا۔ اس کے پھرے پر اب شدید ترین خوف کے ہٹرات نہایاں ہو گئے تھے۔

"تم۔ تم۔ کون ہو۔" مائیکل نے قدرے خوفزدہ سے لجے میں کہا۔

203

شراب کا جام نکلوں کی صورت میں یعنی بکھر گیا۔ اسی لمحے دوسرافائزہ ہوا
اور مائیکل بری طرح جھلتا ہوا یعنی گر گیا۔

”حرکت مت کرنا درد کوئی دل پر پڑے گی۔“ عمران نے ٹراٹے
ہونے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آجے بڑھ کر ریواور کی تال
سینچ بامن کے ہنپتو سے نگاہی۔ مائیکل پر فائزہ عمران کے اشارے کے
مطابق فیصل جان نے کیا تھا اور وہ خشم ہو چکا تھا۔

”تم۔ تم۔ کون ہو۔“ سینچ بامن نے ہونٹ بھینچنے ہوئے
کہا۔ اس کے پہرے پر شاید مائیکل کو پتے سامنے مرتب دیکھ کر فتحے
کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ لیکن دوسرے لمحے عمران بھلی کی تیزی
سے دو قدم بچھے ہنا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ایک بازو گھوبرا اور سینچ
بامن بری طرح جھلتا ہوا اچھل کر یعنی گراہی تھا کہ عمران نے پر اس
کی گردن پر رکھ کر اسے مروڑ دیا اور سینچ بامن کے دونوں ہاتھ جو
عمران کی نائل بکٹنے کے لئے اپر کو اخڑا ہے تھے ایک جھٹکے سے
والپیں قالین پر گر گئے۔ اس کا پہرہ برق رفتاری سے بلجنہ چلا گیا۔

”بولو کرنل سینچی کہاں ہے درد۔“ عمران نے ٹراٹے ہونے کہا
اور پیر کو ذرا سادا پیس موزویا۔

”م۔ م۔ مجھے نہیں معلوم۔“ سینچ بامن نے ہکلاتے ہوئے کہا۔
”تو پھر بھکتو عذاب۔“ عمران نے کہا اور پیر ذرا سامزید دباؤ ذال
کر اس نے پیر کو موز دیا اور سینچ بامن کا پورا جسم اس طرح لرزئے لگا
جسے اس کے جسم میں لاکھوں دلچسپی کا لیکڑ کرنے دوڑ رہا ہوا۔

202

لمحے کوئی حرکت ہو سکتی تھی۔ لیکن مائیکل شاید اس قدر خوفزدہ ہو گیا
تھا کہ اس نے راستے میں کوئی حرکت نہ کی اور وہ راہداری کے اختتام پر
دوڑائے کے سامنے پہنچ گئے۔ مائیکل نے ایک سائیکل پر دوار میں
نصب سونچ پتیل پر موجود ایک ہنن دبادیا۔ اس سونچ پتیل کے نیچے
جالی سی گلی ہوئی تھی۔

”کون ہے۔“ ایک بھاری سی آواز سنائی دی اور عمران فوراً
ہی ہجان گیا کہ بولنے والا سینچ بامن ہی ہے جس نے ٹکنلانے بات
کی تھی۔

”مائیکل ہوں یہیف۔“ مائیکل نے مسے سے لمحے میں جواب
دیا۔ عمران نے فیصل جان کی طرف سمعی خیز نظرؤں سے دیکھ کر
مخصوص انداز میں اشارہ کیا اور فیصل جان نے اثبات میں سر ملا دیا۔

”اوہ اچھا۔“ دوسری طرف سے جو لکے ہوئے لمحے میں کہا گیا اور اس
کے ساتھ ہی سر رکی آواز کے ساتھ دردوانہ کھل گیا اور عمران بھلی کی سی
تیزی سے مائیکل کو دھکیتا ہوا اچھل کر اندر داخل ہوا اور اس کے
ساتھ ہی فیصل جان بھی اچھل کر اندر آگیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا
جس کے ایک صوفے پر ایک لمبا ترکھا اور بھاری جسم کا آدمی یعنی سینچ بامن
اس کے ہاتھ میں شراب کا جام تھا۔

”کیا۔ کیا۔ کون ہو تم۔“ مائیکل کے ساتھ ساتھ عمران اور فیصل
جان کے اندر داخل ہوتے ہی اس نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا
لیکن دوسرے لمحے دھماکہ ہوا اور سینچ بامن کے ہاتھ میں موجود

205

ساختہ ہونے والے سلوک کا سہولی سامظاہرہ تو دیکھ ہی لیا ہے۔
مران کے لجھے میں بے پناہ غراہت تھی۔

۱۰ اگر تم وعدہ کرو کہ مجھے بلاک نہیں کرو گے تو میں سب کچھ بتادیتا ہوں۔ تم لوگ میری توقع سے کہیں زیادہ منت ہو۔ تم نے جس طرح میری درج کو عذاب میں ڈال دیا تھا۔ میں تم سے خوفزدہ ہو گیا ہوں۔ کرتل سیئھی میرا دوست اور پارٹنر ضرور ہے لیکن میں اس کے لئے اپنی جان نہیں گنو انا چاہتا میں جھیں سب کچھ تفصیل سے بتاؤں گا لیکن تم وعدہ کرو کہ مایکل کی طرح مجھے بلاک نہیں کرو گے۔ سیئھے با من نے رک رک کر کہا۔

۱۱ اگر تم واقعی تھجھ باتا دو تو میرا وعدہ کہ جھیں زندہ اور صحیح سلامت چھوڑ دوں گا اور وعدے پر اعتماد کرنا تمہاری مجبوری ہے۔

مران نے سرد لجھے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
مجھے اعتماد ہے۔ سنو کرنل سیئھی کافرستان کی ملٹری اشیلی جنس سے ابھی حال ہی میں متعلق ہوا ہے۔ وہ اسرائیل اور ایک بیان سے طویل تریست لے کر واپس آیا ہے۔ اس نے بہادر کے ایک ماہر معدنیات والکرگیانی سُنگھ سے مل کر پاکیشی اہمیتی معدنیات کو ہائی جیک کرنے کا ایک منصوبہ تیار کیا اور پھر اس نے یہ منصوبہ برآ راست صدر مملکت کو پیش کر دیا۔ صدر مملکت نے اس منصوبے پر عمل درآمد کا حکم دے دیا اور برآ راست اسے لپٹنے چارج نہیں لے لیا۔ پاکیشیا کا ایک معدنی پر اجیکٹ ہے جسے شاہقاب پر اجیکٹ

204

”اب بتاؤ ورنہ۔“..... عمران نے پیر کو واپس موتے ہوئے کہا۔ سیئھے با من کی حالت بے پناہ حد تک غراب ہو چکی تھی۔ پس پپ پا کیشیا۔ پا کیشیا۔ اس نے ذوبتے ہوئے لجھے میں رک رک کر کہا۔

”پوری تفصیل بتاؤ۔“..... عمران نے پیر کو اور زیادہ واپس موتے ہوئے کہا اور سیئھے با من اب قدرے آسانی سے سانس لینے کا تھا۔

”وہ وہ پا کیشیا کسی مشن کے لئے گیا ہے۔“..... سیئھے با من نے رک رک کر کہا تو عمران نے پیر کی گردن سے ہٹالیا اور اس کے ساختہ ہی اس نے جھک کر اسے بازو سے پکڑا اور ایک جھنکے سے اچھال کر صوفے پر بٹھا دیا۔

”اس کا کوت اس کی پشت پر نیچ کر دو۔“..... عمران نے سرد لجھے میں کہا اور فیصل جان بھلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر صوفے کے عقب میں آیا اور اس نے ایک لمحے میں عمران کی بدائیت پر عمل کر دیا اب سیئھے با من جسمانی طور پر بے لہی ہو چکا تھا۔ وہ بھی وہ ابھی ذہنی طور پر پوری طرح سُبھل نہ سکتا تھا اور یہ سُبھا اس طرح ہاپ رہا تھا جیسے وہ میلین دور سے تیر بھاگتا ہوا آیا ہو۔

و دیکھو سیئھے با من ہمیں تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ اس نے اگر تم تھجھ بتاؤ کہ کرتل سیئھی پا کیشیا میں کہاں موجود ہے۔ کس طبقے میں ہے تو تم جھیں زندہ چھوڑ کر واپس چل جائیں گے ورنہ تم نے لپٹنے

207

مجھے نہیں معلوم ۔ وہ مجھے زیادہ تفصیل نہیں بتایا کرتا تھا یہ
باتیں بھی وہ سیرے پاس ایک مخصوص شراب پینے کے بعد نئے میں کر
دیا کرتا تھا ورنہ وہ بے حد گہر آدمی ہے ۔ سیمھ بامن نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

اوے کے تم نے جو نکل سب کچھ کہتا دیا ہے اس لئے میں اپنا وعدہ
پورا کروں گا لیکن یہ بات یاد رکھنا اگر تم نے کسی کو ہمارے متعلق
کچھ بتایا تو پھر مت تم سے دور نہ ہو گی ۔ عمران نے سرد مجھے میں
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو گھونا اور مزی ہوئی انگلی کا ہب سیمھ
ہامن کی کشپی پر پوری قوت سے چڑا اور وہ بے اختیار چکر ہمبو کے بل
سوئے پر لڑاک گیا۔ ایک لمحے کے لئے اس کا جسم صوفی پر گرا اور پھر
وہ پلت کر نیچے فالین پر گر گیا۔ اسی لمحے کی لات گھومی سہبو کی
بل فالین پر ٹھپتے ہوئے سیمھ بامن کی کشپی پر اس کے بوٹ کی نوکی
ضرب لگی اور سیمھ بامن کا جسم ایک جھٹکے سے ساکت ہو گیا۔ وہ بے
ہوش ہو چکا تھا۔

اوہ تفصیل جان۔ اب میں نے فوری طور پر واپس پاکیشیا جاتا ہے۔ اب
ہماں کا کام ختم ہو چکا ہے ۔ عمران نے تیز لمحے میں کہا اور واپس
دردارے کی طرف مڑ گیا۔

206

کہا جاتا ہے۔ وہاں سے اتنا ہی اعلیٰ قسم کی یور نیم دھات ملی ہے۔ یہ
دھات اس قدر اعلیٰ قسم کی ہے کہ بقول ڈاکٹر گیانی سنگھ اس قدر اعلیٰ
قسم کی یہ دھات آج تک کہیں سے بھی دستیاب نہیں ہو سکی۔ ثاقب
پراجیکٹ شوگران کی عدالت مکمل ہونا تھا۔ لیکن ابھی اس کی ابتدائی
پوریں مرتب ہو رہی تھیں اور پھر کرنل سیمھی اور ڈاکٹر گیانی سنگھ
نے اسے کافرستان کے لئے ہائی جیک کرنے کے منصوبے پر عمل درآمد
شروع کر دیا۔ مجھے تفصیلات کا تو علم نہیں ہے۔ بہر حال ان دونوں
نے کسی طرح ساری پوریں اس طرح تیار کرائیں کہ حکومت
پاکیشیا کے لئے ثاقب پراجیکٹ غیر منافع بخش ثابت ہو گیا اور اس
نے اسے ترک کر دیا۔ اس کے بعد کرنل سیمھی اور ڈاکٹر گیانی سنگھ
نے مشن کے درست مرحلے پر کام شروع کر دیا۔ اس کی بھی
تفصیلات کا مجھے علم نہیں ہے۔ صرف اتنا معلوم ہے کہ اسی مرحلے میں
خفیہ طور پر یور نیم نکالی جائے گی اور پھر ڈاکٹر گیانی سنگھ کی ویس
پاکیشیا میں تیار کی جانے والی خفیہ لیبارٹری میں اسے صاف کیا جائے
گا اور اس کے بعد اسے سمجھ کر کے آر ان لے آیا جائے گا اور وہاں سے
کافرستان ہو چکا دیا جائے گا۔ اس طرح ثاقب پراجیکٹ مکمل طور پر ہائی
جیک ہو جائے گا اور کسی کو اس کا علم بھی نہ ہو سکے گا۔ اس مجھے اتنا ہی
معلوم ہے۔ سیمھ بامن نے لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے تفصیل
بتابی اور عمران کے ہمراہ پر جسے وزلے کے سے آثار بنودار ہو گئے۔
کرنل سیمھی کہاں ہے اس وقت۔ عمران نے پوچھا۔

اس نے ان کے واپس جانے پر میں نے تمیں کہا تھا کہ ہم نے دفتر میں
جا کر ایسی باتیں کرنی ہیں تاکہ اس کے رسیور پر جب وہ سنی جائیں تو
ان کے دل سے ہر قسم کا شک و شبہ نکل جائے۔ کیونکہ ڈکٹافون لگتے
دیکھ کر مراد ہیں اس حقیقت پر جتنی کیا تھا کہ یہ لوگ سیاہ نہیں ہیں
 بلکہ ان کا قلعنہ پاکیشیا کی کسی خفیہ وینگسی سے ہے اور اب دیکھو یہ
 ڈکٹافون میکاؤن ناٹپ کا ہے اہمی جدید ترین اور خاصا پاور فل۔
 اسے عام لوگ تو استعمال ہی نہیں کر سکتے۔ پروین نے کہا اور
 ارسلان نے اشبات میں سر بلادیا۔

”لیکن اس طرح تو منند بے حد گھبیر ہو گیا ہے۔ یہ لوگ اگر کسی
 وجہ سے مشکوک ہو کر یہاں تک آئے ہیں تو پھر لازماً دوبارہ آئیں گے یہ
 ارسلان نے کہا۔

”نہیں ہیں نے ان کا شک دور کر دیا ہے۔ اب یہ واپس نہیں آئیں
 گے۔ پروین نے جواب دیا اور ارسلان ہوتھ بھجن کر خاموش ہو
 گیا۔

”چیف کو تو اطلاع دینی چاہئے۔۔۔۔۔ ارسلان نے چند لمحے
 خاموش رہنے کے بعد کہا اور پروین نے اشبات میں سر بلادیا وہ کری
 سے اخفاور کرے کی ایک دیوار میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔
 اس نے الماری میں سے ایک خصوصی ساخت کا حصہ فریکونسی کا
 ٹرانسیور لکالا اور اسے انداز کر واپس کری پر آکر بیٹھ گیا۔ اس نے
 ٹرانسیور کا بین دبایا تو ٹرانسیور سے خصوصی آوازیں نکلنے لگیں۔

ایک چھوٹے سے کمرے میں پروین اور ارسلان دونوں بیٹھے ہوئے
 تھے۔ پروین کے بھرپور مرت کے ماثرات نایاب تھے۔ اس کے باہر
 میں ایک چھوٹا سا سیاہ رنگ کا بین تھا۔

”میں نے اسے آف کر دیا ہے۔ اب یہ لوگ اس کی ریخ سے ۔۔۔
 نکل گئے ہوں گے۔ اس نے اب انہیں معلوم نہ ہو سکے گا کہ اسے آف
 بھی کیا گیا ہے یا نہیں۔ پروین نے مرت بھرے لمحے میں کہا۔

”جہاری نظریں بے حد تیزیں موہن۔ تم نے کمال کر دیا ہے۔
 مجھے تو احساس تک نہیں ہوا کہ یہ ڈکٹافون بھی ان لوگوں نے کری
 کے نیچے لگایا ہے۔۔۔۔۔ ارسلان نے تعریف بھرے لمحے میں مسکراتے
 ہوئے کہا۔

”بس اتفاق ہے کہ میری نظریں میں اس کی حرکت آگئی۔ اس کا
 انداز بسارہ تھا کہ وہ ڈکٹافون جسی کوئی چیزی کری کے نیچے لگا رہا ہے

211

ہمارا ب تک کا اہتمامی کامیاب منصوبہ ختم ہو جائے گا۔ اب تو ایک ہی صورت ہے کہ ان کا خاتمہ کر دیا جائے اور بعد میں اس بات سے ہی انکار کر دیا جائے کہ یہاں کوئی آیا تھا۔..... باس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پھر باس سپردیخن مشین سے انہیں کو رکیا جاسکتا ہے۔“ وہ ابھی یہاڑی کے سفر ہی ہوں گے اور۔..... پرویز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اب اس کے سوا اور کوئی حل نہیں ہے۔ جیپ کو اس طرح بہت کرو کہ بعد میں یہی معلوم ہو کہ جیپ لڑکنے کی وجہ سے یہ حادثہ ہیش آیا ہے اور۔“ باس نے کہا۔

”یہ باس ایسا ہی ہو گا۔ آپ بے فکر رہیں اور۔“ پرویز نے کہا۔

”مجھے رو روت دینا اور اینڈ آل۔“ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ موہن نے ٹرانسیور آف کیا اور پھر ایک جھٹکے سے انہیں کھدا ہوا۔

”آزاد اسلامان اب یہ مشن ہمیں ہی مکمل کرنا ہے۔“ پرویز نے کہا اور ٹرانسیور الماری میں رکھ کر وہ تیری سے ٹرا اور دوڑتا ہوا اس کمرے سے باہر نکل آیا۔ اسلام بھی اس کے مجھے کمرے سے باہر آگیا۔ وہ دونوں آگے مجھے تکریب ادا دتے ہوئے تیر کے سب سے آخری کمرے میں مجھے یہاں ایک لوہے کی الماری پر پڑے ہوئے نہ رہ، والے تالے کو پرویز

210

”ہمیلو ہمیلو او۔پی۔ دن کا ننگ اور۔“ پرویز نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

”میں باس اینڈ ننگ اور۔“ پھر لمحوں بعد ہی ٹرانسیور سے بخاری آواز سنائی دی اور پرویز نے سیاہوں کی آمد۔ ان کے ڈکٹا فون نصب کرنے اور پھر اپنی اور اسلام کی مصنوعی لگنگو سے لے کر ڈکٹا فون آف کرنے تک پوری تفصیل بتا دی۔

”اوہ ورنی بیٹھ اس کا مطلب ہے کہ حکومت پاکیشیا کو کسی طرح ہمارے اس منصوبے پر شک پڑ گیا ہے۔“ تو بہت برا ہوا۔ ابھی تو ایک روز سر ننگ لگنے کے لئے چاہئے یہاں تو خاصی مقدار میں یور نیم موجود ہے۔ ہمارا خیال تھا کہ ہم اٹھیناں سے کام کرتے ہوئے سارا یور نیم کال نہیں گے۔ لیکن یہ تو بہت برا ہوا۔ اب تو سارا منصوبہ خطرے میں پڑتا نظر آ رہا ہے اور۔“ دوسری طرف سے ایسے لمحے میں کہا گیا ہی سببے یوں والا پس آپ سے ہاتھیں کر رہا ہوا۔

”باں میں نے ان کا شک دور کر دیا ہے اور وہ اب مطمئن ہو کر واپس چلے گئے ہیں اور۔“ پرویز نے کہا۔

”یہ لوگ اتنی آسانی سے مطمئن نہیں ہوا کرتے موہن۔“ پھر آئیں گے اور ہو سکتا ہے کہ اس بارہہ خفیہ طور پر آئیں۔ اور اگر ہم سر ننگ لگنے والی مشینیں چالو کریں تو پر اجیکٹ اور اردو گرد کی ہزاریوں میں دھمک پیدا ہوتی ہے۔ اس طرح ہمارا اسار ارداز ہی آٹھ ہو سکتا ہے اور ایک بار انہیں اس منصوبے کا کوئی کلیو مل گیا تو پھر

213

کے ساتھ رکی ہوئی تھی۔ جب کہ ساتھ ہی ایک چنان پر ایک آدمی اس طرح یہ تھا ہوا تھا جیسے وہ بے حد داشت زدہ ہو۔ اس کے گرد وہی تین مرد اور عورت موجود تھے۔ جو سیاح بن کر پرا جیکٹ میں آئے تھے۔ اودہ اودہ تو یہ گئے نہیں ہیں۔ بلکہ انہوں نے جگ موہن کو پکڑ دیا ہے اور اب اس سے پوچھ گچھ کرو ہے ہیں۔ پروری نے ہونے ملکچنے ہوئے کہا۔ لیکن پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ کمل ہوتا۔ وہ دونوں ایک بار پھر اچھل پڑے کیونکہ انہوں نے چنان پر یعنی ہوئے اپنے ساتھی کو جبے وہ جگ موہن کے نام سے پکار رہے تھے اپنائک اٹھ کر ایک طرف دوڑتے دیکھا۔ اسی لمحے سیاحوں میں سے ایک نے جگ موہن کا ہاتھ پکڑنا چاہا لیکن وہ اسے پوری طرح پکڑا۔ سکا جب کہ اس دوران جگ موہن کا توازن پگو گیا اور وہ ساتھ والی چنان پر یعنی کی بجائے در میانی گہرائی میں گر کر سکریں سے غائب ہو گیا۔ اودہ اودہ یہ مارا گیا۔ اودہ۔ میں اب ان کا خاتمہ کر دوں گا۔ پروری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیری سے ایک بار پھر مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ " وہ وہ جیپ سمیت بھاگ رہے ہیں۔ ارسلان نے چھٹے ہوئے کہا۔

" تم تکریث کرو وہ اب بھاگ کر کہیں نہیں جاسکتے۔ میں نے جیپ کو تیار گکھتا لیا ہے۔ پروری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بٹن پر انگوٹھا کر کھا کر دیا۔ سکریں پر اب جیپ سڑک پر دوڑتی ہوئی نظر آ

212
نے اس پر موجود نیروں کو ملا کر کھولا اور پھر الماری کے اندر سے ایک سرخ رنگ کا ہریف کیسی اٹھا کر اس نے الماری بند کی اور واپس دروازے کی طرف مزگایا۔ تھوڑی در بحد وہ دونوں پرا جیکٹ کی حدود سے باہر نکلے اور تیری سے کچھ فاصلے پر موجود ایک اوپنی ہوٹی کی طرف پڑھتے چلے گئے۔ ان کے قدموں میں تھی تھی اور تھوڑی در بحد وہ پوٹی پر ہٹکنے کر ایک چنان کی اوٹ میں بیٹھ گئے ہیں۔ سڑک کے کمی مواری پر ہٹکنے کا اثر آ رہے تھے۔ لیکن قابلہ ہے پوری سڑک کو تو وہ ہیں سے انہیں نظر آ رہے تھے۔ لیکن قابلہ ہے پوری سڑک کو تو وہ ہیں سے چیک ڈ کر سکتے تھے۔ پروری نے بھلی کی سی تیری سے ہریف کیس کو سکھا اور اس کے اندر موجود ایک مشین اٹھا کر باہر رکھی۔ اس کا کھولا اور اس پر آڑی ترچھی ہریں ہی دوڑنے لگیں۔ پروری سکریں میں سے زوں زوں کی آوازیں نکلنے لگیں اور اس پر موجود ایک سلسل مشین کو آپریٹ کرنے میں معروف رہا اور اس بہزادی پر موجود سڑک اور در سرے علاقے باری باری اس سکریں پر نظر آنے لگے گئے۔ جیسے جیسے پروری ناب ٹھکنے کے چلا جا رہا تھا۔ سکریں پر منظر بدلتے چلے چارہ ہے تھے۔ پھر اپنائک سکریں پر ایک منظر ابرا تو پروری اور ارسلان دونوں ہی بے انتیار چونکھ پڑے۔

" اودہ اودہ یہ جگ موہن۔ اس کے قبیلے میں اودہ ویری بیٹھ۔ پروری نے تقریباً چھٹے ہوئے کہا اور ارسلان بھی یہ منظر دیکھ کر بھی طرح اچھل پڑا۔ سکریں پر نظر آنے والے منظر کے مطابق جیپ ایک چنان

215

اس خادے کی تحقیقات کریں گی اور اگر ہمارا ہاں جانا ثابت ہو گیا تو
چھرب سکیا کرایا ختم ہو جائے گا۔..... ارسلان نے کہا۔
”اوہ ہاں تمہاری بات درست ہے۔ یہ تو مجھے بھی یقین ہے کہ یہ
لوگ زندہ نہیں بچ سکتے۔ میں تو صرف ان کی لاشوں کی حالت دیکھنا
چاہتا تھا۔ بہر حال آؤ۔ اب بس کو کامیابی کی رپورٹ دے دیں۔“
پرویز نے کہا اور اس کے ساتھ ہی میشین آف کر کے اس نے اسے واپس
بریف کیس میں رکھا اور بریف کیس بند کر کے وہ کھرا ہو گیا اور پھر وہ
دونوں تیزی سے چھانیں پھلانگتے ہوئے واپس پراجیکٹ ایریے کی
طرف بڑھنے لے چاہے تھے۔

214

رہی تھی۔ پھر جیسے ہی وہ ایک موڑ پر پہنچی پردوخ نے بٹن دبا دیا۔
دوسరے لمحے میں سے تیز سیٹی کی آواز نکلی اور اس کے ساتھ ہی
فضا میں سرسرابھ کی تیز آواز دوڑ ہوتی سنائی دی اور چند لمحوں بعد
سرک پر تیزی سے دوڑتی ہوئی جیپ ایک جھنکا کھا کر فضا میں بلند
ہوئی اور اس کے ساتھ ہی وہ نیزی ہو کر نیچے پہاڑی چھان پر گری اور
پھر وہ اسی طرح قلابازیاں کھاتی چھانوں سے ٹکراتی ہوئی نیچے گئیں
گھر ای میں گرتی چلی گئی۔ سکرین پر وہ نیچے گرتی ہوئی صاف دکھائی
دے رہی تھی اور پرویز اور ارسلان نے جیپ کے اس طرح گرنے سے
اس میں سوار افراود کو اس سے نکل کر چھانوں پر گرتے اور پھر لئے
سیدھے انداز میں دوسری چھانوں سے نکراتے اور نیچے گرتے صاف
دیکھا۔ لیکن میشین پر بجونکہ جیپ نارگٹ میں تھی اس لئے یہ افراد بھی
اس وقت تک سکرین پر نظر آتے تھے جس وقت تک جیپ اس منظر
میں نظر آتی پھر جیسے ہی جیپ گرتی سکرین پر منظر خود بخوبی بدل جاتا تھا
اور پھر جیپ گھرے اندر حصیرے میں گر کر سکرین پر نظر آتا ہے، ہو گئی اور
اس کے چند لمحوں بعد ہی اس اندر حصیرے میں شکل سے پہنچ دکھائی دیتے
تو پرویز اور ارسلان دونوں نے بے اختیار لبے لمبے سانس لئے۔
”آخر کاری ختم ہو گے۔..... ارسلان نے کہا۔

”ہمیں وہاں جا کر جیک کرنا چاہیے۔..... پرویز نے کہا۔

”نہیں اب ان کی موت میں کوئی شک باقی نہیں رہا۔ ان لوگوں
کا تعلق حکومت سے ہے۔ اس لئے یقیناً پولیس اور دوسری بھنیاں

لوگوں نے فوری طور پر بہاری کے نیچے موجود پولیس چوکی کو اطلاع دی۔ جہاں سے عملے نے جا کر ان سب کو مختلف چنانوں سے اٹھایا اور اسپتال ہنچا دیا۔ جب کہ میں ہمارا ان کی واپسی یا ان کی طرف سے اطلاع کا منتظر رہا۔ جب کوئی اطلاع نہ ملی تو میں نے صدیقی اور خاور کو فوری طور پر ان کے بیچے بھیجا تو انہیں پولیس چوکی سے اس حادثے کی اطلاع ملی۔ انہوں نے جا کر اسپتال میں ان کو جمیک کیا ہونکے یہ عام سا اسپتال تھا اس لئے ان کا صحیح طور پر علاج معاپ بھی نہ ہو سکتا تھا۔ صدیقی نے مجھے ڈائنسینری اطلاع دی تو میں نے سر سلطان کو کہہ کر ایک انبوب لیں۔ ہمیں کا پڑبہاں بھجوایا اور پھر اس ہمیں کا پتھر رہا۔ انہیں اس اسپتال سے پہلیں اسپتال متصل کر دیا گیا ہے۔ لیکن ڈاکٹر صدیقی کے مطابق ان چاروں کی حالت سلسل شدید خطرے میں ہے۔ میں نے صدیقی اور خاور کو اس حادثے کی تحقیقات کی ہدایات دیں اور انہوں نے ہو رپورٹ دی ہے اس کے مطابق = ۴ دن ثاقب پر اجیکٹ نہیں سہاں سکری کے لوگ موجود تھے۔ بہاں سے یہ واپس آ رہے تھے کہ حادثہ ہو گیا۔ صدیقی اس جیپ میں موجود افراد سے جا کر ملا جنہوں نے یہ حادثہ اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا انہوں نے بتایا ہے کہ جیپ خاصی تیر رفتاری سے نیچے آری تھی کہ اچانک انہوں نے اس جیپ کو کسی بہاری پتھر سے نکرا کر اچھلتے اور پھر نیچے گرتے دیکھا ہے۔ ان کے مطابق اس وقت نزدیک اور کوئی آدمی تھا اور شری انہوں نے کسی سیواک وغیرہ کو جیپ سے نکراتے دیکھا ہے۔ ان لوگوں کے

Scanned & PDF Copy Created by RFI

عمران جسے ہی دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا بلکہ زر وال ہراماٹھ کر کھوا ہو گیا۔ لیکن بلکہ زر وال کا ہمراہ ساتا ہوا تھا۔ کیا ہوا خریبت۔ یہ چہارے پر بارہ کوئی نجع رہے ہیں۔ عمران نے حیران ہو کر پوچھا وہ حد لئے جعلے ہی کافرستان سے واپس آیا تھا اور ایمپریورٹ سے سیوا داناش منزل ہی ہنچا تھا۔ جوں یا صدر۔ کمپنیں شکلیں اور تنیر چاروں شدید رخی ہیں۔ ان کی حالت شدید خطرے میں ہے۔ ان کے جسموں میں کمی جگہ فریکھر ہو گئے ہیں۔ بلکہ زرد نے قدارے گلوگیر لے چکے میں کہا۔ ”اوہ اوہ کیسے۔ کیوں۔ عمران بھی بڑی طرح اچھل ڈا تھا۔ ”وہ ثاقب پر اجیکٹ پر گئے تھے کہ واپسی پر ان کی جیپ لڑک کر سینکروں فٹ نیچے گہرائی میں گر گئی اور وہ سب شدید رخی ہو گئے۔ ایک اور جیپ کے افراد نے انہیں گرتے ہوئے دیکھا اور پھر ان

219

فریضہ تو بہر حال تھیک ہو جائیں گے مسلکہ ذہنی ہے۔ یہیں مجھے اسے
تحالی کی رحمت سے امید ہے کہ وہ کرم کرے گا۔ ڈاکٹر صدیقی
نے کول مول ساجواب دیتے ہوئے کہا۔

”میں وہیں آ رہا ہوں پھر آپ سے تفصیل سے بات ہو گی۔“ عمران
نے کہا اور رسیدور کہ کروہ بلیک زیر دوس کوئی بات کیے بغیر تیری سے
بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے پھرے پر اس وقت گہری
سنجیدگی طاری تھی۔ پھر لوگون بعد اس کی کارروائش منزل سے نکل کر
تیری سے دوڑتی ہوئی ہسپتال کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ عمران کو
اپنا ذہن جیسے ماڈف سا ہوتا ہوا عجous ہو رہا تھا۔ ڈاکٹر صدیقی نے
جس انداز میں بات کی تھی۔ اس سے عمران کے ذہن پر دباؤ اور بڑھ گیا
تحادی اور تھوڑی درجحدوہ ہسپتال پہنچ گیا۔

”آئیے عمران صاحب۔“ ڈاکٹر صدیقی نے اپنے دفتر میں اس کا
استقبال کرتے ہوئے کہا۔

”ان کی سکرین پور نہیں کہاں ہیں وہ مجھے دکھاؤ۔“ عمران نے
سمجھ لیے ہیں کہا تو ڈاکٹر صدیقی نے اشیات میں سرہلاتے ہوئے ایک
طرف ریک میں رکھی ہوئی ایک فلم فائل انھائی اور عمران کی طرف
بڑھا دی۔ عمران نے کری پر بینچ کر ان پورنوں کا مطالعہ شروع کر
دیا۔ تقریباً پون گھنٹے تک وہ مسلسل پور نہیں دیکھتا اور پڑھتا رہا۔ پھر
اس نے فائل بند کر دی۔

”ان پورنوں کے مطابق دماغ کے اندر وہی پر دوں پر خون جم گی۔“

218

بقول یہ سو فیصد قرقی حادثہ تھا۔ میں نے خاور کے ساتھ آٹو مہر بن کو
دہاں بھجوایا۔ انہوں نے بھی یہی روپرٹ دی ہے کہ جیپ کے جلد
ہونے دھانچے کے محلے سے کسی میزانل وغیرہ کے لگنے کا کوئی ثبوت
نہیں ملا۔ بلیک زردنے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”کیا یہ چاروں بے ہوش ہیں۔“ عمران نے ہونٹ چلاتے
ہوئے پوچھا۔

”بھی ہاں اور بقول ڈاکٹر صدیقی ابھی کم از کم ایک ہفتے تک ان کے
ہوش میں آنے کا کوئی سکوپ نہیں ہے۔“ بلیک زردنے جواب
دیا۔

”ایک ہفتہ وہ کیوں۔ کیا دماغ پر ہوئیں گی یہیں۔“ عمران نے
حریت بھرنے لجئے ہیں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیدور اٹھایا اور
تیری سے نبرداں کرنے شروع کر دیے۔
”سپیشل ہسپتال۔“ دوسری طرف سے ڈاکٹر صدیقی کی آواز
ستائی دی۔

”عمران بول رہا ہوں ڈاکٹر صاحب۔ میرے ساتھیوں کا کیا حال
ہے۔“ عمران نے اہتمامی سمجھیدہ لجئے ہیں کہا۔

” حتی طور پر کچھ نہیں کہا جاسکتا عمران صاحب۔ محاذ فنی فنی
ہے۔ اگر انہیں فوری طور پر بہاں لے آیا جاتا یا کسی اچھے ہسپتال پہنچا
دیا جاتا تو شاید صورت حال اس قدر چھمیر دھوئی۔“ ان کے دماغ کے
اندر خون جم گیا ہے اور ان کی ذہنی حالت اہتمامی سریں ہے۔ جسمانی

220

ہے عمران نے ہوٹ چلاتے ہوئے کہا۔

بھی ہاں اور بھی بات اہمیٰ نظر ناک ہے ڈاکٹر صدیقی نے جواب دیا۔

میں سمجھتا ہوں۔ اب ان کا دوبارہ ہوش میں آنایا زندہ نج لکھنا طبی لحاظ سے تقریباً ممکن، ہو چکا ہے عمران نے کہا۔

”الله تعالیٰ سے بہر حال امید اچھی رکھنی چاہئے۔ وہ قادر مطلق ہے۔ ڈاکٹر صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے فائل میرزا رکھی اور شیلی فون کار سیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیتے۔

سلیمان بول رہا ہوں دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

سلیمان میں عمران بول رہا ہوں تم نے ایک بار اپنے بچا کے متعلق بتایا تھا جو کل جگ نسوار کا عادی تھا اور نسوار لیتے کے لئے ہر ہفتھے ہاں شہر آتا تھا عمران نے تیز لمحے میں کہا۔

بھی صاحب یکن انہیں تو قوت ہوئے تین سال ہو گئے ہیں۔ سلیمان نے حیرت بھرے لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”محبے معلوم ہے۔ میں نے صرف یہ پوچھتا ہے کہ یہ نسوار دار الحکومت میں کیاں فروخت کی جاتی ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے کیونکہ یہ خصوصی قسم کی نسوار ہے عمران نے اسی طرح اہمیٰ سنجیدہ لمحے میں کہا۔

221

”وہ جناب اندر وون شہر کی ایک گلی ہے جسے تمبا کو گلی کہا جاتا ہے۔ ہاں ایک دکان پر یہ نسوار ملتی ہے۔ میں ایک بار بچا کے ساتھ گیا تھا اس لئے مجھے معلوم ہے لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں سلیمان نے اہمیٰ حریت بھرے لمحے میں کہا۔

”تم فوری طور پر اس تمبا کو گلی جاؤ اور ہاں سے گل جگ نسوار تین پار تو لے خرید لو۔ لیکن خیال رکھنا صرف گل جگ نسوار خریدنی ہے اور کوئی نہ لے آتا اور پھر یہ نسوار لے کر فوراً پسیٹل، سپیال آجاو۔ عمران نے اس کی بات کا جواب دیتے بغیر کہا۔

”غصیک ہے۔ میں لے آتا ہوں۔ مگر سلیمان نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”وقت متضائع کر دجو میں کہہ رہا ہوں وہ کردا اور فوراً چھپنے۔ میں ہبھاں انتظار کر رہا ہوں عمران نے اہمیٰ محنت لمحے میں کہا اور ایک بچکے سے رسیور رکھ دیا۔

”یہ آپ نے نسوار کیوں منگوائی ہے ڈاکٹر صدیقی نے اہمیٰ حریت بھرے لمحے میں کہا۔

”مرے دامغ کی حالت ایسی ہو رہی ہے کہ مجھے نسوار کی فوری ضرورت ہے عمران نے جواب دیا اور کرسی سے اٹھ کردا ہوا۔ اس کے چہرے پر ٹھیڈ پر ٹھانی کے تاثرات نمایاں تھے اور پھر وہ اس طرح دفتر میں نہنئے لگا جسے اپنے ذہنی اضطراب پر قابو پانے کی کوشش کر رہا ہے۔

نے سنجیدہ سچے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران اسے والیں جانے کا
کہہ کر خود ذا کنز کے دفتر کی طرف بڑھ گیا۔
جو لیا اور درسرے ساتھیوں کو کہاں رکھا گیا ہے عمران
نے ذا کنز صدیقی کے دفتر میں داخل ہوتے ہی پوچھا۔
پیشل ہال میں کیوں ذا کنز صدیقی نے چونکہ کروچا۔
لیے میرے ساتھ عمران نے واپس مرتے ہوئے کہا اور
تموزی زر بعد وہ پیشل ہال میں بخیگئے۔ جہاں جو لیا اور درسرے
ساتھی بستریوں پر ہے حس و حر کت پڑے ہوئے تھے۔ ذا کنز اور نرسوں
کا پورا ساتھ مسلسل ان کی دیکھ بھال کرنے میں معروف تھا۔ ان کی
ذہنی حالت چیک کرنے کے لئے جدید ترین آلات بھی نسب تھے اور
ان کی سلسل چینگ کی جاہری تھی۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور
جو لیا کے قریب پہنچ کر وہ رک گیا۔ جو لیا کا ہمدردی کی طرح زردوڑ رہا
تھا۔ اس کے جسم پر سرخ رنگ کا کمیل پڑا ہوا تھا۔ سر پیمانہ بندھی
ہوئی تھیں۔ جن میں سے کئی باریک اور موٹی تاریں ذہنی حالت چیک
کرنے والی جدید مشینوں کے ساتھ مسلک تھیں۔ عمران پڑھ لئے غور
سے جو لیا کو دیکھا تھا۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لیا اور باقاعدہ میں
پکڑی، ہوئی نسوار کی ڈیبا کھونتا شروع کر دی۔
یہ کیا ہے عمران صاحب ذا کنز صدیقی نے حیرت بھرے
لچے میں کہا۔
ایک تجربہ ہے ذا کنز صدیقی۔ ہے سکتا ہے کامیاب ہو جائے۔

عمران صاحب اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوسی گناہ ہے۔ ذا کنز
صدیقی نے کہا یعنی عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ جو کچھ
اس نے روپوں میں پڑھا تھا۔ اس کے مطابق تو جو لیا۔ صدر۔
کمپیشن ٹھکلیں اور تنویر کافی جانے کا سکوپ صرف ایک پرست بنتا تھا
بلکہ میزیکل پو اسٹ آف ویو سے نصف مردہ ہو چکے تھے۔ اسے معلوم
تھا کہ دماغی پر دوں پر موجود خون کی جس سببے جسے موٹی ہوتی جائے گی
ویسے ویسے ان کی موت کے لمحات قریب آتے ٹلے جائیں گے۔ یعنی
نجانے کیا بات تھی کہ اس کا دل گواہی دے رہا تھا کہ وہ بُھمیک ہو
جائیں گے۔ مگل جنگ نسوار کے بارے میں ایک بار ایک بزرگ اور
اہمی معروف عالم کا مضمون اس نے ایک طبی رسالے میں پڑھا تھا
کہ مگل جنگ ہائی پہلوں سے تیار کردہ نسوار دماغی پر موجود
خون کو تاک سے باہر نکال دیتی ہے۔ اس طرح موت کے من میں
پھنسا ہوا سریض بھی نجع جاتا ہے اور عمران نے اسی نسوار کا اپنے
ساتھیوں پر تجربہ کا فیصلہ کریا تھا اور اس فیصلے پر بخوبی کے بعد اس
نے سلیمان کے ہاتھوں مگل جنگ نسوار سکونتی تھی۔ پھر تقریباً ایک
گھنٹے کے شدید انتشار کے بعد اسے سلیمان کی آمد کی اطلاع ملی تو وہ دفتر
سے نکل کر استقبالیہ کی طرف بڑھ گیا۔
اصل مگل جنگ کی نسوار ہے ناا عمران نے سلیمان کے
ہاتھ سے نسوار کی فربالیتی ہوئے کہا۔
”جی بان صاحب میں نے اچھی طرح تسلی کر لی ہے سلیمان

225

غمراحت پیدا ہو رہی ہے چند لمحوں بعد ڈاکٹر صدیقی نے
گھبرائے، ہوئے لجھے میں ہکایا جب کہ عمران کا بھروسہ تحریکی سپاٹ تھا۔ اس
کی نظر میں ششیں پر ہوتی ہوئی تھیں، جس پر تیری سے اب تبریدنے لگ
گئے تھے۔

”اوہ اوہ دوسری بیٹی۔ دوسری بیٹی۔ جو یا کا ذہن زمزلم کی رو سی ہے۔
اوہ اوہ یہ اس قدر تیر حکت سے تو پردے ہی پھٹ جائیں گے۔“ ڈاکٹر
صدیقی نے ایک لحاظ سے روئے ہوئے ہمایکن عمران نے کوئی جواب
نہ دیا۔ وہ اسی طرح بست کی طرح ساکت کھوا رہا۔ ششیں پر ابھرنے
والے ہندے سے اب اس قدر تیری سے بدل رہے تھے کہ ان پر نظریں نہ
خہبڑی تھیں پھر اچانک جو یا کو ایک زور دار چھینک آئی اور چھینک
کے ساتھ سر رنگ کا کافی سارا مواد باہر آگر اور پھر تو جیسے چھینکوں کا
ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو گیا۔ یعنی عمران کی نظریں
مششیں پر ہوتی ہوئی تھیں۔

”حریت انگریز انتہائی حریت انگریز میں جو یا کا ذہن صاف ہو رہا ہے۔
اوہ اوہ یہ تو اس صدی کا حریث انگریز واقعہ ہے۔“ اچانک ڈاکٹر
صدیقی کی وجہتی ہوئی آواز سنائی دی یعنی عمران نے اس بار بھی کوئی
جواب نہ دیا۔ وہ اسی طرح یک نلک مششیں کو دیکھتا رہا۔ جو یا کی ناک
سے سرخ رنگ کا مواد بھی چھینکوں کے ساتھ سلسلہ بوچھاڑ کی
صورت میں باہر نکل رہا تھا اور بیٹی کے ساتھ موجود دو زریں اسے ساتھ
ساتھ صاف کرتی جا رہی تھیں۔ اب چھینکوں کی رفتار اور ان کی قوت

224

عمران نے گھمپیر لجھے میں کہا۔
”کیا تیر پر یہ تیر کیا کر رہے ہیں عمران صاحب۔“ سو روی میں
آپ کو ایسے کسی احمقانہ تیر بے کی اجازت نہیں دے سکتا۔“ ڈاکٹر
صدیقی کے لجھے میں شدید غصہ عود کر آیا تھا۔

”میں جو کچھ کروں گا۔ اس کی پوری ذمہ داری بھی لوں گا۔ آپ بیٹی
خاموش رہیں۔“ عمران کا بھرپور ہدایت تھا۔
”عمران صاحب پلیر کوئی تیر پر شکریہ کریں۔ مس جو یا اور دوسرے
ساتھیوں کی حالت بے حد نباذک ہے۔“ کسی اوث پلانگ تیر بے کے
متحمل نہیں ہو سکتے۔“ ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

”میں کہہ رہا ہوں آپ خاموش رہیں۔“ عمران کا بھرپور زیادہ
سرد ہو گیا اور ڈاکٹر صدیقی ہوت بھیخ کر خاموش ہو گیا باقی ڈاکٹر اور
زریں بھی حریت سے عمران کو دیکھ رہے تھے۔ عمران نے نوار کی
ڈیپا کھولی اور اس میں سے چھلی بھر کر اس نے باری باری جو یا کے
دونوں ناخنوں میں بھری اور پھر جھک کر اس نے زور سے پھونک ماری
تو نوار ناخنوں سے اپر جونہ گئی۔ پھر عمران کے کہنے پر ایک نرس نے
جو یا کی ناک سے منہ لگا کر دو تین بار زور زور سے پھونکیں ماریں۔
”میں کافی ہے۔“ عمران نے نرس کو روکتے ہوئے کہا اور اس
مششیں کی طرف متوجہ ہو گیا جس پر جو یا کے ذہن کی اندر وہی ساخت
کے بارے میں بالفاعدہ کا شنز سکریں پر آرہے تھے۔
”یہ کیا ہو رہا ہے۔“ اوہ اس جو یا کے ذہنی پر دوس میں

گشیں۔

226

میں بھی کمی آتی جا رہی تھی اور تمہاری در بعد جو یا کو چھینکیں آئی بند ہو

” عمران صاحب یہ کیا کر دیا تپ نے سچولیا کی حالت اب خطرے سے باہر ہو چکی ہے۔ اس کے ذہن کے سارے پردے صاف ہو گئے ہیں ادا وہ حرمت ہے۔ یہ تو ناممکن ممکن ہو گیا ہے ڈاکٹر صدیقی نے اچھائی سرست بھرے لمحے میں کہا اور عمران نے بھی ایک طویل سانس لیا۔

” یا اللہ تیر انگریز ہے۔ یہ سب کچھ صرف تمہاری رحمت سے ممکن ہوا ہے عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور وہ اس بار ساتھ ہی موجودہ بیٹھ پر پڑے صدر کی طرف بڑھ گیا سہیاں بھی اس نے وہی کارروائی دوہرائی اور پھر جب ڈاکٹر صدیقی نے صدر کی حالت کو خطرے سے باہر قرار دے دیا تو وہ تنور کی طرف بڑھ گیا۔ سب سے آخر میں کیشن محلی کے ساتھ کارروائی کی گئی اور جب ڈاکٹر صدیقی نے چاروں کی حالت کو خطرے سے باہر قرار دے دیا تو عمران کے چہرے پر ایسی سکراحت اجرا آئی جیسے سرست کی شدت سے اس کے دل کے تار جھٹکنا شروع ہوئے۔

” اب چائے پلا او ڈاکٹر۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ گھاگھر کے تجربے کی لائ رکھ لی ہے عمران نے ڈاکٹر صدیقی کے ساتھ واپس دفتر میں پہنچتے ہی سرست بھرے لمحے میں کہا۔

” آپ نے کمال کیا ہے عمران صاحب۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ

227

ایسا بھی ہو سکتا ہے ڈاکٹر صدیقی نے میز پر رکھی ہوئی گھنٹی پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

” اس میں میرا کوئی کمال نہیں ہے ڈاکٹر صدیقی۔ اس تجربے کا خیال بھی تو اللہ تعالیٰ نے میرے ذہن میں پیدا کیا اور اسے کرنے کی بھی بہت اور حوصلہ دیا۔ ویسے ایک لحاظ سے میں نے اپنی جان پر کھل کر یہ تجربہ کیا تھا عمران نے سکرتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے پھر اسی اندر داخل ہوا تو ڈاکٹر صدیقی نے اسے چائے بنانا کر لانے کی ہدایت دی اور چپڑا سی سرپلاٹا ہوا اپس چلا گیا۔

” ویسے عمران صاحب یہ گل جنگ نوار یہ ہے کیا چیز۔ یہ تو میز یکل سانتس کے لئے ایک کرامت ہے۔ آج تک ایسے مریضوں کا کوئی علاج ممکن ہی نہیں ہو سکا۔ ہمیں بار میں نے ان چاروں کے چاروں مریضوں کو اس طرح تحدیث ہوتے دیکھا ہے ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

” اللہ تعالیٰ نے جو چیز بھی پیدا کی ہے اس میں بے پناہ خصوصیات رکھی ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ ہمیں ابھی تک اس کا کاملاً عدم نہیں ہو سکا۔ گل جنگ ایک پودے کا نام ہے جو خود ہو ہوتا ہے اور عام طور پر یہ ہزاری علاقوں میں پایا جاتا ہے اس پر سفید رنگ کے پھول آتے ہیں قدیم دور میں اس پودے کے رس کو پاگلوں کے پاگل پن دور کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس پودے میں دماغ کی ہر بیماری کی شفا موجود ہے۔ ویسے اب اس پر اس انداز میں خاصی

ستادست ہیں۔ صرف کمزوری کی وجہ سے ہے ہوش ہیں۔ میں نے
خصوصی انجمنش رکانے کی ہدایات دے دی ہیں۔ ذاکر صدیقی
نے کہا۔ اسی لمحے پڑای چائے کے دو کپ ٹھرے میں، کئے اندر داخل
ہوا اور اس نے بڑے موڈ بانہ انداز میں ایک ایک کپ عمران اور
ذاکر صدیقی کے سامنے رکھا اور واپس چلا گیا اور وہ دونوں اٹھیان
بھرے انداز میں چائے کی چمکیاں لینے میں صرف ہو گئے۔ ابھی
انہوں نے چائے ختم ہی کی تھی کہ انڑکام کی گھنٹی بج اٹھی اور ذاکر
صدیقی نے رسیور فتحیا۔

” یہ ذاکر صدیقی نے کہا اور پھر دوسری طرف سے کی
جانے والی بات سناتا ہے۔

” اوه اچھا ورنی گذ۔ ہیں آرہا ہوں ذاکر صدیقی نے سرت
بھرے لیچ میں کہا اور رسیور کہ دیا۔

” مبارک ہو عمران صاحب۔ جو لیا اور درستے سارے ساتھی
ہوش میں آگئے ہیں اور ان کی ذہنی کیفیت بھی درست ہے ذاکر
صدیقی نے کہا اور عمران نے اٹھیان بھرے انداز میں سر بلادیا اور پھر
عمران جب ذاکر صدیقی کے ہمراہ اس ہال میں داخل ہوا تو واقعی جو لیا
صدر، کیپن شیل اور تنور ہوش میں آپنے تھے۔

” السلام علیکم یا اہلیان بستران عمران نے ہال میں داخل
ہوتے ہی مسکرا کر کہا۔

” یہ بستران کیا ہوا ہے۔ عمران صاحب صدر نے

تحقیقات بھی ہو رہی ہیں۔ ان پھولوں سے قدیم دور سے سوراں بنائی
جاتی ہے جسے مگل جنگ سوراں کہا جاتا ہے۔ یہ سوراں ایک خاص مقامی
طریقے سے تیار ہوتی ہے اور اہمیتی کمی فروخت ہوتی ہے اور نایاب
بھی ہوتی ہے۔ اس سوراں کو پہنچاہی علاقوں میں ہے، ہوشی دور کرنے کا
اکبر نہ کھا جاتا ہے۔ گھری سے گھری ہے، ہوشی اس سوراں سے دور
ہو جاتی ہے۔ میں نے ایک بزرگ اور معروف علیم کا تحقیقاتی مضمون
اس پر پڑھا تھا اس لے جب میں نے جو لیا اور اس کے ساتھیوں کی
میزیکل روشنیں دیکھیں تو میرے ذہن میں خیال آیا کہ اسے کیوں نہ
استعمال کیا جائے مجھے معلوم تھا کہ سلیمان کا چاہا اس سوراں کا عادی تھا
اس لئے میں نے سلیمان کو فون کر کے معلوم کیا اور وہ اسے تکاش کر
لایا۔ حکیم صاحب کے بقول مگل جنگ سوراں دماغی پر دوں کو بے پناہ
خریک دے کر ان پر موہو دخون اور ویگر مواد کو جسم سے باہر خارج
کرنے کی بے پناہ صلاحیت رکھتی ہے۔ اسی نقطہ نظر سے میں نے اسے
استعمال کیا اور اللہ تعالیٰ کے کرم سے تیجہ درست نکلا۔ عمران
نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

” کمال ہے۔ واقعی اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے۔ اس نے ہم انسانوں
کی خاطر کیا کیا نہیں پیدا کیا ہے۔ بالکل درست ہے کہ ہم اس کی کس
کس نعمت کا شکر ادا کریں گے ذاکر صدیقی نے کہا۔

” اب انہیں ہوش کب آئے گا عمران نے کہا۔
” میرا خیال ہے۔ اب جلد ہوش آجائے گا۔ ذہنی طور پر یہ بالکل

ادھوری رہ جائیں۔..... عمران نے اچانک ڈاکٹر صدیقی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اہ! میں - صحیح ہے۔..... ڈاکٹر صدیقی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے وہاں موجود ہونے مناف کو ساتھ آنے کا کہہ دیا اور پھر جوں بعد ہال میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے علاوہ اور کوئی شرہ گیا۔

ہاں پھر اب ہو جائیں دو دو باتیں۔..... عمران نے کری پر بیٹھنے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"کاش مجھے اس وقت ہوش آ جاتا جب تم میرے پر جھے پھونکیں مار رہے تھے۔..... اچانک جو یا نے اہمائل جذبائی جسے میں کہا۔ اس کی اواز گود حیی تھی یعنی قابلہ ہے۔ سب نے اس کا فقرہ بخوبی سن لیا تھا۔

"پھر تو وہ گل بھلک نوار میرے دماغ پر چڑھ جاتی۔..... عمران نے فراؤ ہی جواب دیا اور اس یار صدر اور کیپشن شکیل دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔ کیونکہ وہ عمران کی بات کا مطلب بمحض گئے تھے کہ عمران نے اس مشہور لینے کی طرف اشارہ کیا تھا کہ ایک آدمی کو جانو دوں کے ڈاکٹرنے دوادی کہ اسے ایک غلی میں رکھ کر ملکی کا ایک سرایہمار گھوڑے کے نتھیں میں رکھ کر وہ زور سے پھونک مار دے اس طرح دوا گھوڑے کے دماغ میں تیز جائے گی اور وہ متدرست ہو جائے گا۔ یہیں جب وہ آدمی واپس آیا تو اس کی اپنی حالت غاب ہو

مسکراتے ہوئے کہا۔

"ریسٹوران کی قسم کی چیز ہوتا ہے۔ وہاں بھی آرام کیا جاتا ہے اور ہمہاں بھی۔ فرق صرف اتنا ہے کہ وہاں آرام کے لئے کریمان صونے ہوتے ہیں ہمہاں باقاعدہ بستریں۔..... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور سب ہنس پڑے۔

"میں جو یا اپ کو اور دوسرے ساتھیوں کو میں بتانا چاہتا ہوں کہ آپ لوگوں کے اس طرح ہوش آنے کی وجہہ عمران صاحب کے ایک تجربے کی بدولت ہی ہوا ہے وردہ تم تو حقیقتاً امید کا دامن چھوڑ دیکھنے تھے۔..... ڈاکٹر صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے ڈاکٹر صاحب۔ میں نے تو سوائے پھونکیں مارنے کے اور کچھ نہیں کیا اور پھونکوں سے یہ چراغ بخھنے والے نہیں ہیں۔..... عمران نے کہا اور ڈاکٹر صدیقی نے اختیار ہنس پڑا اور پھر انہوں نے غصہ طور پر جب جو یا اور دوسرے ساتھیوں کو عمران کے تجربے کے بارے میں بتایا تو سب تحسین و عقیدت بھری نظروں سے عمران کو دیکھنے لگے۔

"ایسے موقعوں پر اس کی حماقیں واقعی کام آجائی ہیں۔..... سب سے بچپن تیرنے کہا اور سب اس کے اس خوبصورت فترے پر بے اختیار ہنس پڑے۔

"ڈاکٹر صاحب ابھی میں نے اپنے ساتھیوں سے بہت ہی باتیں کرنی ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ یہ دوبارہ ہو۔ ہوش، ہو جائیں اور میری باتیں

"جادش نہیں، ہوا عمران صاحب۔ ہماری جیپ کو نشانہ بنایا گیا ہے۔"
عمران کی توقع کے صین مطابق صدر نے جواب دیا اور عمران نے
بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ وہ بھی یہی چاہتا تھا کہ موضوع
بھی بدل جائے اور اصل بات بھی سامنے آجائے۔

"یعنی ماہرین کی رپورٹ یہ ہے کہ جیپ پر الیے نشانات موجود
نہیں ہیں جس سے یہ سمجھا جائے کہ کسی نے جیپ کو نشانہ بنایا ہے۔"
عمران نے سمجھیدے لمحے میں کہا۔

"صدر درست کہہ رہا ہے۔ میں فرمٹ سیٹ پر تصور کے ساتھ
یہی ہوتی تھی کہ اچانک سرر کی آواز سنائی دی۔ اس کے ساتھ ہی
ایک دھماکہ ہوا اور جیپ اس طرح فضائی انٹھ گئی جسے کسی دیوبنے
اسے انخالیا ہوا۔ پھر وہ نرمی ہوتی اور یہی گرتی گئی۔ لمحے میں اتنا
یاد ہے کہ میں جیپ کے کھلے دروازے سے باہر گئی اور پھر مجھے ہوش
نہیں رہا تھا..... جو یا نے اس بار سمجھیدے لمحے میں کہا اور پھر صدر
نے پراجیکٹ پر جانے۔ دہاں ڈکٹافون نصب کرنے۔ لفڑکو سننے اور
بعد میں دہاں سے ایک آدمی کے انزو اور اس کے گہراں میں گرنے سے
لے کر جیپ کے اچانک حادثے تک پوری تفصیل سنادی۔

"یعنی اگر یہ آپ لوگوں کے خلاف سازش ہے تو پھر سازش کرنے
والوں نے دہاں آپ کو چیک کیوں نہیں کیا۔ حالانکہ انہیں لازماً ایسا
کرنا چاہئے تھا۔..... عمران نے ہونٹ بجاتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔..... صدر اور دوسرے ساتھیوں نے حیران ہو کر

رہی تھی۔ ڈاکٹر نے اس کی حالت دیکھ کر جب حریت قاہر کی تو اس
نے بتایا کہ وہ دوا گھوڑے کی بجائے اس کے دماغ پر چڑھ گئی ہے۔
کیونکہ جب اس نے نکلی گھوڑے کے تختے میں رکھ کر پھونک مارنی
چاہی تو اس سے پہلے گھوڑے نے پھونک مار دی تھی۔ عمران نے اس
مشهور طبقہ کا حوالہ دیا تھا۔

"لک کیا مطلب تمہارے دماغ پر کیسے وہ نوار پڑھ جاتی۔"
تیمور نے شاید یہ طبیفہ۔ سنا ہوا تھا اس نے حریت پھرے لمحے
میں پوچھا۔

"مطلوب بتایا نہیں جاستا۔ کیونکہ جو یا ناراضی ہو جائے گی اور
جو یا ناراضی ہو گئی تو اس کے ساتھ تم بھی خود ناراضی ہو جاؤ گے
اور فی الحال میں تم دونوں کو ناراضی کرنے کا عمل نہیں ہو سکتا۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تم سے کہیے ناراضی ہو سکتی ہوں۔ تم تو میرے سیخا ہو۔
جو یا نے اسی طرح جذبات میں بھیگی ہوئے لمحے میں کہا اور عمران کا
ہاتھ بے اختیار لپٹنے سر بر پہنچ گیا۔

"اڑے میری کہاں ہراثت کہ میں اتنا بڑا لقب حاصل کر سکوں۔
مجھے یقین ہے کہ جب جیپ کا حادثہ ہوا ہو گا اس وقت ڈرائیور گپ پر
تیمور ہی ہو گا۔ اس نے میرا خیال ہے کہ یہ لقب تیمور کو ملا چاہئے جس
نے تم سب کو اس طرح آرام کرنے کا موقع بخشا ہے..... عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

” عمران صاحب آپ نے واقعی نامنکن کو ممکن بنا دیا ہے۔
مجھے ڈاکٹر صدیقی نے تفصیل سے روپورٹ دے دی ہے عمران
کے آپریشن روم میں داخل ہوتے ہی ڈلیک زردو نے تحسین آمیز لمحے
تباہ کیا۔

” اس میں سیرا کوئی کارنامہ نہیں ہے ظاہر ۔۔۔ سب اللہ تعالیٰ کا
کرم ہے۔۔۔ ورنہ جس حالت میں یہ لوگ تھے مجھے ان کے زندہ نفع جانے
کا ایک فیصد چانس بھی نظر نہ آتا تھا ۔۔۔ عمران نے کرسی پر بیٹھنے
ہوئے کہا۔

” آپ کچھ زیادہ ہی سمجھیدہ نظر آ رہے ہیں ۔۔۔ ڈلیک زردو نے کہا۔
” پاں جو کچھ صدر نے بتایا ہے۔۔۔ اس نے مجھے پریشان کر دیا ہے۔۔۔
” یہ حادث نہیں تھا بلکہ باقاعدہ ایک پلانگ کے تحت جیپ کو ہٹ کیا
گیا ہے ۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو ڈلیک زردو ہونک پڑا۔

” سازش کے تحت ادا ہے ۔۔۔ ڈلیک زردو نے اہمائی پریشان سے
لنجے میں کہا اور عمران نے اسے صدر اور دوسرے ساتھیوں سے ہونے
والی بات چیت سے آگاہ کر دیا۔

” یہ سب کس نے کیا ہو گا۔۔۔ اس پر اجیکٹ پر تو پاکیشیائی ہیں ۔۔۔ پھر
۔۔۔ ڈلیک زردو نے ہونٹ چلاتے ہوئے کہا۔
” اصل منصوبے کا تو مجھے علم ہو چکا ہے ۔۔۔ لیکن یہ حادث اس
منصوبے میں فٹ نہیں ہوا ہا۔۔۔ اس نے مجھے ہٹھن ہو رہی ہے ۔۔۔
” عمران نے کہا۔

” بوچھا تو عمران نے ڈلیک زردو سے طلنے والی روپورٹ کے مطابق انہیں
تفصیلات بتائیں کہ کس طرح ایک اور جیپ والوں نے حادثہ ہوتے
دیکھا۔ پولیس کو اطلاع دی اور پولیس نے ان کو وہاں سے الحاضر
ہسپتال ہونچا یا اور ایکسٹرو نے صدیقی اور خاور کو ان کے بارے میں
معلوم کرنے بھیجا اور کس طرح وہ میں سپتال ہسپتال ہونچے۔
” وہ لازمی تحریک کرتے لیکن شاید ان جیپ والوں کی وجہ سے وہ ایسا
نہ کر سکے ہوں گے یا پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انہیں سو فیصد یقین ہو
گیا ہو کہ ہم ہلاک ہو چکے ہیں ۔۔۔ صدر نے جواب دیا۔

” اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے تمہاری جیپ پر دانتہ کوئی ایسا
حرہ استعمال کیا ہے جس سے یہ سو فیصد حادث معلوم ہو ۔۔۔ عمران
نے کہا۔

” پاں اور جس طرح وہ چڑا سی دہشت زدہ ہو کر بھاگا تھا۔۔۔ اس سے
مجھے اسی وقت شک ہو گیا تھا کہ معاملہ گو ہے ۔۔۔ لیکن یہ اندازہ نہ تھا
کہ ان لوگوں کے پاس اس قدر جدید آلات ہوں گے کہ وہ لختے ناصیلے
سے اور اس انداز میں ہمیں ہٹ کر لیں گے ۔۔۔ صدر نے کہا اور
” عمران نے اشبات میں سرہلا دیا اور اٹھ کر داہوا۔

” او۔۔۔ کے ۔۔۔ مجھے اب اجازت دیں۔۔۔ آپ لوگ جب پوری طرح
صحت یا بہوجائیں گے تو ایک گرانڈ پارٹی میرے ذمے رہی ۔۔۔
” عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تیری سے ٹرکر کرہ اس ہال سے
باہر نکل آیا۔

"اصل منصوبہ" بلیک زیر واکیب بار پھر جو نکل پڑا تو عمران
نے سیچھے بامن سے ملنے والی معلومات دوہرا دیں۔
پھر تو لقنا صدر کی جیپ کو کرنل سینئری کے آدمیوں نے ہٹ
کیا ہو گا۔ بلیک زیر نے کہا۔

"نہیں۔ انہیں اس کی کیا ضرورت تھی۔ پر اجیکٹ پر تو پاکیشیانی
تھے اور پر اجیکٹ ختم ہو چکا ہے۔ صدر نے بتایا ہے کہ دہان مشینیں
بے حد کم نظر آ رہی ہیں اور وہ بھی بیکار کھڑی ہیں۔ عمران نے
ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کوئی خفیہ سرگزگاری کی ہو اور خفیہ
طور پر یور نیم کا کال رہے ہوں اور وہ نہ چلتے ہوں کہ کوئی آدمی ادھر
آئے۔ بلیک زیر نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔
ادھر ادھر چھاری بات درست ہے۔ لازماً ایسا ہی، ہو گا۔ اب مجھے خود
دہان جانا ہو گا۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
رسیور انحصاری اور تیری سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

ایک بڑے سے کمرے میں کر سیوں پر اس وقت تین افراد بیٹھے
ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک اوصیہ عمر تھا جب کہ باقی دو جوان تھے۔
واکرٹ گیانی سنگھ آپ نے واقعی کمال کیا ہے کہ اس قدر کم وقت
میں اس قدر کثیر مقدار میں یور نیم آپ نے ثاقب پر اجیکٹ سے حاصل
کر لی ہے۔ وہ نہ یقین کیجئے جب وہ حکومتی افراد آئے تھے مجھے ہر لوگ خطرہ
لاحق رہتا تھا کہ ہمارا سادا منصوبہ کہیں آخر میں اکر کامل طور پر ناکام نہ
ہو جائے۔ ایک آدمی نے سکراتے ہوئے اس اوصیہ عمر سے
مخاطب ہو کر کہا۔

- کرنل را ٹھوڑا تم نے جب رو روت دی کہ حکومت کو ثاقب
پر اجیکٹ پر کوئی شک پڑ گیا ہے تو میں بھی بے حد پریشان ہو گیا تھا۔
اس قدر کثیر مقدار میں یور نیم کا حصول کی مدد کا کام تھا اور یہ اس قدر
قیمتی یور نیم کو اس طرح چھوڑ بھی نہ سکتے تھے۔ اس نے مجبور اٹھ چکے براہ

239

"اب تو کوئی خطرہ نہیں رہا، ذاکر۔..... ہٹلے آدمی نے کہا۔
نہیں کر کن راٹھور۔ اب کوئی خطرہ نہیں رہا۔ میری قائم کردا
لیبارٹی میں یور نیم صاف کیا جا رہا ہے۔ یہ زیادہ سے زیادہ کل رات
بادہ بجے تک صاف ہو کر مخصوص دلوں میں پیک کر دیا جائے گا۔
میرے خیال کے مطابق یہ بچاں ڈبے بھیں گے اور پھر ان بچاں دلوں
کو، تم اپنی آسانی سے کافرستان متقل کر سکتے ہیں۔ کسی کو کافنوں کا
خربڑ ہو گی۔..... ذاکر نے سکراتے ہوئے کہا۔

"ذاکر صاحب، ہم نے اس یور نیم کے اغراجات بھی بے پناہ کیے
ہیں اور ہماری بحث بھی بے حد ہوئی ہے۔ اگر ہمارا یہ مسئلہ ناکام ہو،
جانا تو کافرستان کی میشیش تباہ ہو کر رہ جاتی۔..... کر کن سمجھی
نے کہا۔

"ہاں ثاقب پر اجیکٹ کو غم منافع بخش ثابت کرنے۔ پھر اسے
نکتے کے لئے روسیا سے اپنی قیمتی مشینی فریبیدنے اور اسے اپنی
تیز رفتاری سے صاف کرنے پر اپنی کثیر سرمایہ خرچ آیا ہے۔ جو کام
عام مشینوں اور عام حالات سے دوساروں میں ہوتا تھا وہ، ہم نے مرف
دو دنوں میں پورا کیا ہے۔ یوں کچھیں کہ کافرستان جیسے بڑے ملک کے
دو سالوں کا بجٹ اس پر خرچ ہو گیا ہے لیکن اس کے معاوضے میں جو
کچھیں ملا ہے یہ کافرستان کے بچاں سالوں کے بجٹ سے بھی زیادہ
قیمتی ہے۔..... ذاکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"صدر مملکت اس معاملے میں بے حد پریشان تھے۔ لیکن اب آپ

238

راست صدر صاحب سے بات کرنی پڑی اور پھر صدر صاحب کی
کوششوں کی وجہ سے وہ خاص مشین رو سیاہ سے ہمیں قوری طور پر مل
بھی گئی جس کی وجہ سے ہنقوں کا کام گھنٹوں میں مکمل ہو گیا اور اب
ہمارا منصوبہ مکمل طور پر کامیاب ہو گیا ہے۔ اب چاہے پاکیشیا
حکومت اور اس کے آدمی لاکھ تکریں مار لیں انہیں ثاقب پر اجیکٹ
سے ایک ذرہ بھی یور نیم نہیں مل سکے گا اور نہ وہ ہم تک بخیج سکیں گے۔
ادھر عمر ذاکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویسے ذاکر صاحب اس پر اجیکٹ سے یور نیم اندازے سے کم
نہیں ملا۔ آپ تو کہ رہے تھے کہ ہبھاں کثیر مقدار میں یور نیم موجود
ہے۔..... دوسرے آدمی نے کہا۔

"نہیں کر کن سمجھی۔ ایسی کوئی بات نہیں چونکہ کام اپنی تیز
رفتاری سے ہوا ہے۔ اس لئے آپ کو یہ مقدار کم لگ رہی ہے۔ جو کچھ
ثاقب پر اجیکٹ سے ہمیں حاصل ہوا ہے۔ یہ اتنی بڑی مقدار ہے کہ
شاہید پوری دنیا میں سپر پا درہ سمیت استایور نیم اکٹھا نہ کیا گیا ہو گا۔
اس کی قیمت کا اندازہ آپ اس سے لگا سکتے ہیں کہ پوری دنیا کی دولت
کو اگر دس سے ضرب دیا جائے تب بھی ثاقب پر اجیکٹ سے حاصل
شده یور نیم سے کم رہے گی اور کافرستان اتنی بڑی مقدار میں یور نیم کو
کم از کم آئندہ سو سالوں تک اطمینان سے استعمال کرتا رہے گا۔ ذاکر
نے سکراتے ہوئے جواب دیا اور ان کے مخاطب دنوں افزادے
ہہرے سمرت سے چمک اٹھے۔

اس سے سو دا ہو گیا ہے۔ وہ ترک پر سینیوں کی پیشیاں لاؤ کر ہمارے پاس آجائے گا۔ ہم اس میں سے بچاں پیشیاں اتار کر ان میں سے سیب نکال لیں گے اور یور نیم کے ٹپے دکھ دیں گے اور پیشیاں اسی طرح بد کر دی جائیں گی۔ پھر ان سینیوں کو دوبارہ ترک میں لوڈ کر دیا جائے گا اور وہ اسے کاٹر لے جائے گا۔ راستے میں چینگ ہو گی لیکن چونکہ کوئی اسلج ترک میں نہ ہو گا اس نے ترک پاس کر دیا جائے گا۔ ہمارے آدمی وہاں موجود ہوں گے۔ ترک سرحد سے تین کلومیٹر دور اور اسی قریش میں واقع ہمارے ایک خاص اڈے پر لے جایا جائے گا۔ وہاں یور نیم والی پیشیاں ترک سے اتادی جائیں گی اور ان کی جگہ مارکیٹ سے خریدی ہوئی سیب کی اتنی ہی پیشیاں ترک میں لوڈ کر دی جائیں گی اور ترک کا شہر کی منڈی کی طرف روانہ ہو جائے گا۔ ترک کے روانہ ہوتے ہی یور نیم کی پیشیاں ایک دینگ میں لوڈ کی جائیں گی۔ جس میں ہم اور ہمارے آدمی سیاحوں کے روپ میں موجود ہوں گے اور دینگ آران کے بڑے شہر زادان پہنچ جائے گی۔ راستے میں اگر چینگ بھی ہوئی تو ہمیں کہا جائے گا کہ سیاحوں نے ساتھ لے جانے کے کاٹر سے سیب کی پیشیاں خریدی ہیں۔ آران سے یہ سیاح ہواں جہاز کے ذریعے کافرستان روانہ ہو جائیں گے اور ان سیاحوں کی طرف سے یہ پیشیاں سیب کی سینیوں کے طور پر بک ہو کر ساتھ جائیں گی اور پھر کافرستان کے ایک پورت سے عام سالانہ کی طرح یہ سیاح انہیں اپنے ساتھ لے جائیں گے اور راستے میں کسی بھی جگہ ان سے ملٹری ائیلی جنس کے آدمی یہ

کی روپورٹ ملنے کے بعد وہ بے حد خوش ہیں۔ تاکہ نل راٹھور نے کہا۔ ”ہاں اور صدر صاحب نے وعدہ کیا ہے کہ جب یور نیم کافرستان پہنچ جائے گا تو مجھ سیست آپ دونوں کو ملک کا سب سے بڑا اعزاز دیا جائے گا۔ ڈاکٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور کرنل سینٹھی اور کرنل راٹھور کا ہمراہ گلب کے پھول کی طرح کھل اٹھا۔“ اب ہمیں اس کی کافرستانی صحیح سلامت ترسیل کے انتظامات کی فکر کرنی چاہئے۔ کرنل سینٹھی نے کہا۔ ”ہاں ہماری اس میٹنگ کا اصل مقصد بھی یہی ہے اور صدر مملکت نے بھی اس پواست پر خاص طور پر زور دیا ہے۔ ڈاکٹر سینٹھ نے سخینہ لمحے میں کہا۔“ اصل مسئلہ ہماں سے ان دونوں کو آران منتقل کرنا ہے چونکہ یہ کام بلکہ بھنسی کی ذمہ داری ہے۔ اس کے لئے میں نے ایک پلاٹنگ تیار کی ہے۔ بڑی سیدھی اور صاف پلاٹنگ ہے ہماں سے آران کے سرحدی شہر کا شہر تک پہل سیالی کیے جاتے ہیں۔ یہ کاروبار چونکہ قانونی ہے اس لئے روزانہ کم از کم دس ترک کا شہر پھلوں کی پیشیاں لے کر جاتے ہیں جنہیں راستے میں معمول کے مطابق چک کیا جاتا ہے لیکن یہ چینگ صرف اسلج کی عدالت ہوتی ہے۔ میں نے ایک ترک ڈرائیور سے بات کر لی ہے۔ وہ سیب کی پیشیاں روانہ لے کر جاتا ہے اور گزشتہ بارہ پندرہ سالوں سے آجاتا ہے۔ اس کی سرحد پر موجود چینگ ٹناف سے بھی گہری واقفیت ہے۔ ایک بھاری رقم کے عوض

243

اور آپ فارغ ہو جائیں گے۔ کرنل رانحور نے جواب دیا۔
”ہاں جب یور نیم بخفاہت کافرستان پہنچ جائے گی تو پھر میں یہ
ساری مشیزی اکھاڑ کر پیک کر کے اسے کافرستان شفت کر دوں گا۔
ڈاکٹر گیلانی سنگھ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اخٹھ کر کھرا ہو گیا۔
اوے کے ڈاکٹر کام کریں ہم دونوں نے ابھی کچھ معاملات طے
کرنے ہیں۔ کرنل سینھ کے اخٹھے ہوئے کہا اور ڈاکٹر گیلانی سنگھ
صریح تر ہوئے یہ ورنی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
شاقاب پر اجیکٹ پر اب کیا صورت حال ہے۔ کرنل سینھ
نے کرنل رانحور سے مخاطب ہو کر پوچھا۔
”ہاں ایک خوفناک خادوش قاہر کر کے اپنے آدمیوں کو میں نے
فالی یا بے۔ سلطان ہر ان کی لاشیں ان کے لواحقین لے گئے ہیں۔ اب
دہاں ہمارا کوئی آدمی موجود نہیں ہے لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو۔
کرنل رانحور نے حیران ہو کر کہا۔

”اس نے کہ تھے اطلاع می ہے کہ جو لوگ سیاح کے روپ میں
دہاں آئے تھے اور جنہیں ہمارے آدمیوں نے جیپ سمیت گھر ایسیوں
میں دھکیل دیا تھا ان کا تعلق پاکیشی سیکٹ سروس سے ہے اور وہ زندہ
نک گئے ہے۔ کرنل سینھ نے کہا۔

”اوہ اوہ زندہ نک گئے ہیں۔ وہ کیسے۔ مجھے تو مون نے حتیٰ پورٹ
دی تھی کہ وہ مر گئے ہیں۔ کرنل رانحور نے حیران ہوتے ہوئے
کہا۔

242

پیشیاں وصول کر کے خفیہ لیبارٹری میں ہنچا دیں گے اور کسی کو
کاؤں کاں خر بھی نہ ہو گی۔ کرنل رانحور نے تفصیل بیان
کرتے ہوئے کہا۔

”ورئی گذ پلانٹ میرے خیال میں اس سے اچھی اور بے داغ
پلانٹ اور نہیں ہو سکتی۔ ڈاکٹر گیلانی سنگھ نے کہا اور کرنل
سینھ نے بھی اشتباہ میں سرطادیا۔

”اب رہا اس کے مزید خلافتی انتقامات کا منسکہ تو اس سلسلے میں
ہم نے ذبل سرکل کی تجویز سوچی ہے۔ بلکہ ”بجنی“ ہوا راست اس کی
ترسلی پر کام کرے گی اور کرنل سینھ کی پیشیل ”بجنی“ بلکہ ”بجنی“
کی نگرانی کرے گی۔ اس طرح معاملات قطعی ہے داغ صورت میں
مکمل ہو جائیں گے۔ کرنل رانحور نے کہا۔

”بالکل تھیک ہے۔ ایسا ہونا بھی چاہئے۔ ڈاکٹر گیلانی سنگھ
نے کہا۔

”تو یہ طے ہو گیا فائل۔“ کرنل رانحور نے کہا اور کرنل
سینھ اور ڈاکٹر گیلانی سنگھ دونوں نے حملہت میں میں میں کہا اور کرنل
رانحور کے پہرے پر مسکراہت تیرنے لگی۔

”لگڑا ڈاکٹر گیلانی سنگھ اپ باتیں کہ حتیٰ طور پر آپ یور نیم کے
ذبے کب ہمارے حوالے کریں گے۔“ کرنل رانحور نے کہا۔

”کل رات بارہ بجے۔ ڈاکٹر گیلانی سنگھ نے جواب دیا۔

”اوے کے تو کل رات بارہ بجے میں آپ سے انہیں وصول کر لوں گا۔“

245

نہیں بڑی۔ میرے آدمی دو سرگن بند کر رہے ہیں۔ کل صحیح دو بند
کر دی جائے گی اس کے بعد ہم فوری طور پر گاؤں ختم کر دیں گے۔
کرنل رانچور نے اثبات میں سرطاتے ہوئے کہا۔
او۔ کے بس میں نے یہی کہنا تھا۔ کرنل سیٹھی نے کہا اور
کری سے اٹھ کھوا ہوا اور پھر وہ دونوں تیز تر قدم انخاتے بیرونی
درودازے کی طرف بڑھ گئے۔

ختم شد

244

نہیں ایک اور جیپ پر موجود لوگوں نے یہ حادثہ ہوتے دیکھا اور
انہوں نے پولیس کو اطلاع کر دی۔ پھر پولیس انہیں ہسپال لے گئی
پھر وہ اور آدمی پولیس کے پاس پہنچ گئے اور اس کے بعد حکومت کا ایک
امبینیشن ہیلی کا پڑا نہیں اس مقامی ہسپال سے دار الحکومت لے گیا
گوہہ بے ہوش تھے لیکن ہو سکتا ہے انہیں ہاں جا کر ہوش آجائے۔
کرنل سیٹھی نے کہا۔

لیکن یہ کس طرح معلوم ہوا کہ ان کا تعقیل پاکیشی سیکٹ
سردار سے ہے۔۔۔۔۔ کرنل رانچور نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

میرا مخبر پولیس کا آدمی ہے۔ وہ بعد میں آنے والے دو میں سے
ایک کو جانتا ہے۔۔۔۔۔ کرنل سیٹھی نے جواب دیا،

اس کا مطلب ہے کہ میری ڈاکٹر گیانی سنگھ کو دی گئی پرووٹ
درست ثابت ہوتی۔ اگر ثاقب پراجیکٹ سے فوری طور پر یور نیم نہ
ٹکالا جاتا تو ہمارا مشن ناکام ہو سکتا تھا۔۔۔۔۔ کرنل رانچور نے کہا۔

ہاں اور سنو تھیں پاکیشی سیکٹ سردار کے بارے میں ابھی
پوری طرح عدم نہیں ہے۔ یہ لوگ حدود بند خطرناک ہیں۔ اب جب
کہ ثاقب پراجیکٹ سے نامی یور نیم نکال لیا گیا ہے۔ تم دو سرگن بند
کر کے فوری طور پر گاؤں کا سیٹ اپ ختم کر دو دوڑ یہ لوگ ہاں عک
پہنچ گئے تو پھر کسی بھی لمحے کچھ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔ کرنل سیٹھی نے
مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

جہاں ہی بات درست ہے۔ اب اس گاؤں کی دلیے بھی ضرورت

Scanned &
PDF Copy by
RFI

عمران پیرز میں انتہائی دلچسپ اور ہنگامہ خیز کہانی

ثاقب پر الجیکٹ ط (حصہ دوم)

مصنف: مظہر علیم احمد اے
۰۔ کیا عمران اور اس کے ساتھی ثاقب پر الجیکٹ کی ہاتھی جینگل کو چکیب جسی کر کے یا۔؟
۰۔ کرنل رامھود۔ ایسا کافرستانی ایجنسٹ ہو زبانست اور کار کروگی کے لحاظ سے عمران سے جسی کسی قدم آگے ثابت ہوا اور جس کے مقابل آ کر عمران کو واضح شکست کا سامنا کرنا پڑا — کیسے — ؟

۰۔ وہ لمحہ۔ جب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہر راستہ بلاک کر دیا گیا۔
۰۔ ثاقب پر الجیکٹ۔ جو عمران اور اس کے ساتھیوں کیلئے چالیخہ بن کر رہ گیا مگر۔؟
۰۔ عارف ہمدانی۔ ایک ایسا پرایویٹ سراغ رہا جو پاکیشیا کا شہری توانہ تھا لیکن اسے پاکیشیا سے بے پناہ محبت حصی۔ ایک ایسا کردار۔ جو عمران کے معیار پر جسی پورا اترा۔ انتہائی دلچسپ اور منفرد کردار۔

۰۔ کیا عمران اور اس کے ساتھی ثاقب پر الجیکٹ کے حصول میں یہ کل طور پر ناکام ہو گئے یا۔؟
۰۔ بے پناہ اور اعصاب بکن سپن۔ تیز رفتار ایکشن اور سلسی میان یوں جدوجہد۔ ایک ایسا نادل جو ہنگامہ سے منفردا اور شاہکار نادل کہلانے کا حقدار ہے (شائع ہو گیا ہے)

یوسف برادر۔ پاک گیٹ ملتان،